

مسائل الشريعة

ترجمہ

وسائل الشیخہ

تالیف

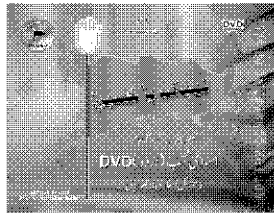
محدث مقرر، مفتی علامہ الشیخ محمد بن الحسن الحر العالی قدس سرہ

ترجمہ و تفسیر

فیض الملک، آیت اللہ الشیخ محمد حسین النجفی پاکستان

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرون ملک مقیم ہیں  
مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔



منجانب۔

سبیل سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان



۷۸۶  
۹۲-۱۱۰  
یا صاحب الزماں اور کئی

DVD  
Version

# لبیک یا حسینؑ

نذر عباس  
خصوصی تعاون: رضوان رضوی

اسلامی کتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری -

SABIL-E-SAKINA

Unit#8,

Latifabad Hyderabad  
Sindh, Pakistan.

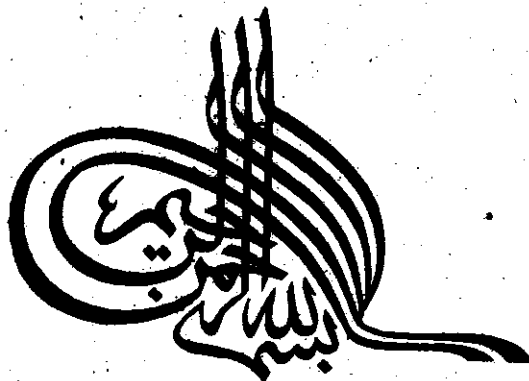
www.sabeelesakina.page.tl  
sabeelesakina@gmail.com

www.ziaraat.com

Presented by www.ziaraat.com

NOT FOR COMMERCIAL







(جلد ۱۵)

مسائل الشريعة

ترجمہ

وسائل الشیعة

تالیف

محدث، متبحر، محقق علامہ الشیخ محمد بن الحسن الحر العالی قدس سرہ

ترجمہ و تہیہ

فقیہ اہل بیت آیت اللہ الشیخ محمد حسین النجفی پاکستان

ناشر

مکتبۃ السبطين - سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

## جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

|               |   |   |
|---------------|---|---|
| نام کتاب      | : | مسائل الشریعہ ترجمہ وسائل الشیعہ                                |
| جلد           | : | ۱۵  |
| تالیف         | : | محدث، محقق، علامہ الشیخ محمد بن الحسن المر العالی قدس سرہ       |
| ترجمہ و تحشیہ | : | فقیر المل بیت آیت اللہ الشیخ محمد حسین النجفی، سرگودھا، پاکستان |
| کمپوزنگ       | : | غلام حیدر (میکسیما کمپوزنگ سینٹر، موبائل: 03465927378)          |
| طباعت         | : | میکسیما پرنٹنگ پریس، راولپنڈی                                   |
| ناشر          | : | مکتبہ السبطین - سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا                            |
| طبع اول       | : | شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ - جولائی ۲۰۱۱ء                               |
| ہدیہ          | : | ۲۵۰ روپے  |
| تعداد         | : | ۱۱۰۰  |

ملنے کے پتے

معصوم پبلیکیشنز بلتستان

منٹھوکھا، علاقہ کھرمنگ، سرگودھا، بلتستان

موبائل: 0346-5927378

ای میل: maximahaider@yahoo.com

اسلامک بک سینٹر

مکان نمبر C-362، گلی نمبر 12/2، G-6

اسلام آباد۔ فون: 051-2602155

مکتبہ السبطین

۲۹۶/۹ - بی بلاک، سیٹلائٹ ٹاؤن، سرگودھا

## فہرست مسائل الشریعہ ترجمہ وسائل الشیعہ (جلد ۱۵)

| باب نمبر | خلاصہ  | صفحہ نمبر |
|----------|--|-----------|
|          | <b>﴿ حق مہر کے ایجاب ﴾</b><br>(اس سلسلہ میں کل ساٹھ (۶۰) باب ہیں)  |           |
| ۱        | حق مہر کے سلسلہ میں وہ کم از کم مقدار کافی ہے جس پر دونوں فریق راضی ہوں اور عقد دائمی اور متعہ میں مہر کی قلت اور کثرت کی کوئی خاص حد مقرر نہیں ہے۔  | ۴۲        |
| ۲        | اگر حق مہر کے طور پر قرآن مجید کے کچھ حصہ کی تعلیم کو قرار دیا جائے تو جائز ہے اور عقد شغار جائز نہیں ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک عورت کی شادی کا حق مہر دوسری عورت کی شادی کو قرار دیا جائے۔   | ۴۳        |
| ۳        | مسلمانوں کیلئے غرض خیر کو حق مہر قرار دینا جائز نہیں ہے۔ اور اگر مشرک ان چیزوں کو حق مہر قرار دیں (اور ادائیگی سے پہلے) مسلمان ہو جائیں تو اس کا حکم؟  | ۴۴        |
| ۴        | مستحب یہ ہے کہ حق مہر پانچ سو درہم ہو اور یہی مہر السنہ ہے۔  | ۴۴        |
| ۵        | حق مہر کا کم ہونا مستحب ہے اور زیادہ ہونا مکروہ ہے۔  | ۴۶        |
| ۶        | اگر حق مہر دس درہم سے کم ہو تو مکروہ ہے مگر حرام نہیں ہے۔  | ۴۷        |
| ۷        | پورا حق مہر یا اس کا بعض حصہ یا کچھ ہدیہ ادا کرنے سے پہلے دہن سے دخول کرنا مکروہ ہے اور بیوی کو یہ حق حاصل ہے کہ پورا حق مہر وصول کرنے سے پہلے شوہر کو دخول سے منع کرے۔  | ۴۸        |
| ۸        | حق مہر ادا کرنے سے پہلے بیوی سے دخول جائز ہے اور یہ کہ دخول سے اس کی ادائیگی ساقط نہیں ہوتی مگر دخول کے بعد عورت کا ادعاء حق مہر بینہ کے بغیر مسوع نہیں ہوگا۔  | ۴۹        |
| ۹        | مہر السنہ سے زیادہ حق مہر مقرر کرنا جائز ہے۔ ہاں البتہ مکروہ ہے اور اس صورت میں مستحب ہے کہ اسے اس (مہر السنہ) کی طرف لوٹایا جائے اور اگر کوئی شخص عورت کو حق مہر کچھ بتائے اور اس کے باپ کو کچھ اور؟ تو وہی لازم الاداء ہوگا جو عورت کو بتائے گا۔ | ۵۲        |
| ۱۰       | اس قسم کا مہر مؤجل مقرر کرنا جائز نہیں ہے جس میں یہ شرط ہو کہ اگر اس مدت تک مہر ادا نہ کیا گیا تو عقد نکاح باطل متصور ہوگا۔ اور کچھ حق مہر کا مؤجل (نقد) اور کچھ کا مؤجل (ادھار) ہونا جائز ہے۔   | ۵۲        |



| باب نمبر | خلاصہ  | صفحہ نمبر |
|----------|--|-----------|
| ۱۱       | حق مہر کا ادا کرنا واجب ہے۔ اور اگر (فی الحال آدمی) عاجز ہو تو ادائیگی کی نیت واجب ہے۔   | ۵۳        |
| ۱۲       | جو شخص کسی عورت سے شادی کرے اور اس سے دخول بھی کرے مگر اس کا حق مہر مقرر نہ کرے تو عورت کو مہر المثل دیا جائے گا اور اگر شوہر دخول سے پہلے مر جائے تو پھر عورت کا کوئی حق مہر نہیں ہوگا۔   | ۵۴        |
| ۱۳       | جو شخص مہر النہ پر کسی عورت سے شادی کرے تو مہر پانچ سو درہم ہوگا اور جو شخص کچھ مقرر نہ کرے تو عورت کے لئے مستحب ہے کہ مہر النہ لینے پر اکتفا کرے۔   | ۵۵        |
| ۱۴       | جو شخص کسی عورت سے اس کی عدت کے اندر شادی یا شوہر دار عورت سے عقد کرے۔ اور ہنوز اس سے دخول نہ کرے تو اس کے لئے کوئی حق مہر نہیں ہے۔ اور اگر دخول کرے تو اس کا حکم؟   | ۵۶        |
| ۱۵       | جو شخص اندر خانہ اور حق مہر طے کرے اور اعلان اور حق مہر کا کرے تو وہی حق مہر معتبر مانا جائے گا جو اندر خانہ طے ہوا ہے اور جس پر عقد واقع ہوا ہے۔  | ۵۶        |
| ۱۶       | کسی آدمی کے لئے اپنی بیٹی کا حق مہر کھانا یا اسے اپنے قبضہ میں لینا جائز نہیں ہے۔ مگر یہ کہ وہ اسے اس (قبض) کیلئے اپنا وکیل بنائے یا وہ چھوٹی ہو۔  | ۵۷        |
| ۱۷       | جو شخص کسی سورہ پڑھانے کے حق مہر پر کسی عورت سے شادی کرے اور پھر اسے وہ سورہ پڑھا بھی دے مگر دخول سے پہلے اسے طلاق دے دے تو اس پڑھانے کی اجرۃ المثل کے نصف کی عورت سے مطالبہ کرے گا۔   | ۵۷        |
| ۱۸       | جب کوئی عورت دعویٰ کرے کہ اس کا حق مہر ایک سو (دینار) ہے۔ اور شوہر دعویٰ کرے کہ پچاس دینار ہے تو اگر عورت کے پاس گواہ موجود نہ ہوں تو دعویٰ مرد کا قبول کیا جائے گا مگر قسم کے ساتھ۔   | ۵۸        |
| ۱۹       | حق مہر کے بغیر عورت کسی شخص کو اپنی جان حبہ نہیں کر سکتی۔  | ۵۸        |
| ۲۰       | جو شخص شادی کے وقت اپنی اہلیہ سے یہ عہد و پیمان کرے کہ وہ نہ دوسری شادی کرے گا اور نہ ہی کوئی کنیز رکھے گا اور نہ ہی اسے طلاق دے گا تو یہ شرط لازم نہ ہوگی۔ اگرچہ اسی عہد کو حق مہر ہی مقرر کرے۔ اور یہی حکم اس صورت کا ہے کہ جب عورت اس سے عہد کرے کہ وہ اس کے بعد شادی نہیں کرے گی۔ اور اگر زن و شوہر اس قسم کی قسم کھائیں یا منت مانیں تو وہ منعقد نہ ہوگی۔ | ۵۹        |

| باب نمبر | خلاصہ  | صفحہ نمبر |
|----------|--|-----------|
| ۲۱       | جو شخص کسی عورت سے اس طرح شادی کرے کہ حق مہر عورت کے فیصلہ کے مطابق مقرر ہوگا تو اس (عورت) کیلئے مہر النہ (پانچ سو درہم) سے زیادہ مقرر کرنا جائز نہیں ہے اور اگر مرد کی مرضی پر عقد کیا جائے تو وہ اس (مہر النہ) سے کم یا زیادہ مقرر کر سکتا ہے اور اگر اس حالت میں مرد یا عورت مر جائے یا اسے طلاق دی جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ | ۶۰        |
| ۲۲       | اس شادی کا حکم۔ جبکہ (حق مہر) بیوی یا اس کے باپ یا اس کے بھائی کی خدمت قرار دیا جائے؟ اور حق مہر مٹھی بھر گندم یا گڑ کی ڈھیلی قرار دیا جائے تو جائز ہے۔  | ۶۱        |
| ۲۳       | اس شخص کا حکم جو کسی عورت سے شادی کرے جبکہ اس کے پاس ایک مدندرہ کنیر موجود ہو اور پھر اسے دخول سے پہلے طلاق دے دے یا مدندرہ کنیر اس سے پہلے مر جائے؟   | ۶۲        |
| ۲۴       | اس شخص کا حکم جو کسی عورت سے ایک ہزار درہم کے حق مہر پر شادی کرے اور پھر اس (مہر) کے عوض اسے ایک بھگوڑا غلام اور بر دیمانی دے اور پھر دخول سے پہلے اسے طلاق دے دے؟   | ۶۳        |
| ۲۵       | جو شخص کسی عورت کے ساتھ خادم، گھریا مکان کے عوض شادی کرے تو عورت کو درمیانہ قسم کا غلام، گھر اور مکان دیا جائے گا۔   | ۶۳        |
| ۲۶       | اگر عورت اپنا حق مہر وغیرہ دخول سے پہلے یا اس کے بعد اپنے شوہر پر صدقہ کر دے (ہبہ کر دے) تو مستحب ہے۔ اور دخول سے پہلے ایسا کرنا افضل ہے۔  | ۶۴        |
| ۲۷       | جس شخص کی بیوی کا فروں کے قبضہ میں چلی جائے اور وہ دوسری شادی کرے تو اس کا حق مہر بیت المال سے ادا کیا جائے گا۔  | ۶۵        |
| ۲۸       | جو شخص اپنے صغیر اس نچے کا عقد نکاح کرے اور خود حق مہر کا ضامن بنے یا بچے کا کوئی ذاتی مال نہ ہو تو پھر حق مہر کی ادائیگی باپ پر واجب ہوگی ورنہ بچے پر۔  | ۶۵        |
| ۲۹       | جو شخص کسی ایسی عورت سے شادی کرے جو شرط مقرر کرے کہ مجامعت کرنے، طلاق دینے اور حق مہر ادا کرنے کا معاملہ اس کے ہاتھ میں ہوگا تو یہ شرط باطل متصور ہوگی۔  | ۶۶        |
| ۳۰       | جو شخص دخول سے پہلے اپنی اہلیہ کو طلاق دے دے تو وہ نصف حق مہر کی حقدار ہوگی اور اگر یہ حق مہر کوئی باغ تھا تو عقد نکاح سے لے کر وقت طلاق تک اس باغ کے نصف اور اس سے جو غلہ ہوا ہے اس کے نصف کی حقدار ہوگی۔   | ۶۷        |

| صفحہ نمبر | موضوع  | باب نمبر |
|-----------|--|----------|
| ۶۷        | اس شخص کا حکم جو ایک کنیز اور غلام کے عوض کسی عورت سے شادی کرے اور پھر یہ دونوں اس کے حوالہ بھی کر دے اور کنیز اس کے پاس مر جائے اور پھر دخول سے پہلے اسے طلاق دے دے؟  | ۳۱       |
| ۶۸        | طلاق حاصل کرنے کی خاطر حق مہر کے مطالبہ کو ذریعہ بنانا مکروہ ہے مگر یہ کنیزین کی خاطر ایسا کیا جائے اور عورت کو یہ حق حاصل ہے کہ جب تک حق مہر وصول نہ کر لے تب تک شوہر کو دخول سے مانع ہو۔   | ۳۲       |
| ۶۸        | اگر کوئی شخص دخول سے پہلے اپنی زوجہ کو کوئی کپڑا دے اور پھر اس کا پورا حق مہر ادا کر دے تو اس کے لئے کپڑے کا واپس لینا جائز نہیں ہے۔   | ۳۳       |
| ۶۹        | اس شخص کا حکم جو کچھ بکریوں اور غلاموں کے عوض کسی عورت سے شادی کرے اور پھر زوجہ کے پاس ان بکریوں نے بچے جنے پھر دخول سے پہلے اسے طلاق دے دی یا اس صورت کا حکم جب زوجہ کے پاس کنیز بڑی ہو جس کی وجہ سے قیمت بڑھ جائے یا کم ہو جائے۔                               | ۳۴       |
| ۶۹        | جو شخص کسی عورت سے شادی کرے اور عورت پورا حق مہر وصول کرنے کے بعد اسے اچھا معاف کر دے اور پھر وہ شخص دخول سے پہلے طلاق دے دے تو باقی ماندہ نصف مہر اس سے واپس لے سکے گا  | ۳۵       |
| ۷۰        | عورت کے لئے مرد کے ساتھ یہ شرط مقرر کرنا جائز ہے کہ وہ جماع کے علاوہ اس سے صرف دوسری تنہات حاصل کرے گا۔ لہذا شوہر کے لئے اس سے مقاربت جائز نہ ہوگی مگر یہ کہ وہ اس کی اجازت دے دے۔   | ۳۶       |
| ۷۰        | اس شخص کا حکم جو اپنے غلام کو آزاد کر کے اپنی لڑکی سے اس کی شادی کر دے مگر یہ شرط عائد کرے کہ اس کی موجودگی میں نہ وہ دوسری شادی کرے گا اور نہ کنیز رکھے گا اور اگر اس نے ایسا کیا تو اس پر ایک سو دینار تاوان ہوگا؟   | ۳۷       |
| ۷۱        | اگر کوئی شخص (شادی کے وقت) یہ شرط مقرر کرے کہ اگر اس نے دوسری شادی کی یا کوئی کنیز رکھی یا اس سے قطع تعلق کیا تو اسے طلاق ہو جائے گی تو یہ شرط باطل متصور ہوگی۔  | ۳۸       |
| ۷۱        | مرد کیلئے جائز ہے کہ عورت سے یہ شرط مقرر کرے کہ وہ جب چاہے گا اس کے پاس آئے گا (مباشرت کرے گا)۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ اس کے مخصوص نان و نفقہ مقرر کر دے مگر یہ شرط عائد کرنا جائز نہیں ہے کہ وہ صرف ایک خاص وقت میں آئے گا یا (بہویوں میں) وقت تقسیم نہیں کریگا۔ | ۳۹       |



| باب نمبر | خلاصہ  | صفحہ نمبر |
|----------|--|-----------|
| ۴۰       | اس صورت کا حکم کہ جب کوئی شخص کسی عورت سے اس شرط پر شادی کرے کہ وہ اسے اس کے شہر سے باہر نہیں لے جائے گا۔ یا یہ شرط مقرر کرے کہ اسے اس (شوہر) کے ہمراہ اس کے شہر جانا پڑے گا۔ جبکہ وہ اسلامی شہر ہو۔ اور اگر ایسا نہیں کرے گی تو اس کا حق مہر کم ہو جائے گا؟   | ۷۴        |
| ۴۱       | جب کوئی عورت اپنے شوہر کو حق مہر معاف کر دے اور پھر شوہر اسے دخول سے پہلے طلاق دے دے تو باقی ماندہ نصف اس سے حاصل کرے گا؟  | ۷۳        |
| ۴۲       | اس صورت کا حکم کہ جب کوئی عورت مرض الموت میں اپنے پورے حق مہر سے (شوہر) کو بری الذمہ قرار دے دے؟   | ۷۳        |
| ۴۳       | اس صورت حال کا حکم کہ جب کوئی آقا اپنی کنیز کی شادی کسی آزاد آدمی سے کر دے اور اپنے لئے یہ شرط مقرر کرے کہ وہ جب چاہے گا ان کے درمیان (طلاق کے ذریعہ) جدائی کر دے گا؟ اور اس صورت کا حکم کہ جب کوئی شخص اپنی زوجہ سے یہ شرط مقرر کرے کہ وہ ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے۔ اور نہ ہی وہ اولاد طلب کرے گا؟ | ۷۴        |
| ۴۴       | ایک خسی شخص کے دخول سے بھی پورا حق مہر ثابت ہو جاتا ہے۔  | ۷۴        |
| ۴۵       | جو شخص باکرہ لڑکی کی بکارت زائل کرے خواہ اپنی انگلی سے ہی کرے۔ اس پر اس کا حق مہر لازم ہوگا۔ اور اگر وہ کنیز ہو تو اس کی قیمت کا دسواں حصہ لازم ہوگا۔  | ۷۵        |
| ۴۶       | مرد کیلئے جائز ہے کہ عورت سے مال لے کر اس سے شادی کرے۔   | ۷۵        |
| ۴۷       | عقد فضولی اور عیوب و تدلیس (دھوکہ دہی) میں حق مہر کا حکم؟  | ۷۶        |
| ۴۸       | جس شخص نے نکاح میں حق مہر مقرر نہیں کیا تھا اور پھر دخول سے پہلے طلاق دے دے اس پر واجب ہے کہ بطور فائدہ اس عورت کو کچھ مال و متاع دے۔  | ۷۶        |
| ۴۹       | جو مال و متاع مطلقہ کو بطور متاع دیا جاتا ہے اس کی مقدار؟  | ۷۷        |
| ۵۰       | جس عورت کو دخول کے بعد طلاق دی جائے اسے بھی بطور متاع کچھ دینا مستحب ہے۔   | ۷۸        |
| ۵۱       | دخول سے پہلے طلاق دینے سے حق مہر آدھا ہو جاتا ہے یعنی آدھا سا قسط ہو جاتا ہے اور (اگر ادا کر دیا گیا ہو تو) آدھا شوہر کی طرف واپس پلٹ جاتا ہے اور (بچہ کو صرف آدھا ملتا ہے)۔   | ۷۹        |

| باب نمبر | خلاصہ   | صفحہ نمبر |
|----------|---|-----------|
| ۵۲       | جس شخص کے ہاتھ میں (عورت کے) نکاح کی باگ ڈور ہے اس کے لئے طلاق کے وقت حق مہر کا کچھ حصہ معاف کرنا جائز ہے۔  | ۸۰        |
| ۵۳       | اس شخص کا حکم جو کسی عورت سے شادی کرے اور اس کا حق مہر اسی عورت کے (غلام) باپ کو قرار دے جس کی قیمت پانچ سو درہم ہے۔ مگر وہ عورت سے شرط مقرر کرے کہ وہ اسے ایک ہزار درہم واپس لوٹائے۔ اور پھر دخول سے پہلے اسے طلاق دے دے؟ اور اس شخص کا حکم جو کسی کنیز سے شادی کرے اور اس کا حق مہر اس کی آزادی کو قرار دے اور پھر دخول سے پہلے اسے طلاق دے دے؟ | ۸۱        |
| ۵۴       | دخول کرنے سے پورا حق مہر واجب و ثابت ہو جاتا ہے اور اس (دخول) سے مراد مقاربت فی القبل ہے اگرچہ انزال نہ ہونے کے دوسرے تحتات۔  | ۸۲        |
| ۵۵       | اگر کسی طرح معلوم ہو جائے کہ زوجہ سے مقاربت نہیں کی گئی بلکہ صرف خلوت کی گئی ہے تو اس سے سارا حق مہر ثابت نہیں ہوتا بلکہ طلاق کی صورت میں نصف ثابت ہوتا ہے اور اصل معاملہ کے مشتبہ ہونے اور اختلاف ہونے کا حکم؟   | ۸۳        |
| ۵۶       | اس صورت کا حکم کہ جب مرد عورت کے ساتھ خلوت کرے اور عورت مباشرت کا دعویٰ کرے؟ یا دونوں عدم مباشرت پر اتفاق کریں جبکہ امین یا متہم ہوں؟   | ۸۴        |
| ۵۷       | اس شخص کا حکم جو اپنی یا کرہ بیوی کے ساتھ خلوت کرے اور بیوی مباشرت کا دعویٰ کرے۔  | ۸۵        |
| ۵۸       | جب دخول سے پہلے مرد یا عورت مرجائے تو آیا اس صورت میں مقررہ حق کا نصف واجب ہوگا یا پورا؟  | ۸۶        |
| ۵۹       | اگر حق کی مقدار مقرر نہ کی گئی ہو اور پھر دخول سے پہلے ایک فریق (میاں یا بیوی) مرجائے تو عورت کا کوئی حق مہر نہ ہوگا البتہ اسے وراثت ملے گی۔  | ۸۹        |
| ۶۰       | اس شخص کا حکم جو اپنے غلام کی شادی ایک آزاد عورت سے کرے اور پھر دخول سے پہلے اسے فروخت کر دے!   | ۹۰        |

| باب نمبر | خلاصہ  | صفحہ نمبر |
|----------|--|-----------|
|          | <b>﴿بیویوں میں راتوں کی تقسیم اور بیوی کی نافرمانی اور باہمی اختلاف کے ابواب﴾</b><br>(اس سلسلہ میں کل تیرہ (۱۳) باب ہیں)   | ۹۱        |
| ۱        | آزاد عورت اگر ایک ہو تو چار میں سے ایک رات اس کی ہے اور دو ہوں تو ان کی دو راتیں، تین ہوں تو تین اور اگر چار ہوں تو چار راتیں ان کی ہیں اور باقی راتیں شوہر کی ہیں وہ جہاں چاہے شب بسر کرے اور جسے چاہے ترجیح دے؟  | ۹۱        |
| ۲        | جب کسی شخص کے ہاں بیوی موجود ہو اور وہ دوسری شادی کرے تو اگر نئی بیوی باکرہ ہو تو اس کے لئے سات راتیں اور کم از کم تین راتیں مخصوص ہیں۔ اور اگر شوہر دیدہ ہو تو پھر اس کے لئے تین راتیں مختص ہیں۔  | ۹۲        |
| ۳        | نان و نفقہ میں بعض بیویوں کو بعض پر اگرچہ ترجیح دینا جائز ہے مگر مستحب یہ ہے کہ بالکل برابر سراسر سلوک کیا جائے۔   | ۹۳        |
| ۴        | شب باشی کی واجبی تقسیم میں عدل و انصاف کرنا واجب ہے۔   | ۹۳        |
| ۵        | واجبی شب باشی میں صرف رات کو وہاں سونا اور اس کی صبح کو وہاں موجود ہونا واجب ہے۔ نہ کہ ہمبستری کرنا بھی۔ ہاں البتہ وہ ہر چار ماہ میں ایک بار واجب ہے۔  | ۹۴        |
| ۶        | عورت کے لئے کوئی معاوضہ وغیرہ لے کر (یا اس کے بغیر) تقسیم اوقات میں سے اپنا حق ساقط کرنا جائز ہے اگرچہ یہ کاروائی سوکن کے خوف یا طلاق کے ڈر کی وجہ سے ہی ہو۔ اور اس صورت کا حکم جب میاں بیوی عقد کے ضمن میں اس تقسیم کے ترک کی شرط مقرر کریں؟                              | ۹۴        |
| ۷        | متعدد زوجاؤں میں تقسیم اوقات (اور نان و نفقہ وغیرہ امور میں) مساوات واجب ہے نہ کہ قلبی محبت میں (کہ یہ انسان کا اختیاری فعل نہیں ہے) اور جو شخص کسی کنیز سے شادی کرے اس کیلئے جائز ہے کہ اس کی آزادی کو اس کا حق مہر قرار دے اور اس سے تقسیم اوقات کے ترک کی شرط مقرر کرے۔ | ۹۵        |
| ۸        | جب کوئی کنیز کسی آزاد عورت کے ساتھ اکٹھی ہو جائے تو آزاد عورت کے لئے دو راتیں ہوگی اور کنیز کیلئے ایک رات اور یہی حکم اس صورت کا ہے جب کوئی ذمیہ عورت مسلمان عورت کے ساتھ اکٹھی ہو جائے۔   | ۹۶        |



| باب نمبر | موضوع  | صفحہ نمبر |
|----------|--|-----------|
| ۹        | جب تک پوری چار بیویاں نہ ہوں تب تک تقسیم اوقات میں بعض کو بعض پر ترجیح دینا جائز ہے۔   | ۹۷        |
| ۱۰       | جب میاں بیوی میں اختلاف پیدا ہو جائے تو ایک مرد کے خاندان سے اور ایک حکم عورت کے خاندان سے مقرر کیا جائے گا (جو اصلاح احوال کی کوشش کریں گے) اور ان کے لئے جائز ہے کہ وہ دونوں میاں سے شرط مقرر کر لیں کہ وہ چاہیں گے تو ان کو اکٹھا رکھیں گے اور چاہیں گے تو ان کو جدا کر دیں گے۔ | ۹۷        |
| ۱۱       | جب کسی عورت کو مرد کے جو رو جھایا اس کی روگردانی کا اندیشہ ہو تو اپنا کچھ حق از قسم وقت، نفقہ یا حق مہر وغیرہ کچھ چھوڑ کر اس سے مصالحت کر سکتی ہے اور مرد کیلئے اس کا لینا جائز ہے۔  | ۹۸        |
| ۱۲       | میاں بیوی کے حکمین کیلئے میاں بیوی میں ان کی اجازت کے بغیر جدائی ڈالنا جائز نہیں ہے۔   | ۹۹        |
| ۱۳       | میاں بیوی کی اجازت کے باوجود بھی حکمین کی تفریق درست نہیں مگر جب دونوں کا طلاق پر اتفاق ہو اور اس (طلاق) کے تمام شرائط پائے جائیں۔   | ۹۹        |
| ۱۰۱      | <b>﴿ اولاد کے احکام کے ابواب ﴾</b><br>(اس سلسلہ میں کل ایک سو (۱۰۹) باب ہیں۔)  |           |
| ۱        | اولاد کا طلب کرنا اور زیادہ اولاد پیدا کرنا مستحب ہے۔  | ۱۰۱       |
| ۲        | نیک اولاد کا احترام کرنا، اس کا طلب کرنا اور اس سے محبت کرنا مستحب ہے۔   | ۱۰۲       |
| ۳        | آدی فقیر ہو یا غنی، قوی ہو یا ضعیف ہر حال میں اولاد کا طلب کرنا مستحب ہے۔  | ۱۰۳       |
| ۴        | بیٹیوں کا طلب کرنا اور ان کا احترام کرنا مستحب ہے۔   | ۱۰۴       |
| ۵        | بیٹیوں کو ناپسند کرنا مکروہ ہے۔  | ۱۰۵       |
| ۶        | بیٹیوں کی موت کی تمنا کرنا حرام ہے۔  | ۱۰۷       |
| ۷        | بچوں سے بڑھ کر بچیوں سے شفقت اور مہربانی کرنا مستحب ہے۔  | ۱۰۷       |
| ۸        | طلب اولاد کے سلسلہ میں منقولہ دعائیں پڑھنا مستحب ہیں۔  | ۱۰۸       |
| ۹        | جو شخص چاہتا ہے کہ (اس کی بیوی) حاملہ ہو اس کے لئے نماز پڑھنا اور دعا کرنا مستحب ہے۔   | ۱۰۹       |
| ۱۰       | جو شخص اولاد کا خواہشمند ہے اس کے لئے استغفار و تسبیح کرنا مستحب ہے؟   | ۱۰۹       |
| ۱۱       | کثرت اولاد کی طلب کیلئے گھر میں ہاؤز بلند اذان دینا مستحب ہے۔  | ۱۱۱       |

| باب نمبر | موضوع  | صفحہ نمبر |
|----------|--|-----------|
| ۱۲       | طلب اولاد کے لئے جماع کے وقت کیا پڑھنا مستحب ہے۔   | ۱۱۱       |
| ۱۳       | ازراہ شفقت یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنا مستحب ہے۔   | ۱۱۲       |
| ۱۴       | جس شخص کے ہاں حمل ہو۔ یا حمل ہونے میں تاخیر ہوگئی ہو۔ (اور وہ اولاد کو چاہتا ہو) تو اس کے لئے مستحب ہے کہ یہ نیت کرے کہ اگر خدا نے اسے فرزند عطا کیا تو اس کا نام محمد یا علی رکھے گا اور منقولہ دعا پڑھے تاکہ اس کے ہاں بیٹا پیدا ہو۔ | ۱۱۲       |
| ۱۵       | جو شخص مباشرت کے وقت عزل کرے (اور پھر بھی بچہ پیدا ہو جائے) تو اس کے لئے بچہ کی نفی کرنا جائز نہیں ہے۔   | ۱۱۳       |
| ۱۶       | جس شخص کو اپنی باکرہ بیوی کی فرج پر دخول کے بغیر انزال ہو جائے اور وہ حاملہ ہو جائے تو بچہ اس سے ملحق ہو جائے گا اور اس کی نفی کرنا جائز نہ ہوگی۔ لیکن اگر نہ دخول ہو اور نہ ہی انزال تو پھر بچہ باپ سے ملحق نہ ہوگا۔                  | ۱۱۳       |
| ۱۷       | حمل کی کم از کم اور زیادہ سے زیادہ مدت کس قدر ہے؟ اور اگر حمل اقل مدت سے کم اور اکثر مدت سے زیادہ ہو تو پھر حمل واطی (مباشر) کے ساتھ ملحق نہ ہوگا؟   | ۱۱۵       |
| ۱۸       | ولادت کے وقت عورتوں کو وہاں سے نکال دینا مستحب ہے۔   | ۱۱۷       |
| ۱۹       | جو شخص اپنی کنیز سے مباشرت کرے پھر اسے اس کے وقت میں شک پڑ جائے (کہ کب کی تھی؟) تو اس کے لئے ہونے والے بچہ کا انکار کرنا جائز نہیں ہے۔ اگرچہ اس سے کنیز نے یہ شرط بھی مقرر کی ہو کہ وہ بچے کا طلبگار نہیں ہے۔                          | ۱۱۷       |
| ۲۰       | ولادت سے پہلے بچہ کا نام رکھنا مستحب ہے۔ ورنہ ولادت کے بعد۔ حتیٰ کہ سقط کا بھی نام رکھنا چاہئے اور اگر مشتبہ ہو کہ (شکم میں بچہ ہے یا بیگی) تو پھر کوئی مشترکہ قسم کا نام رکھا جائے۔   | ۱۱۸       |
| ۲۱       | ولادت سے پہلے بچہ کا نام رکھنا مستحب ہے۔ ورنہ ولادت کے بعد۔ حتیٰ کہ سقط کا بھی نام رکھنا چاہئے اور اگر مشتبہ ہو کہ (شکم میں بچہ ہے یا بیگی) تو پھر کوئی مشترکہ قسم کا نام رکھا جائے۔   | ۱۱۹       |
| ۲۲       | بچہ کا عمدہ نام رکھنا مستحب ہے اور اگر عمدہ نہ ہو تو اسے تبدیل کرنا مستحب ہے اور اولاد واماں باپ کے چند حقوق کا بیان؟  | ۱۲۰       |

| باب نمبر | خلاصہ  | صفحہ نمبر |
|----------|--|-----------|
| ۲۳       | انبیاء و ائمہ کے مقدس ناموں پر نام رکھنا یا جن ناموں سے خدا کی بندگی ظاہر ہوتی ہو حتیٰ کہ عبد الرحمن (قسم کا نام) رکھنا مستحب ہے۔  | ۱۲۱       |
| ۲۴       | بچہ کا نام محمد رکھنا مستحب ہے زیادہ عرصہ تک نہیں تو کم از کم ساتویں دن تک ہی سہی۔ بعد ازاں چاہے تو اسے بدل دے۔ اور جس کا نام محمد، احمد یا علی ہو اس کا احترام کرنا مستحب ہے۔ اور جس شخص کی تین اولادیں ہوں اور وہ کسی کا نام بھی محمد نہ رکھے یہ مکروہ ہے۔ | ۱۲۲       |
| ۲۵       | بچہ کا نام علی رکھنا مستحب ہے۔   | ۱۲۳       |
| ۲۶       | اولاد کا نام احمد، حسن، حسین، جعفر، طالب، عبد اللہ، حمزہ اور فاطمہ رکھنا مستحب ہے۔   | ۱۲۴       |
| ۲۷       | صغیر میں بچہ کی کنیت رکھنی مستحب ہے اور بڑے کیلئے بھی مستحب ہے کہ اپنی کوئی کنیت مقرر کرے اگرچہ اس کی اولاد نہ ہو اور یہ کہ اپنے بیٹے کے نام سے کنیت مقرر کرنی چاہئے!  | ۱۲۵       |
| ۲۸       | کسی بچہ کا نام حکم، حکیم، خالد، مالک، حارث، یس، ضرار، مزہ، حرب، ظالم، ضریس یا دشمنانِ ائمہ المل بیت کے نام پر نام رکھنا مکروہ ہے۔  | ۱۲۵       |
| ۲۹       | ابومرہ، ابوعیسیٰ، ابو حکم، ابو مالک یا جبکہ نام محمد ہو تو ابو القاسم کنیت مقرر کرنا مکروہ ہے۔   | ۱۲۶       |
| ۳۰       | کسی شخص کو اس لقب یا کنیت سے یاد کرنا جسے وہ شخص ناپسند کرتا ہو یا اس کی ناپسندیدگی کا احتمال ہو مکروہ ہے۔   | ۱۲۷       |
| ۳۱       | جب کوئی بچہ پیدا ہو تو تین دن لوگوں کو کھانا کھلانا مستحب ہے۔  | ۱۲۷       |
| ۳۲       | حمل کے دوران ماں نیز باپ کے لئے سب کھانا مستحب ہے۔   | ۱۲۸       |
| ۳۳       | جس عورت کے ہاں بچہ پیدا ہوا اسے فوراً سات تازہ کھجوریں یا پھر مدنی کھجوروں، یا اپنے شہروں کی کھجوروں کے سات دانے کھانے چاہئیں اور افضل برنی یا صرقان نامی کھجوریں ہیں۔   | ۱۲۸       |
| ۳۴       | حاملہ عورت کو لبان کھلانا مستحب ہے۔  | ۱۲۹       |
| ۳۵       | ناف کاٹنے سے پہلے نومولود کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہنا یا دائیں کان میں اقامت کہنا مستحب ہے اور بچہ کے ناک میں کیا نچکانا چاہئے؟   | ۱۲۹       |
| ۳۶       | نومولود کو کھجور، آب فرات اور خاک شفا سے گھنی ڈالنی مستحب ہے اور یہ چیزیں نہ مل سکیں تو پھر بارش کے پانی سے۔ اور اولاد کے دوسرے احکام۔   | ۱۳۰       |



| باب نمبر | خلاصہ  | صفحہ نمبر |
|----------|--|-----------|
| ۳۷       | جب کوئی بچہ پیدا ہو تو (پہلا) سوال اس کی خلقت کے تام و تمام ہونے کے متعلق کرنا اور سلامتی کی دعا کرنا اور خدا کی حمد و ثنا کرنا مستحب ہے۔  | ۱۳۲       |
| ۳۸       | نومولود کے عقیقہ کا تذکرہ۔   | ۱۳۲       |
| ۳۹       | بڑے آدمی کیلئے اپنا عقیقہ کرنا مستحب ہے جب اسے معلوم نہ ہو کہ اس کے باپ نے اس کا عقیقہ کیا تھا یا نہ؟  | ۱۳۳       |
| ۴۰       | اگرچہ عقیقہ کا جانور نہ ملتا ہو تب بھی اس کی قیمت ادا کرنا کافی نہیں ہے اور دو جزواں کیلئے دو عقیقے مستحب ہیں۔   | ۱۳۴       |
| ۴۱       | عقیقہ کا جانور مینڈھا، گائے، اونٹنی یا اونٹ کا بچہ ہونا چاہئے اور اگر یہ نہ ملیں تو پھر دنبہ کا چھوٹا بچہ۔   | ۱۳۴       |
| ۴۲       | اگرچہ زرو مادہ کیلئے عقیقہ میں (زرو مادہ) دنبہ کافی ہے مگر مستحب یہ ہے کہ نہ کے لئے زیادہ دو مادہ اور مادہ کیلئے مادہ کا کیا جائے۔   | ۱۳۵       |
| ۴۳       | غریب و نادار سے عقیقہ ساقط ہے جب تک مالدار نہ ہو جائے۔   | ۱۳۶       |
| ۴۴       | ساتویں دن مولود کا عقیقہ کرنا، نام رکھنا، اور بالوں کے وزن کے برابر چاندی یا سونا صدقہ کرنا مستحب ہے اور عقیقہ کے دوسرے متعلقہ احکام۔  | ۱۳۶       |
| ۴۵       | عقیقہ میں قربانی کے جانور والی شرطیں ضروری نہیں ہیں (اگرچہ مستحب ہیں) بلکہ کوئی سا جانور کافی ہے۔ ہاں البتہ مستحب ہے کہ وہ جانور موٹا تازہ ہو۔                                     | ۱۳۸       |
| ۴۶       | عقیقہ کا جانور ذبح کرتے وقت نومولود اور اس کے باپ کا نام لینا اور منقولہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔   | ۱۳۸       |
| ۴۷       | بچہ کے والدین اور باپ کے عیال کے لئے عقیقہ کا گوشت کھانا مکروہ ہے اور ماں کیلئے یہ کراہت اور بھی مؤکدہ ہے۔ ہاں البتہ والدین کے علاوہ باقی (اعلیٰ و عیال کی) اجازت سے کھا سکتے ہیں۔ | ۱۳۹       |
| ۴۸       | بچہ کے سر پر عقیقہ کا خون ملنا جائز نہیں ہے۔   | ۱۴۰       |
| ۴۹       | بچہ کے سر کے نیچے استرا رکھنا اور لوہا (کڑا وغیرہ) پہننا مکروہ ہے۔   | ۱۴۰       |
| ۵۰       | باپ کے علاوہ اگر کوئی شخص بچہ کا عقیقہ کرے تو نہ صرف جائز ہے بلکہ مستحب ہے۔  | ۱۴۱       |
| ۵۱       | نومولود کے دائیں کان کے نیچے اور بائیں کان کے اوپر سوراخ کرنا اور ان میں کوئی گوشوارہ ڈالنا مستحب ہے۔  | ۱۴۲       |

| باب نمبر | خلاصہ   | صفحہ نمبر |
|----------|---|-----------|
| ۵۲       | بچے کا ختنہ کرنا واجب ہے ہاں البتہ صغریٰ میں اس کا ترک کرنا جائز ہے اور ناف کا قطع کرنا واجب ہے۔ اور اگر کوئی مسلمان بچہ کا ختنہ کرے تو اس کا حکم؟  | ۱۳۲       |
| ۵۳       | اگر کوئی بچہ ختنہ شدہ پیدا ہو تو اس کے مقام ختنہ پر صرف استرا پھیرنا مستحب ہے۔  | ۱۳۵       |
| ۵۴       | مستحب یہ ہے کہ ختنہ (ولادت کے) ساتویں دن کیا جائے۔ ہاں البتہ بلوغت کے نزدیک ہونے تک اس کی تاخیر جائز ہے۔  | ۱۳۵       |
| ۵۵       | جو شخص (بلوغ سے پہلے) ختنہ نہ کرائے اس پر بلوغت کے بعد واجب ہے اگرچہ بوڑھا ہو چکا ہو اور اگر پہلے کافر تھا پھر اسلام لائے تو اس پر بھی واجب ہے ہاں البتہ اگر پہلے کراچکا ہو تو پھر کافی ہے۔ | ۱۳۶       |
| ۵۶       | ختنہ صرف مردوں پر واجب ہے عورتوں پر واجب نہیں ہے۔   | ۱۳۶       |
| ۵۷       | اگر ایک بار ختنہ کرنے کے بعد پھر گوشت اُگ آئے تو دوبارہ ختنہ کرنا واجب ہے۔  | ۱۳۷       |
| ۵۸       | لڑکی کی (جھلی) کا ثنا مستحب ہے اور اس کے آداب؟  | ۱۳۷       |
| ۵۹       | ختنہ کرتے وقت یا اس کے بعد منقولہ دعا کا پڑھنا مستحب ہے۔  | ۱۳۸       |
| ۶۰       | جب ساتواں دن گزر جائے تو پھر سر منڈوانے اور ختنہ کرنے کا استحباب مؤکد ختم ہو جاتا ہے ویسے ان دو کاموں کا ساتویں دن سے مؤخر کرنا مکروہ ہے۔   | ۱۳۸       |
| ۶۱       | جب کوئی مولود ولادت کے ساتویں دن ظہر سے پہلے فوت ہو جائے اس کا عقیقہ ساقط ہو جاتا ہے۔   | ۱۳۹       |
| ۶۲       | جب کوئی یتیم بچہ روئے تو اسے (پیار کر کے) چپ کرنا مستحب ہے۔   | ۱۳۹       |
| ۶۳       | اولاد کے رونے پر ان کو مارنا جائز نہیں ہے۔  | ۱۳۹       |
| ۶۴       | ایک مولود کیلئے ایک سے زیادہ عقیقے کرنا مستحب ہے۔   | ۱۳۹       |
| ۶۵       | جب کسی مولود کا عقیقہ نہ کیا جائے یہاں تک کہ اس کی طرف سے قربانی کر دی جائے یا وہ خود قربانی کرے تو وہ عقیقہ کی بجائے کافی ہوتی ہے۔   | ۱۵۰       |
| ۶۶       | بچہ کے سر کا کچھ حصہ مونڈنا اور کچھ باقی رکھنا (یعنی لٹ رکھنا) مکروہ ہے۔  | ۱۵۱       |
| ۶۷       | عورت کیلئے اپنے شوہر کی خدمت کرنا، اپنے بچے کو دودھ پلانا اور حمل و ولادت پر صبر کرنا مستحب ہے۔   | ۱۵۲       |

| باب نمبر | خلاصہ   | صفحہ نمبر |
|----------|---|-----------|
| ۶۸       | آزاد عورت کو اپنے بچہ کو دودھ پلانے پر مجبور کرنا جائز نہیں ہے۔ البتہ اپنی ماں کا دودھ پلوانا مستحب ہے۔ ہاں البتہ آقا اپنی کنیز کو بچہ کو دودھ پلانے پر مجبور کر سکتا ہے۔   | ۱۵۲       |
| ۶۹       | دودھ پلانے والی عورت کیلئے دونوں پستانوں سے دودھ پلانا مستحب ہے نہ کہ ایک سے؟ اور ہر بچے کو دودھ پلانا مکروہ ہے۔  | ۱۵۳       |
| ۷۰       | دودھ پلانے کی کم از کم اور زیادہ سے زیادہ مدت کس قدر ہے؟  | ۱۵۳       |
| ۷۱       | ماں پر اجرت کے بغیر اپنے بچہ کو دودھ پلانا واجب نہیں ہے۔ بلکہ اگر خود پلائے یا اس کی کنیز پلائے تو بچہ کے مال سے اجرت لے سکتی ہے۔   | ۱۵۴       |
| ۷۲       | رضاعت کی مدت میں عورت سے جماع کرنا ممنوع نہیں ہے اور عورت کیلئے شوہر کو منع کرنا جائز نہیں ہے۔  | ۱۵۵       |
| ۷۳       | آزاد عورت اپنے غلام شوہر سے اپنی اولاد کی تربیت کرنے کی زیادہ حقدار ہے۔ اگر (طلاق کے بعد) دوسری شادی بھی کر لے ہاں جب شوہر آزاد ہو جائے تو پھر وہ زیادہ حقدار ہے۔ اور آزاد (باپ) کنیز (ماں) سے اولاد کی تربیت کا زیادہ حقدار ہے۔ اور جب والدہ نہ ہو تو خالہ تربیت کی زیادہ حقدار ہے جبکہ اس سے زیادہ کوئی قریبی رشتہ دار موجود نہ ہو۔ | ۱۵۶       |
| ۷۴       | (عمر کی) وہ کون سی حد ہے جب بچوں کو نماز پڑھنے کا حکم دیا جائے، اور ان کو جمع بین الصلاحتین کا حکم دیا جائے۔ اور وہ کون سی حد ہے جب لڑکوں کو خواب گاہ میں علیحدہ سونے کا اور ان کو عورتوں سے علیحدگی کا حکم دیا جائے؟   | ۱۵۷       |
| ۷۵       | ولد الزنا عورت کا دودھ بچہ کو پلانا مکروہ ہے اور ایسی (ولد الزنا) عورت کی اس بیٹی کا دودھ پلانا بھی مکروہ ہے جو حرام کاری کے نتیجہ میں پیدا ہوئی۔ مگر یہ کہ اس کا مالک (خواہ مرد ہو یا عورت) زانی کو اس کا زنا حلال قرار دے دے۔   | ۱۵۸       |
| ۷۶       | کسی یہودی، عیسائی اور مجوسی عورت کا بچہ کو دودھ پلانا مکروہ ہے اور اگر کوئی ایسا کرے تو پھر ان عورتوں کو شراب پینے، سور کا گوشت کھانے اور اس قسم کی دیگر حرام خورد و نوش سے روکے اور بچہ کو ان کے ہمراہ ان کے گھر نہ بھیجے۔   | ۱۵۹       |
| ۷۷       | ناصبیہ (دشمن اہل بیت) عورت کا بچہ کو دودھ پلانا مکروہ ہے۔   | ۱۵۹       |

| باب نمبر | خلاصہ   | صفحہ نمبر |
|----------|---|-----------|
| ۷۸       | احتمق اور اس کمزور بینائی والی عورت کا دودھ بچہ کو پلانا مکروہ ہے جس کی آنکھوں سے ہر وقت پانی بہتا رہتا ہو۔   | ۱۶۰       |
| ۷۹       | حسین و جمیل کا دودھ پلانا مستحب اور بد شکل عورت کا پلانا مکروہ ہے۔  | ۱۶۰       |
| ۸۰       | دودھ پلانے والی اور دایہ چونکہ امین ہوتی ہیں لہذا اگر کوتاہی نہ کریں تو بچہ کی ضامن نہیں ہوتیں اور اگر کوتاہی کریں جیسے وہ بچہ کسی اور دودھ پلانے والی عورت کے حوالے کر دیں تو اگر وہ عورت اصلی بچہ نہ لائے تو پہلی عورت اس کی دیت کی ضامن ہوگی۔  | ۱۶۱       |
| ۸۱       | دودھ چھڑانے کی مدت (دو سال) تک ماں بچے کی دیکھ بھال کرنے کی سب سے زیادہ حقدار ہے۔ بشرطیکہ وہ دودھ پلانے کی وجہ سے دوسری عورتوں سے زیادہ طلب نہ کرے اور جب تک اسے طلاق نہ ہو جائے اور وہ دوسری شادی نہ کر لے اور اگر بچی ہے تو پھر سات سال تک ماں اس کی زیادہ حقدار ہے۔ بعد ازاں باپ زیادہ حقدار ہوگا اور اگر باپ مر جائے پھر ماں زیادہ حقدار ہوگی (اور اگر وہ بھی) مر جائے تو پھر اقرب فالاقرب۔ | ۱۶۲       |
| ۸۲       | مستحب یہ ہے کہ سات یا چھ برس تک بچہ کو آزاد چھوڑا جائے اور پھر سات برس تک اس کی گرفت کی جائے اور اس کی تعلیم و تادیب کا بندوبست کیا جائے۔ اور اس کی تعلیم کی کیفیت کا بیان؟   | ۱۶۳       |
| ۸۳       | بچے کو سات سال تک لکھنا اور قرآن پڑھنا سکھایا جائے اور سات سال تک حلال و حرام کی تعلیم دی جائے نیز اسے تیراکی اور تیر اندازی کی بھی تعلیم دی جائے۔  | ۱۶۴       |
| ۸۴       | صغریٰ میں قبل اس کے کہ وہ مخالفین کے علوم سے آگاہ ہوں اپنی اولاد کو (سرکار محمد و آل محمد علیہم السلام کی) حدیث کی تعلیم دینا مستحب ہے۔   | ۱۶۵       |
| ۸۵       | آدی کیلئے جائز ہے کہ یتیم بچہ کی ان کاموں کی وجہ سے سرزنش کرے جن کی وجہ سے اپنی اولاد کی کرتا ہے اور ان مائے کاموں کی وجہ سے اسے مارے جن کی وجہ سے اپنی اولاد کو مارتا ہے۔  | ۱۶۷       |
| ۸۶       | اولاد کے جملہ حقوق کا بیان۔   | ۱۶۷       |
| ۸۷       | جس بیٹی کا نام فاطمہ ہو اس کا احترام کرنا اور اس کی اہانت نہ کرنا مستحب ہے۔   | ۱۶۹       |
| ۸۸       | انسان کیلئے اپنی اولاد سے نیکی کرنا، محبت کرنا، اس پر ترس کھانا اور اس سے کیا ہوا وعدہ پورا کرنا مستحب ہے۔  | ۱۶۹       |

| باب نمبر | خلاصہ   | صفحہ نمبر |
|----------|---|-----------|
| ۸۹       | شفقت و مہربانی سے انسان کا اپنی اولاد کو بوسہ دینا مستحب ہے۔  | ۱۷۰       |
| ۹۰       | بچوں کے ساتھ بچہ بننے کی کوشش کرنا اور ان کے ساتھ کھیلنا مستحب ہے۔  | ۱۷۱       |
| ۹۱       | اولاد کو رواناٹ میں سے کسی کو کسی پر بلا کسی خصوصیت کے ترجیح دینا جائز تو ہے مگر مکروہ ہے لیکن اگر کسی خصوصیت کی وجہ سے ہو تو پھر مکروہ نہیں ہے۔  | ۱۷۱       |
| ۹۲       | والدین کے ساتھ نیکی اور بھلائی کرنا واجب ہے۔  | ۱۷۲       |
| ۹۳       | والدین خواہ نیک ہوں اور خواہ بد بہر حال ان کے ساتھ نیکی کرنا واجب ہے۔   | ۱۷۳       |
| ۹۴       | باپ سے بھی بڑھ کر ماں کے ساتھ نیکی کرنا مستحب ہے۔   | ۱۷۴       |
| ۹۵       | قطع رحمی کے حرام ہونے کا بیان!  | ۱۷۵       |
| ۹۶       | چھوٹے بچے کی بیماری اور اس کے رونے پر قرۃ العین صبر کرنا مستحب ہے۔  | ۱۷۶       |
| ۹۷       | انسان کیلئے اپنی (بیمار) اولاد کا علاج معالجہ کرنا اور اس کے زخم کو باندھنا جائز ہے اور اگر وہ مر جائے تو باپ پر کچھ (تاوان وغیرہ) نہیں ہے۔   | ۱۷۷       |
| ۹۸       | جب بچہ چار ماہ کا ہو جائے تو ہر ماہ اس کے پس گردن پچھنا لگانا مستحب ہے۔   | ۱۷۷       |
| ۹۹       | دو جڑواں بچوں میں سے جو بعد میں پیدا ہو وہ بڑا ہوتا ہے۔   | ۱۷۸       |
| ۱۰۰      | جب ایک غائب شخص کی زوجہ حاملہ ہو جائے تو بچہ اس (غائب) سے ملتی نہ ہوگا۔ اور اس بات کی تصدیق نہیں کی جائے گی کہ وہ آیا زوجہ کو حاملہ کر کے چلا گیا جبکہ اس کی غیبت معروف ہو اور کثیروں کی اولاد کے الحاق کا حکم؟ | ۱۷۸       |
| ۱۰۱      | اگر کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرے اور وہ حاملہ ہو جائے پھر اس سے شادی کر لے تو بچہ شرعاً اس شخص سے ملتی نہیں ہوگا اور نہ ہی اس کا وارث ہوگا۔   | ۱۷۹       |
| ۱۰۲      | جو شخص کسی بچے کے بیٹا ہونے کا اقرار کرے بعد ازاں اس کا انکار قبول نہیں ہوگا اور جو شخص کنیز یا مشرکہ عورت سے پیدا شدہ بچہ کی نفی کرے اس پر لعان نہیں ہوگا۔   | ۱۷۹       |
| ۱۰۳      | اولاد کیلئے مستحب ہے کہ اپنی خالہ کے ساتھ اسی طرح نیکی کرے جس طرح اپنی ماں کے ساتھ کرتا ہے۔   | ۱۸۰       |
| ۱۰۴      | عاق ہونا حرام ہے اور اس کی حد کا بیان؟  | ۱۸۰       |

| باب نمبر | خلاصہ  | صفحہ نمبر |
|----------|--|-----------|
| ۱۰۵      | بچہ مقررہ شرائط کے ساتھ اپنی ماں کے شوہر کے ساتھ ملحق ہوگا۔ اگرچہ اس کی شکل و شبہت اس سے یا اس کے رشتہ داروں میں سے کسی سے بھی نہ ملتی ہو۔   | ۱۸۲       |
| ۱۰۶      | والدین کی زندگی اور وفات کے بعد جملہ حقوق واجبہ و مستحبہ کا بیان۔  | ۱۸۳       |
| ۱۰۷      | ثابت شدہ نسب کا انکار کرنا حرام ہے۔  | ۱۸۴       |
| ۱۰۸      | اس رحم (ورشتہ داری) کی حد جس کا قطع کرنا حرام ہے؟  | ۱۸۵       |
| ۱۰۹      | وضو کر کے حاملہ عورت کے ساتھ مباشرت کرنے میں کوئی کراہت نہیں ہے اگرچہ حمل ظاہر ہو۔ ہاں البتہ وضو کے بغیر مکروہ ہے۔   | ۱۸۵       |
| ۱۸۶      | <b>﴿ نفقات و اخراجات کے ابواب کا تذکرہ ﴾</b><br>(اس سلسلہ میں کل اکتیس (۳۱) باب ہیں)   |           |
| ۱        | عقد دائمی والی زوجہ کا نان و نفقہ از قسم طعام و لباس اور مکان بقدر کفایت شوہر پر واجب ہے اور اگر یہ ادا نہ کرے تو اس پر طلاق دینا متعین و لازم ہے۔   | ۱۸۶       |
| ۲        | زوجہ کے نان و نفقہ کی مقدار اور عورت کے نام پر جو قرضہ لے؟   | ۱۸۷       |
| ۳        | اہل و عیال کے لئے تحفے خرید کرنا اور دینے کا آغاز بیٹیوں سے کرنا مستحب ہے۔   | ۱۸۸       |
| ۴        | واجبی اور مستحبی نفقات و اخراجات اور ان کے احکام۔  | ۱۸۸       |
| ۵        | شوہر کی اجازت کے بغیر عورت کا اپنے مال میں تصرف کرنا مکروہ ہے۔ سوائے واجبی کاموں کے۔ اور منت کا حکم؟   | ۱۸۹       |
| ۶        | بیوی کے ناشزہ اور نافرمان ہو جانے سے اس کا نان و نفقہ ساقط ہو جاتا ہے اگرچہ یہ نافرمانی شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلنے کی وجہ سے ہی ہو۔ اور نفقہ کا وجوب اس بات سے مشروط ہے کہ عورت مرد کو اپنے اوپر تمکین دے۔ | ۱۸۹       |
| ۷        | وہ حاملہ عورت جسے طلاق دی جائے وضع حمل تک اس کا نان و نفقہ واجب ہے۔  | ۱۹۰       |
| ۸        | صرف طلاق رجعی والی عورت کا نان و نفقہ واجب ہے نہ کہ بائن کا جبکہ حاملہ نہ ہو۔  | ۱۹۰       |

| باب نمبر | خلاصہ  | صفحہ نمبر |
|----------|--|-----------|
| ۹        | جس عورت کا شوہر مر جائے اس کا نان و نفقہ وغیرہ اس کے خاوند کے مال سے واجب نہیں ہے۔ اگرچہ حاملہ بھی ہو۔ اور جو شخص اپنی زوجہ کے اخراجات کیلئے کچھ رقم مخصوص کرے اور پھر مر جائے تو باقی مال وراثت میں تقسیم ہوگا۔ | ۱۹۲       |
| ۱۰       | جس حاملہ عورت کا خاوند مر جائے تو حمل کے مال سے اس پر خرچ کرنا واجب ہے۔  | ۱۹۳       |
| ۱۱       | والدین پر اولاد کا نان و نفقہ واجب ہے دوسرے رشتہ داروں کا واجب نہیں ہے۔  | ۱۹۳       |
| ۱۲       | مذکورہ بالا (پانچ اقسام کے علاوہ) باقی رشتہ داروں کا نان و نفقہ مستحب ہے۔  | ۱۹۴       |
| ۱۳       | غلام (یا کنیز) کا نان و نفقہ اس کے مالک پر واجب ہے اور اس صورت کا حکم کہ جب مالک اسے آزاد کر دے مگر اس کا کوئی ذریعہ معاش نہ ہو۔   | ۱۹۴       |
| ۱۴       | مملوکہ جانوروں کا خرچہ ان کے مالک پر واجب ہے۔  | ۱۹۵       |
| ۱۵       | تھوڑی روزی پر قناعت کر کے لوگوں سے بے نیاز رہنا مستحب ہے۔  | ۱۹۵       |
| ۱۶       | بقدر ضرورت روزی پر راضی رہنا اور قناعت کرنا مستحب ہے۔  | ۱۹۶       |
| ۱۷       | صلہ رحمی کرنا مستحب ہے۔  | ۱۹۷       |
| ۱۸       | قطع رحمی کرنے والے رشتہ دار سے بھی صلہ رحمی کرنا مستحب ہے۔   | ۱۹۸       |
| ۱۹       | صلہ رحمی کرنا مستحب ہے اگرچہ تھوڑے سے مال یا صرف سلام و کلام وغیرہ سے ہی کیوں نہ ہو۔   | ۱۹۹       |
| ۲۰       | اللہ و عیال کے خورد و نوش میں وسعت دینا مستحب ہے۔  | ۲۰۰       |
| ۲۱       | اللہ و عیال کے لئے ضروریات زندگی کا انتظام کرنا واجب ہے۔   | ۲۰۱       |
| ۲۲       | جود اور سخاوت کرنا مستحب ہے۔   | ۲۰۱       |
| ۲۳       | (مال کا) خرچ کرنا مستحب ہے اور اسے روکے رکھنا مکروہ ہے۔  | ۲۰۳       |
| ۲۴       | واجبات کی ادائیگی میں بخل کرنا حرام ہے۔  | ۲۰۴       |
| ۲۵       | خرچ اخراجات میں میانہ روی مستحب ہے۔  | ۲۰۴       |
| ۲۶       | جو چیز بدن کی اصلاح کرے اس میں اسراف نہیں ہے۔  | ۲۰۶       |
| ۲۷       | اسراف (فضول خرچی) اور تقیر (کنجوسی) جائز نہیں ہے۔  | ۲۰۷       |
| ۲۸       | مال خرچ کر کے عزت پہنانا مستحب ہے۔   | ۲۰۸       |

| باب نمبر | خلاصہ   | صفحہ نمبر |
|----------|---|-----------|
| ۲۹       | اسراف اور تقیر کی حد کیا ہے؟  | ۲۰۸       |
| ۳۰       | جو شخص بازار میں پھل فروٹ یا اس قسم کی کوئی چیز دیکھے اور باوجود شوق کے خرید نہ سکے تو اس کے لئے صبر و ضبط سے کام لینا مستحب ہے۔                                | ۲۰۹       |
| ۳۱       | مال کو صرف جمع کرنا اور اسے خرچ نہ کرنا جائز نہیں ہے۔   | ۲۱۰       |
|          | <b>کتاب الطلاق</b>  | ۲۱۱       |
|          | <b>﴿مقدمت طلاق اور اس کے شرائط کے ابواب﴾</b>  | ۲۱۲       |
|          | (اس سلسلہ میں کل پینتالیس ابواب ہیں)  |           |
| ۱        | مزاج کے موافق زوجہ کو (بلا وجہ) طلاق دینا مکروہ ہے مگر حرام نہیں ہے۔  | ۲۱۲       |
| ۲        | جو شخص زیادہ طلاقیں دیتا ہو اگر وہ رشتہ طلب کرے تو اسے ٹھکراتا جائز ہے اگرچہ وہ کفو ہو اور انتہائی شریف ہو۔   | ۲۱۳       |
| ۳        | جو عورت مزاج کے موافق نہ ہو اسے طلاق دینا جائز ہے۔  | ۲۱۴       |
| ۴        | ایک مرد کی جانب سے ایک عورت یا متعدد عورتوں کو بار بار طلاق دینا جائز ہے۔   | ۲۱۵       |
| ۵        | جو عورت اپنے شوہر کو ازیت دیتی ہو اس کو طلاق نہ دینا مکروہ ہے۔  | ۲۱۵       |
| ۶        | حاکم وقت پر واجب ہے کہ لوگوں کو سنت کے مطابق طلاق دینے کا حکم دے اور اس کی خلاف ورزی کرنے سے روکے اور ان کو مجبور کرے اگرچہ سیف و سنان کو بھی استعمال کرنا پڑے۔ | ۲۱۵       |
| ۷        | جو طلاق شرعی شرائط کی جامع نہ ہو وہ باطل ہے۔  | ۲۱۶       |
| ۸        | اگر عورت حاملہ نہ ہو۔ اور مدخولہ ہو اور شوہر حاضر بھی ہو تو اس کی طلاق تب صحیح ہوگی کہ وہ طہر میں ہو۔ لہذا حیض و نفاس میں دی گئی طلاق باطل ہے۔                  | ۲۱۸       |
| ۹        | صحیح طلاق کی شرط ہے کہ وہ اس طہر میں دی جائے جس میں شوہر نے مباشرت نہ کی ہو ورنہ طلاق باطل ہوگی۔  | ۲۱۹       |
| ۱۰       | طلاق کی صحت میں دو عادل گواہوں کی موجودگی ضروری ہے ورنہ طلاق باطل ہوگی اور یہ کہ اس سلسلہ میں عورتوں کی گواہی کافی نہیں ہے۔                                     | ۲۲۰       |
| ۱۱       | طلاق کی صحت میں اس کا قصد و ارادہ شرط ہے ورنہ طلاق باطل متصور ہوگی۔   | ۲۲۱       |



| باب نمبر | خلاصہ   | صفحہ نمبر |
|----------|---|-----------|
| ۱۲       | طلاق کی صحت کی ایک شرط یہ ہے کہ طلاق سے پہلے بالفعل عقد نکاح ہو چکا ہو۔ لہذا نکاح سے پہلے طلاق صحیح نہیں ہے۔ اگرچہ وہ نکاح پر معلق ہو۔  | ۲۲۲       |
| ۱۳       | اگر کوئی شخص شادی کے وقت اپنی بیوی سے یہ شرط مقرر کرے کہ اگر اس سے شادی کی یا کوئی کنیز رکھی یا اس سے تعلق تو زنا تو اسے طلاق ہے اگرچہ وہ اس شرط کی خلاف ورزی کرے تاہم طلاق واقع نہ ہوگی۔ | ۲۲۳       |
| ۱۴       | طلاق کے صحیح ہونے کے لئے صیغہ طلاق کا زبانی جاری کرنا شرط ہے۔ لہذا اگر زبانی صیغہ جاری نہ کیا جائے تو صرف تحریر سے طلاق نہیں ہوتی۔  | ۲۲۴       |
| ۱۵       | طلاق اشارہ یا کنایہ جیسے تو خالی ہے یا تو بری ہے، یا تو کئی ہوئی ہے یا تو جدا ہے یا تو علیحدہ ہے اور تو حرام ہے سے نہیں ہوتی (بلکہ صریح صیغہ طلاق کا اجراء ضروری ہے)۔                     | ۲۲۴       |
| ۱۶       | صیغہ طلاق کا بیان۔  | ۲۲۵       |
| ۱۷       | جب عربی میں طلاق دینا مشکل ہو تو ہر زبان میں جائز ہے۔   | ۲۲۶       |
| ۱۸       | اگر طلاق کو کسی شرط پر معلق کیا جائے یا اسے قسم قرار دیا جائے تو اس طرح واقع نہیں ہوتی ہے۔  | ۲۲۷       |
| ۱۹       | گوٹکا آدمی، کنایہ، اشارہ، اور ان افعال و حرکات سے طلاق دے سکتا ہے جن سے یہ مطلب سمجھا جائے بشرطیکہ گواہ وغیرہ دوسرے شرائط موجود ہوں اور اس کا ولی اس کی طرف سے طلاق نہیں دے سکتا۔         | ۲۲۸       |
| ۲۰       | صیغہ طلاق کے سننے میں دو عادل گواہوں کا اکٹھے ہونا شرط ہے۔ اگر الگ ہو جائیں تو طلاق باطل ہوگی اور اگر طلاق دے مگر گواہ مقرر نہ کرے اور دوبارہ کرے تو پہلی طلاق باطل متصور ہوگی۔           | ۲۲۹       |
| ۲۱       | طلاق کی صحت میں یہ شرط نہیں ہے کہ گواہوں سے کہا جائے کہ گواہ بنو۔ بلکہ ان کا صیغہ طلاق کو سن لینا کافی ہے۔  | ۲۳۰       |
| ۲۲       | دو گواہوں کی موجودگی میں دو یا دو سے زائد عورتوں کو طلاق دینا کافی ہے۔ خواہ ایک صیغہ کے ساتھ دی جائے یا دو یا دو سے زیادہ کے ساتھ بشرطیکہ گواہ ہر صیغہ کو سن لیں۔                         | ۲۳۰       |
| ۲۳       | طلاق کی صحت میں یہ شرط نہیں کہ گواہ مرد و عورت کو پہچانتے ہوں۔  | ۲۳۱       |

| باب نمبر | خلاصہ  | صفحہ نمبر |
|----------|--|-----------|
| ۲۴       | جب کوئی مسافر سفر سے واپس آئے اور آتے ہی بیوی کو طلاق دے دے تو وہ اس وقت تک واقع نہیں ہوگی جب تک اسے معلوم نہ ہو جائے کہ وہ حیض سے پاک ہے اور اس نے اس سے مباشرت نہیں کی۔  | ۲۳۱       |
| ۲۵       | غائب شخص کی بیوی، صغیرۃ السن بیوی، غیر مدخولہ بیوی، حاملہ اور یا کنسہ بیوی کو ہر حالت میں طلاق دی جاسکتی ہے۔ اگرچہ حالت حیض میں ہوں یا اس طہر میں جس میں شوہر نے جماعت کی ہو۔  | ۲۳۲       |
| ۲۶       | غائب شوہر ایک ماہ کے بعد ماسوا بعض عورتوں کے اپنی بیوی کو طلاق دے سکتا ہے جبکہ اسے یہ معلوم نہ ہو کہ وہ ہنوز اس طہر میں ہے جس میں اس سے مباشرت کی تھی یا حیض میں ہے؟ اگرچہ فی الواقع ایسا ہی ہو۔   | ۲۳۲       |
| ۲۷       | حاملہ کی علی الاطلاق طلاق جائز ہے۔   | ۲۳۳       |
| ۲۸       | جب کوئی حاضر شخص اپنی زوجہ کی حالت معلوم نہ کر سکتا ہو تو غائب کی طرح ایک ماہ کے بعد اسے طلاق دے سکتا ہے۔  | ۲۳۴       |
| ۲۹       | جو شخص دو بار یا تین بار یا اس سے زیادہ بار طلاق دے اور پھر رجوع نہ کرے تو اگر وہ مقررہ شرائط کے مطابق ہے تو ایک شمار ہوگی ورنہ باطل ہوگی۔   | ۲۳۵       |
| ۳۰       | جب مخالف (مذہب) کا یہ عقیدہ ہو کہ ایک مجلس میں دی ہوئی تین طلاقیں بائن واقع ہو جاتی ہیں یا حیض میں طلاق واقع ہو جاتی ہے یا طلاق کی قسم کھانے سے یا اس قسم کے کسی اور طریقہ سے طلاق واقع ہو جاتی ہے تو قاعدۃ الزام کے تحت اسے پابند کیا جائے گا (اور اسکے مطابق عمل کیا جائے گا)۔ | ۲۳۸       |
| ۳۱       | جس عورت کو سنت کے خلاف طلاق دی جائے اور شرائط کی موجودگی میں اس کے شوہر سے کہا جائے کہ کیا تو نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے؟ اور وہ کہے ہاں۔ تو طلاق صحیح واقع ہو جائے گی۔   | ۲۴۰       |
| ۳۲       | طلاق کے صحیح ہونے کی ایک شرط یہ ہے کہ طلاق دینے والا بالغ ہو۔ پس بچہ کی طلاق صحیح نہیں ہے مگر یہ کہ اس کی عمر دس سال ہو۔   | ۲۴۰       |
| ۳۳       | باپ کیلئے اپنے چھوٹے بچے کا عقد ازدواج تو جائز ہے مگر وہ اس کی طرف سے طلاق نہیں دے سکتا۔   | ۲۴۱       |
| ۳۴       | صحت طلاق کی ایک شرط کامل العقل ہونا بھی ہے لہذا دیوانہ اور ناقص العقل آدمی کی طلاق صحیح نہیں ہے۔   | ۲۴۱       |

| باب نمبر | غلامہ   | صفحہ نمبر |
|----------|---|-----------|
| ۳۵       | دیوانہ کا دی و سر پرست اس کی طرف سے طلاق دے سکتا ہے جبکہ محنوں کی اس میں مصلحت ہو۔  | ۲۳۲       |
| ۳۶       | مخور (نشہ والے آدمی) کی دی ہوئی طلاق باطل ہے۔   | ۲۳۳       |
| ۳۷       | طلاق کی صحت میں ایک شرط یہ ہے کہ طلاق دینے والا اپنے ارادہ و اختیار سے دے لہذا مجبور و کرہ اور مضطر کی طلاق صحیح نہیں ہے۔   | ۲۳۳       |
| ۳۸       | جو شخص قلبی عزم و ارادہ کے بغیر محض گھروالوں کی مداخلت (اور رعایت) کی خاطر طلاق دے تو اس طرح سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔  | ۲۳۴       |
| ۳۹       | طلاق کے واقع ہونے میں بذات خود دینا شرط نہیں ہے بلکہ اس میں وکالت صحیح ہے اور اگر (شوہر) دو آدمیوں کو وکیل بنائے تو پھر کوئی بھی طلاق نہیں دے سکتا۔ بلکہ دونوں کا اکٹھے طلاق دینا صحیح ہے۔  | ۲۳۵       |
| ۴۰       | وہ عورت جس کی (حیض کی کیفیت) مشکوک ہے جو مدخولہ ہو جسے کسی وجہ سے حیض نہیں آتا حالانکہ وہ اس سن و سال میں ہے کہ اسے حیض آنا چاہئے۔ اسے تین ماہ سے پہلے طلاق دینا جائز نہیں ہے۔  | ۲۳۶       |
| ۴۱       | جو شخص اپنی عورت کو (اس کے پاس رہنے یا آزاد ہونے میں) اختیار دے اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی اگرچہ وہ اپنی آزادی کو اختیار بھی کرے۔ ہاں اگر وہ اسے (زوجہ کو) اپنی طلاق میں اپنی طرف سے وکیل بنائے اور وہ مقررہ شرائط کے ساتھ طلاق دے تو پھر جائز ہے۔ | ۲۳۶       |
| ۴۲       | طلاق شوہر کے ہاتھ میں ہے نہ کہ بیوی کے ہاتھ میں اور اگر کوئی شخص عقد کے ضمن میں یہ شرط مقرر کرے کہ طلاق عورت کے ہاتھ میں ہوگی تو یہ شرط باطل ہوگی۔  | ۲۳۸       |
| ۴۳       | جب غلام کی زوجہ آزاد عورت ہو یا کنیز ہو مگر اس کے آقا کی نہ ہو تو پھر طلاق غلام کے ہاتھ میں ہے لیکن اگر اس کی زوجہ اس کے آقا کی کنیز ہو تو پھر تفریق و طلاق آقا کے ہاتھ میں ہے۔   | ۲۳۹       |
| ۴۴       | جب کسی آزاد آدمی کی زوجہ کنیز ہو تو طلاق شوہر کے ہاتھ میں ہوگی نہ کہ آقا کے ہاتھ میں۔   | ۲۵۰       |
| ۴۵       | غلام کے لئے اپنے آقا کی اجازت کے بغیر طلاق دینا جائز نہیں ہے۔   | ۲۵۰       |
| ۴۵       | طلاق کے اقسام اور ان کے احکام کے ابواب ﴿  | ۲۵۱       |
|          | (اس سلسلہ میں کل پینتیس (۳۵) باب ہیں)   |           |
| ۱        | طلاق النہ کی کیفیت اور اس کے جملہ احکام کا بیان۔  | ۲۵۱       |
| ۲        | طلاق عدت (رجعی) کی کیفیت اور اس کے بعض احکام۔   | ۲۵۳       |

| باب نمبر | خلاصہ   | صفحہ نمبر |
|----------|---|-----------|
| ۳        | جو شخص اپنی زوجہ کو تین بار طلاق سنت دے تو وہ اس پر حرام ہو جاتی ہے اور اس وقت تک حلال نہیں ہوتی جب تک ایک اور شخص سے نکاح نہ کرے (اور وہ طلاق نہ دے) اور یہی حکم ہر اس عورت کا ہے جسے تین بار طلاق دی جائے (وہاں بھی محلل کی ضرورت ہے) اور صرف عدت کا گزارنا حرمت کو ختم نہیں کرتا۔ جب تک محلل درمیان میں نہ آئے۔ اور عام طلاق میں نویں بار طلاق دینے سے حرمت ابدی نہیں آتی۔ (بلکہ صرف عدی رجعی میں آتی ہے)۔ | ۲۵۳       |
| ۴        | جس عورت کو تین بار طلاق عدی رجعی دی جائے وہ اس طلاق دینے والے پر محلل کے بغیر حلال نہیں ہوتی اور نویں طلاق کے بعد حرام مؤبد ہو جاتی ہے۔   | ۲۵۶       |
| ۵        | طلاق السنہ (بالمعنی الاخص) کو دوسری اقسام پر ترجیح دینا مستحب ہے۔   | ۲۵۸       |
| ۶        | محلل جس طرح تین طلاقیں کو کالعدم کر دیتا ہے اسی طرح ایک دو طلاقیں کو بھی کالعدم کر دیتا ہے۔   | ۲۵۸       |
| ۷        | محلل میں یہ شرط ہے کہ وہ زوجہ سے دخول کرے۔  | ۲۶۰       |
| ۸        | محلل میں شرط ہے کہ وہ بالغ ہو۔  | ۲۶۱       |
| ۹        | محلل میں عقد دائمی کی شرط ہے عقد متعہ سے مطلقہ حلال نہیں ہوتی۔  | ۲۶۱       |
| ۱۰       | اگر محلل خصی ہو تو اس سے مطلقہ حلال نہیں ہوتی۔  | ۲۶۲       |
| ۱۱       | اگر تین بار کی مطلقہ دعویٰ کرے کہ اس نے محلل سے نکاح کر کے اپنے آپ کو حلال کیا ہے تو اگر وہ قابل وثوق ہے تو اس کی تصدیق کی جائے گی۔   | ۲۶۲       |
| ۱۲       | غلام بھی تین بار کی مطلقہ کا محلل بن سکتا ہے۔   | ۲۶۲       |
| ۱۳       | رجوع کرنے پر گواہ مقرر کرنا واجب نہیں ہیں۔ پس اگر جہالت یا غفلت کی وجہ سے مقرر نہ کئے جائیں تو معلوم ہونے یا متوجہ ہونے کے بعد مقرر کرنا مستحب ہیں۔   | ۲۶۳       |
| ۱۴       | عدت کے اندر طلاق کا انکار کرنا (گویا کہ) رجوع نہ ہے۔ نہ کہ عدت کے بعد۔ اور اگر میاں بیوی میں طلاق کے وقوع یا عدم وقوع کے بارے میں اختلاف ہو جائے تو جو عدت میں اس کے وقوع کا منکر ہے وہ قسم کھائے۔  | ۲۶۴       |
| ۱۵       | اگر (مطلقہ کی) عدت گزر جائے یا عورت کے دوسری جگہ شادی کر لینے کے بعد شوہر دعویٰ کرے کہ اس نے رجوع کر لیا تھا تو اس کا حکم؟ اور اس شخص کا حکم جو رجوع کرنے کو چھپائے اور زوجہ کو اطلاع نہ دے؟ اور اس شخص کا حکم جو پہلے طلاق کو پوشیدہ رکھے اور پھر دعویٰ کرے؟   | ۲۶۴       |

| باب نمبر | خلاصہ   | صفحہ نمبر |
|----------|---|-----------|
| ۱۶       | جو شخص (سابقہ طلاق کی) عدت کے اندر رجوع کئے بغیر طلاق دے وہ طلاق طلاق نہیں ہے۔ ہاں اگر (سابقہ طلاق سے) رجوع کرے اور پھر طلاق دے تو پھر صحیح ہوگی اور عورت آخری طلاق سے عدت گزارے گی۔  | ۲۶۵       |
| ۱۷       | جو شخص طلاق سے رجوع کرے مگر مقاربت کرنے سے پہلے طلاق دے دے تو طلاق عدی صحیح نہ ہوگی   | ۲۶۶       |
| ۱۸       | جماع کے بغیر بھی رجوع ہو سکتا ہے۔ تو رجوع کرنے سے جماع حلال ہو جائے گا اگرچہ کیا عدت کے بعد ہی جائے۔  | ۲۶۶       |
| ۱۹       | جو شخص طلاق کے بعد رجوع تو کرے مگر جماعت نہ کرے اور پھر طلاق دے دے تو یہ طلاق صحیح تو ہوگی مگر عدی نہ ہوگی۔   | ۲۶۷       |
| ۲۰       | حاملہ عورت کو طلاق سنت صرف ایک بار اور طلاق عدی دوسری اور تیسری بار بھی دی جاسکتی ہے جب تک حاملہ ہے اور تیسری طلاق کے بعد حرام ہو جائے گی اور جب تک دوسرے شوہر سے نکاح نہیں کرے گی تب تک پہلے پر حلال نہیں ہوگی۔  | ۲۶۸       |
| ۲۱       | بیمار کا طلاق دینا مکروہ ہے اور اس کا شادی کرنا جائز ہے پس اگر اس نے دخول کیا تو عقد صحیح ہوگا ورنہ باطل متصور ہوگا اور نہ مہر ہوگا نہ وراثت۔   | ۲۶۹       |
| ۲۲       | جب کوئی بیمار اپنی بیوی کو ضرر پہنچانے (اور وراثت سے محروم کرنے) کیلئے طلاق بائن یا طلاق رجعی دے۔ تو اگر (ایک سال تک بھی) شوہر مر گیا تو وہ اس کی وراثت حاصل کرے گی مگر یہ کہ شوہر تندرست ہو جائے یا وہ عقد ثانی کر لے۔ اور اگر مطلقہ مر گئی تو شوہر اس کی وراثت نہیں حاصل کر سکے گی مگر طلاق رجعی میں جبکہ وہ عدت کے اندر مر جائے۔ | ۲۶۹       |
| ۲۳       | مفقود الخمر (گم شدہ) آدمی کی زوجہ کی طلاق اور اس کی عدت اور شادی کا حکم؟  | ۲۷۱       |
| ۲۴       | جس کنیز کو دو بار طلاق دی جائے تو وہ اپنے شوہر پر حرام ہو جاتی ہے۔ اور جب تک کسی اور شخص (محلل) سے نکاح نہ کرے تب تک اس پر حلال نہیں ہوتی اگرچہ اس کا شوہر آزاد آدمی ہو۔  | ۲۷۲       |
| ۲۵       | جب آزاد عورت کو تین طلاقیں دی جائیں تو وہ اپنے شوہر پر حرام ہو جائے گی اور اس وقت تک حلال نہ ہوگی جب تک کسی اور شخص (محلل) سے نکاح نہ کرے اس سے پہلے حرام نہ ہوگی اگرچہ اس کا شوہر غلام ہی ہو۔  | ۲۷۳       |

| باب نمبر | غلامہ   | صفحہ نمبر |
|----------|---|-----------|
| ۲۶       | اگر کسی کنیز کا خاندان اسے دوبار طلاق دے دے اور پھر (فارغ ہونے کے بعد) اسے خرید لے۔ تو اس طرح اس کے ساتھ مباشرت حلال نہ ہوگی جب تک کسی اور شخص (محلل) سے نکاح نہ کرے۔   | ۲۷۴       |
| ۲۷       | جب کسی کنیز کو تین طلاقیں دی جائیں اور پھر اس کا آقا اس سے مباشرت کرے تو وہ اس وقت تک اپنے شوہر پر حلال نہ ہوگی جب تک کسی دوسرے شخص (محلل) سے نکاح نہ کرے۔  | ۲۷۵       |
| ۲۸       | اگر کسی کنیز (زوجہ) کو دو طلاقیں دی جائیں اور پھر وہ آزاد ہو جائے یا اس کا شوہر آزاد ہو جائے یا دونوں آزاد ہو جائیں بہر حال وہ اس وقت تک اپنے شوہر پر حلال نہ ہوگی جب تک کسی دوسرے شخص (محلل) سے نکاح نہیں کرے گی۔ اور اگر اسے ایک طلاق دی جائے اور پھر آزاد ہو جائے تو اس کی آزادی طلاق کو کالعدم نہیں کرے گی۔ | ۲۷۵       |
| ۲۹       | جو آقا اپنی کنیز کو اپنے غلام سے دوبار علیحدہ کر دے پھر وہ اس غلام پر حلال نہیں ہوگی جب تک کسی اور شخص سے نکاح نہ کرے اور اگر آقا اس سے مباشرت کرے تو وہ اس سے غلام پر حلال نہیں ہوگی۔  | ۲۷۶       |
| ۳۰       | مرد آدمی کی زوجہ کا حکم؟  | ۲۷۷       |
| ۳۱       | مشرک آدمی کے اپنی مشرکہ بیوی کو طلاق دینے کا حکم؟   | ۲۷۷       |
| ۳۲       | ایک شخص کسی عورت سے (یکے بعد دیگرے) تین بار متعہ کرتا ہے تو وہ اس پر حرام نہیں ہوتی تاکہ دوسرے شوہر سے نکاح کرے اور نہ ہی نوین بار حرام مؤبد ہوتی ہے اور یہی حکم اس عورت کا ہے جس سے مملوکہ ہونے کی بنا پر مقاربت کی جائے۔  | ۲۷۷       |
| ۳۳       | بائن طلاق کے اقسام۔ ان کے علاوہ جو طلاق ہے وہ رجعی ہے۔  | ۲۷۸       |
| ۳۴       | جب مطلقہ کو اپنے پاس رکھنے کا ارادہ نہ ہو بلکہ پھر طلاق دینے کا ارادہ ہو تو پھر رجوع کرنا مکروہ ہے۔   | ۲۷۸       |
| ۳۵       | اگر غلام بھاگ جائے اور پھر لوٹ آئے تو اس کا حکم؟  | ۲۷۹       |
| ۳۸۰      | <b>﴿ عدتوں کے ابواب ﴾</b><br>(اس سلسلہ میں کل پچپن (۵۵) باب ہیں)  | ۲۸۰       |
| ۱        | وہ مطلقہ جو مدخلہ نہیں ہے اس پر کوئی عدت نہیں ہے اور نہ ہی اس کا شوہر رجوع کر سکتا ہے۔ بلکہ وہ طلاق کے بعد اسی وقت دوسری جگہ شادی کر سکتی ہے۔   | ۲۸۰       |

| باب نمبر | خلاصہ  | صفحہ نمبر |
|----------|--|-----------|
| ۲        | جب نو (۹) سال سے کم عمر لڑکی کو طلاق دی جائے تو اگرچہ وہ مدخلہ ہو۔ مگر اس کی کوئی عدت نہیں ہے۔ اور نہ شوہر کو رجوع کرنے کا حق ہے۔ چاہے تو اسی وقت عقد وازدواج کر سکتی ہے۔  | ۲۸۱       |
| ۳        | جب یا نہ عورت کو طلاق دی جائے تو اگرچہ وہ مدخلہ ہو اس پر کوئی عدت نہیں۔ اور وہ اسی وقت عقد وازدواج کر سکتی ہے اور اس کی حد قریشہ و نبطیہ میں ساٹھ سال اور دوسری عام عورتوں میں پچاس ہے۔                          | ۲۸۲       |
| ۴        | مستزایہ اور اس جیسی دوسری عورتوں کی عدت کا بیان۔   | ۲۸۲       |
| ۵        | استحاضہ والی عورت (عدت کے سلسلہ میں) اپنی عادت کی طرف یا پھر تمیز کی طرف رجوع کرے گی اور اگر وہ نہ ہوئی پھر اپنی خاندانی عورتوں کی عادت کی طرف رجوع کرے گی اور اگر ان میں اختلاف ہو تو پھر تین ماہ عدت گزارے گی۔ | ۲۸۵       |
| ۶        | جو عورت طہر کے لحاظ سے عدت گزارتی تھی۔ جب اسے ایک بار حیض آئے اور اس کے بعد یا نہ ہو جائے تو وہ مزید دو ماہ گزار کر عدت مکمل کرے گی۔   | ۲۸۵       |
| ۷        | (حاملہ ہونے کا) شک تب ثابت ہوتا ہے کہ جب طہر کی مدت ایک ماہ سے زائد ہو جائے۔   | ۲۸۶       |
| ۸        | طلاق خلع بائن ہے اس میں شوہر کو رجوع کرنے کا حق نہیں۔ مگر جب عورت اپنا مال واپس لے لے اور وہ عدت گزارے گی اور یہی حکم طلاق مہارات کا ہے۔   | ۲۸۶       |
| ۹        | جب حاملہ عورت کو طلاق دی جائے تو اس کی عدت وضع حمل ہے۔ اگرچہ اسی وقت اس کا حمل وضع ہو جائے۔ اور بعض مستثنیٰ صورتوں کے علاوہ اس کے شوہر کو صرف وضع حمل سے پہلے رجوع کا حق ہے۔                                     | ۲۸۶       |
| ۱۰       | جس مطلقہ کے پیٹ میں دو جڑواں بچے ہوں اگرچہ پہلے بچے کی ولادت کے ساتھ وہ علیحدہ تو ہو جاتی ہے (اس کی عدت ختم ہو جاتی ہے) مگر جب تک دوسرا بچہ پیدا نہ ہو تب تک عقد جدید نہیں کر سکتی۔                              | ۲۸۸       |
| ۱۱       | جب حاملہ (مطلقہ) عورت کا وضع حمل ہو جائے خواہ تام الخلقہ ہو یا ناقص بلکہ اگرچہ گوشت کا لوتھڑا ہو تو اس کی عدت ختم ہو جائے گی۔  | ۲۸۸       |

| باب نمبر | خلاصہ   | صفحہ نمبر |
|----------|---|-----------|
| ۱۲       | جب عورت مستقیمہ حیض ہو (اسے خون حیض صحیح طریقہ سے آتا ہو) تو اس کی عدت تین طہر ہے۔  | ۲۸۸       |
| ۱۳       | اس (مطلقہ) عورت کی عدت کا بیان جسے ہر دو ماہ یا تین ماہ میں ایک بار حیض آتا ہے؟   | ۲۸۹       |
| ۱۴       | عدت کے سلسلہ میں قرء سے مراد طہر ہوتا ہے۔   | ۲۹۰       |
| ۱۵       | جو مطلقہ عورت طہروں کے اعتبار سے عدت گزار رہی ہے تیسرے حیض میں داخل ہوتے ہی اس کی عدت ختم ہو جاتی ہے جبکہ پہلا حیض طلاق کے کچھ دیر بعد شروع ہوا ہو۔                                       | ۲۹۱       |
| ۱۶       | جو مطلقہ عورت طہروں کے لحاظ سے عدت گزار رہی ہے وہ جب تیسرے حیض کا خون دیکھے تو کراہت کے ساتھ شادی کر سکتی ہے مگر اس کے لئے پاک ہونے تک شوہر کو اپنے اوپر قدرت دینا جائز نہیں ہے۔          | ۲۹۳       |
| ۱۷       | اس صورت کا حکم جب عادت سے پہلے حیض آجائے؟   | ۲۹۴       |
| ۱۸       | جس عورت کو رجعی طلاق دی جائے اس کے لئے واجب ہے کہ ایام عدت شوہر کے گھر میں گزارے۔ اور شوہر کی اجازت کے بغیر باہر نہ نکلے۔ اور جب تک کوئی فاحشہ (زنا) نہ کرے تب تک اسے باہر نہ نکالا جائے۔ | ۲۹۴       |
| ۱۹       | رجعی طلاق والی عورت جب کسی (عزیز) سے ملنا چاہے تو اس کے لئے نصف شب کے بعد گھر سے باہر نکلنا جائز ہے۔ اس سے پہلے اور دن میں جائز نہیں ہے۔  | ۲۹۵       |
| ۲۰       | طلاق رجعی والی عورت کو نان و نفقہ اور مکان مہیا کرنا واجب ہے۔ طلاق بائن کو نہ!  | ۲۹۵       |
| ۲۱       | طلاق رجعی والی عورت کو اپنے خاوند کے لئے زیب و زینت کرنا مستحب ہے اور اس پر سوگواری ظاہر کرنا واجب نہیں ہے۔   | ۲۹۶       |
| ۲۲       | رجعی طلاق والی عورت کیلئے شوہر کی اجازت کے بغیر مستحیج کرنا جائز نہیں ہے ہاں البتہ واجبی حج اجازت کے بغیر بھی کر سکتی ہے۔ اور طلاق بائن میں بھی واجبی اور مستحیج حج کا یہی حکم ہے۔        | ۲۹۷       |
| ۲۳       | جب طلاق رجعی والی عورت کوئی ”فاحشہ مبینہ“ بجالائے تو اسے گھر سے باہر نکالنا جائز ہے۔ اور اس فاحشہ کی تفسیر؟   | ۲۹۷       |
| ۲۴       | جب کوئی عورت دعویٰ کرے کہ اس کی عدت ختم ہو گئی ہے اور یہ بات ممکن بھی ہو تو اسے قبول کیا جائے گا۔   | ۲۹۸       |



| باب نمبر | خلاصہ   | صفحہ نمبر |
|----------|---|-----------|
| ۲۵       | اس مطلقہ عورت کی عدت جسے حمل کا شک ہو؟  | ۲۹۸       |
| ۲۶       | مطلقہ عورت اس دن سے عدت گزارے گی جب اسے طلاق دی جائے۔ نہ اس دن سے جب اسے اطلاع دی جائے۔ ہاں البتہ اگر اسے یہ علم نہ ہو کہ اسے کب طلاق ملی ہے تو پھر اس دن سے گزارے گی جس دن اسے علم ہوگا۔   | ۲۹۹       |
| ۲۷       | جب کسی عورت کو عدت گزار جانے کے بعد طلاق کا علم ہو تو اس پر (نئی) عدت نہیں ہے۔  | ۳۰۰       |
| ۲۸       | جس عورت کا شوہر مر جائے وہ اس دن سے عدت گزارنے کا آغاز کرے گی جب اسے اس کی موت کی اطلاع ملے گی اگرچہ اس کی موت کو کئی سال گزر گئے ہوں۔  | ۳۰۰       |
| ۲۹       | عدت وفات میں عورت پر سوگ منانا یعنی زیب و زینت اور خوشبو وغیرہ ترک کرنا واجب ہے۔  | ۳۰۲       |
| ۳۰       | وفات کی عدت چار ماہ اور دس دن ہے۔   | ۳۰۳       |
| ۳۱       | جو بیوہ حاملہ ہو اس کی عدت وضع حمل اور چار ماہ دس دن میں سے جو زیادہ ہوگی وہ ہوگی۔  | ۳۰۵       |
| ۳۲       | بیوہ کیلئے عدت کے دوران نان و نفقہ اور سکونت مکان مہیا کرنا ثابت نہیں ہے۔ لہذا وہ جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے۔   | ۳۰۶       |
| ۳۳       | بیوہ عورت حج کی ادائیگی، حقوق کی ادائیگی، اپنے شوہر کے جنازہ میں شرکت اور اس کی قبر کی زیارت کرنے اور دیگر ضروری کاموں کی انجام دہی کیلئے جاسکتی ہے۔  | ۳۰۶       |
| ۳۴       | وفات کی عدت گزارنے میں ایک مکان کی کوئی شرط نہیں ہے۔ اور اپنے گھر کے علاوہ دوسری جگہ شب باشی کا حکم؟  | ۳۰۷       |
| ۳۵       | غیر مدخولہ بیوہ پر بھی عدت وفات واجب ہے۔  | ۳۰۸       |
| ۳۶       | جب طلاق رجعی کے دوران شوہر مر جائے تو عورت پر عدت وفات واجب ہے۔ اور اس دوران جب کوئی ایک فریق مر جائے تو وراثت بھی ثابت ہوتی ہے اور طلاق بائن والی عورت کا حکم؟   | ۳۰۸       |
| ۳۷       | جو کوئی شخص (غلطی سے) کسی شوہر دار عورت سے شادی کر کے مباشرت کرے اس پر حق مہر کی ادائیگی لازم ہوگی اور عورت اس پر حرام مؤبد ہو جائے گی اور دوسرے شخص کی عدت گزار کر اپنے پہلے شوہر کی طرف لوٹ جائے گی اور اگر دو شخص عورت کے ہاں جھوٹی گواہی دیں (کہ اس کا خاوند مر گیا ہے یا اس نے اسے طلاق دے دی ہے) تو وہ حق مہر کے ضامن ہوں گے۔ | ۳۱۰       |

| باب نمبر | خلاصہ  | صفحہ نمبر |
|----------|--|-----------|
| ۳۸       | جب کسی عورت کو یہ اطلاع ملے کہ اس کا شوہر مر گیا ہے یا اس نے طلاق دے دی ہے۔ اور وہ عقد ثانی کرے اور بعد ازاں وہ آجائے اور کہے کہ اس نے کوئی طلاق نہیں دی پھر اسے دونوں خاوند چھوڑ دیں تو اس کے لئے ایک ہی عدت کافی ہے۔ | ۳۱۱       |
| ۳۹       | جب کوئی خفیہ خاوند (کسی طرح) عورت سے دخول کرے اور پھر اسے طلاق دے تو عورت پر عدت واجب ہے۔  | ۳۱۱       |
| ۴۰       | کنیز کی عدت دو طہر ہے اگرچہ اس کا خاوند آزاد ہو۔ اور اگر اسے حیض نہ آتا ہو جبکہ وہ اس سن و سال میں ہے کہ اسے حیض آنا چاہئے تو پھر اس کی عدت پینتالیس دن ہے۔  | ۳۱۲       |
| ۴۱       | آزاد عورت کی عدت تین طہر یا تین ماہ ہے اگرچہ اس کا شوہر غلام ہو۔   | ۳۱۳       |
| ۴۲       | کنیز کی عدت وفات آزاد عورت کی طرح چار ماہ اور دس دن ہے ہاں فرق صرف اس قدر ہے کہ کنیز پر سوگ لازم نہیں ہے اور اسی طرح اپنے آقا کی وفات پر بھی سوگ نہیں ہے۔  | ۳۱۳       |
| ۴۳       | جب کسی کنیز کا مالک اس سے مباشرت کرے اور پھر اسے آزاد کر دے اور وہ کسی اور شخص سے عقد و ازدواج کرنا چاہے تو اس پر آزاد عورت والی عدت کا گزارنا واجب ہے۔  | ۳۱۴       |
| ۴۴       | زانیہ عورت (زنا کے بعد) جب زانی یا کسی اور سے نکاح کرنا چاہے تو اس پر عدت گزارنا واجب ہے۔  | ۳۱۵       |
| ۴۵       | طلاق اور (شوہر کی) موت کے سلسلہ میں ذمیہ عورت کی عدت کنیز جیسی ہے اور اگر عدت کے دوران مسلمان ہو جائے تو پھر آزاد عورت والی ہے۔  | ۳۱۶       |
| ۴۶       | جب کوئی شوہر دار مشرکہ عورت اسلام لائے تو اس پر آزاد عورت کی طرح عدت گزارنا واجب ہے۔   | ۳۱۷       |
| ۴۷       | جس شخص کی زوجیت میں چار عورتیں ہوں اور وہ ان میں سے ایک کو رجعی طلاق دے دے تو جب تک اس مطلقہ کی عدت ختم نہ ہو جائے تب تک کسی اور عورت سے شادی نہیں کر سکتا اور اگر غائب ہے تو نو ماہ تک صبر کرے گا۔                    | ۳۱۷       |
| ۴۸       | جو شخص اپنی بیوی کو رجعی طلاق دے تو جب تک اس کی عدت ختم نہ ہو جائے تب تک اس کی بہن سے شادی نہیں کر سکتا اور یہی حکم متعہ کا ہے۔ ہاں البتہ طلاق بائن اور وفات کی عدت کے دوران جائز ہے۔                                  | ۳۱۸       |

| باب نمبر | خلاصہ   | صفحہ نمبر |
|----------|---|-----------|
| ۴۹       | جب حاملہ عورت کا وضع حمل ہو جائے تو وہ نکاح کر سکتی ہے مگر جب تک اس کا تنفاس ختم نہ ہو جائے تب تک شوہر کو تکمین دینا جائز نہیں ہے۔                            | ۳۱۸       |
| ۵۰       | اگر کوئی (مطلقہ) کثیر عدت رجعی کے اندر آزاد ہو جائے تو از سر نو آزاد عورت والی عدت گزارے گی۔ اور اگر طلاق بائن میں آزاد ہو تو پھر کثیر والی عدت پوری کرے گی۔  | ۳۱۹       |
| ۵۱       | جب مدخولہ مدبرہ کثیر کا مالک فوت ہو جائے تو وہ چار ماہ اور دس دن تک عدت گزارے گی۔   | ۳۲۰       |
| ۵۲       | جب متعہ والی بیوی کا شوہر فوت ہو جائے تو اس کی عدت چار ماہ اور دس دن ہے خواہ عورت آزاد ہو یا کثیر ہاں البتہ سوگ صرف آزاد عورت پر ہے۔                          | ۳۲۰       |
| ۵۳       | جب متعہ کی مدت ختم ہو جائے تو دو طہر اور اگر اسے حیض نہ آتا ہو جبکہ حیض آنے کے سن و سال میں ہو تو پھر بیٹا لیس دن ہے۔   | ۳۲۱       |
| ۵۴       | جو کثیر خریدی جائے یا قیدی بنائی جائے یا فروخت کی جائے تو ایک حیض کے ساتھ اس کا استبراء کرنا واجب ہے اور استبراء کے احکام اور کثیروں کی تعداد کا بیان۔        | ۳۲۱       |
| ۵۵       | عدت طلاق والی عورت کے لئے کسی ضروری کام کے لئے گھر سے باہر نکلنا جائز ہے اور عدت کے اندر اشارۃً یا صراحتہً نفقہ طلب کرنے کا حکم؟                              | ۳۲۲       |
| ۳۲۳      | <b>﴿ طلاق خلع اور مبارات کا بیان ﴾</b><br>(اس سلسلہ میں کل چودہ (۱۴) باب ہیں)   |           |
| ۱        | اس وقت تک طلاق خلع اور شوہر کے لئے معاوضہ لینا جائز نہیں ہے جب تک عورت کی ناپسندیدگی ظاہر نہ ہو۔  | ۳۲۳       |
| ۲        | عورت کو ضرر و زیاں پہنچانا تاکہ وہ فدیہ دے کر طلاق لینے پر مجبور ہو جائے جائز نہیں ہے۔ اور بحالت اختیار عورت کے لئے خلع اور طلاق کا مطالبہ کرنا جائز نہیں ہے۔ | ۳۲۴       |
| ۳        | خلع والی عورت اس وقت تک بائن نہیں ہوتی جب تک اس کے پیچھے طلاق نہ دی جائے۔   | ۳۲۵       |
| ۴        | خلع میں شوہر کیلئے زومر سے زیادہ معاوضہ لینا جائز ہے مگر مبارات میں ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔   | ۳۲۶       |
| ۵        | طلاق خلع بائن ہے جس میں رجوع نہیں ہے۔ مگر اس وقت جب عورت ادا کردہ معاوضہ واپس لے لے۔ اور ان میں سے ایک عدت کے اندر مر جائے تو بائیں وراثت بھی نہیں ہے۔        | ۳۲۷       |

| باب نمبر | خلاصہ   | صفحہ نمبر |
|----------|---|-----------|
| ۶        | خلع و مبارات میں دو گواہوں کے علاوہ عورت کا ایسے طہر میں ہونا ضروری ہے جس میں شوہر نے مقاربت نہ کی ہو یا پھر حاملہ ہو۔  | ۳۲۸       |
| ۷        | جب خلع والی عورت اپنا ادا کردہ معاوضہ واپس لے لے تو پھر طلاق رجعی بن جاتی ہے اور شوہر کے لئے رجوع کرنا جائز ہو جاتا ہے اور یہی حکم مبارات کا ہے۔  | ۳۲۸       |
| ۸        | مبارات اس وقت واقع ہوتی ہے جب میاں بیوی دونوں ایک دوسرے کو ناپسند کرتے ہوں۔   | ۳۲۹       |
| ۹        | طلاق مبارات بائن ہے جس میں اس وقت تک رجوع نہیں ہو سکتا جب تک عورت معاوضہ واپس نہ لے اور اس میں میراث بھی نہیں ہے۔   | ۳۳۰       |
| ۱۰       | خلع و مبارات والی عورت پر مطلقہ عورت کی طرح عدت گزارنی واجب ہے۔   | ۳۳۰       |
| ۱۱       | خلع میں بطور متع کچھ مال دینا ثابت نہیں ہے۔   | ۳۳۱       |
| ۱۲       | خلع والی عورت کا شوہر عدت گزرنے سے پہلے اس کی بہن سے شادی کر سکتا ہے۔   | ۳۳۱       |
| ۱۳       | خلع والی عورت کیلئے نہ نان و نفقہ ہے اور نہ سکونت کی سہولت۔   | ۳۳۲       |
| ۱۴       | مبارات میں یہ شرط نہیں ہے کہ وہ حاکم وقت کے پاس واقع ہو۔  | ۳۳۲       |
| ۳۳۳      | <b>﴿ ظہار کے ابواب ﴾</b><br>(اس سلسلہ میں کل اکیس (۲۱) باب ہیں)   |           |
| ۱        | جو شخص مقررہ شرائط کے ساتھ اپنی بیوی سے کہے کہ ”انت علی کظہر امنی“ (تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی مانند ہے) تو اس سے مباشرت کرنا حرام ہو جاتی ہے اور جب تک کفارہ ادا نہ کرے تب تک حلال نہیں ہوتی۔ اور ظہار کرنا حرام ہے۔ | ۳۳۳       |
| ۲        | ظہار واقع نہیں ہوتا مگر اس طہر میں جس میں مقاربت نہ کی ہو اور وہ بھی دو عادل گواہوں کی موجودگی میں جبکہ شوہر عاقل، بالغ اور بااختیار ہو۔  | ۳۳۵       |
| ۳        | قصد اور ارادہ کے بغیر ظہار واقع نہیں ہوتی۔  | ۳۳۵       |
| ۴        | اگر کوئی شخص ظہار کے قصد سے اپنی بیوی کو محارم میں سے کسی ایک کے ساتھ تشبیہ دے دے تو بیوی اس پر حرام ہو جائے گی اور کفارہ کے بغیر حلال نہ ہوگی۔   | ۳۳۶       |
| ۵        | شادی سے پہلے ظہار واقع نہیں ہوتی۔   | ۳۳۶       |

| باب نمبر | خلاصہ  | صفحہ نمبر |
|----------|--|-----------|
| ۶        | قسم کے ارادہ یا کسی غیر کو خوش کرنے کے ارادہ سے ظہار واقع نہیں ہوتی۔   | ۳۳۶       |
| ۷        | غصہ کی حالت میں اور دوسرے کو نقصان پہنچانے کی صورت میں ظہار واقع نہیں ہوتی۔  | ۳۳۸       |
| ۸        | دخول سے پہلے ظہار واقع نہیں ہو سکتی۔   | ۳۳۸       |
| ۹        | جو شخص بیوی سے کہے تو میری ماں کی پشت کی مانند ہے۔ یا ظہار کے ارادہ سے اسکے کسی اور عضو سے تشبیہ دے جیسے تو اسکے ہاتھ کی طرح یا پاؤں وغیرہ کی مانند ہے۔ اس سے ظہار واقع ہو جائے گی۔  | ۳۳۸       |
| ۱۰       | جب ظہار کرنے والا شخص مباشرت کرنا چاہے تو کفارہ واجب ہوگا۔ مگر وہ مستقر نہیں ہوگا۔ لہذا اگر شوہر نے بیوی کو طلاق دے دی تو ساقط ہو جائے گا۔ اور اگر رجوع کر کے مباشرت کرنا چاہی تو پھر واجب ہو جائے گا اور اگر عدت ختم ہو گئی اور بعد ازاں از سر نو نکاح کرنا چاہا تو پھر واجب نہیں ہوگا۔ | ۳۳۹       |
| ۱۱       | عورت آزاد ہو یا کنیز نیز زوجہ ہو یا مملوکہ ہر حال اس سے ظہار واقع ہو جاتی ہے۔  | ۳۴۰       |
| ۱۲       | ظہار آزاد بھی کر سکتا ہے اور غلام بھی ہاں فرق اس قدر ہے کہ غلام پر روزوں کے کفارہ کا نصف (صرف ایک ماہ) ہے۔ باقی غلام آزاد کرنا یا کھانا کھلانا نہیں ہے۔  | ۳۴۱       |
| ۱۳       | جو شخص ایک عورت سے کئی بار ظہار کرے اس پر ہر ظہار کی وجہ سے علیحدہ کفارہ واجب ہوگا۔  | ۳۴۱       |
| ۱۴       | جو شخص کئی بیویوں سے ظہار کرے تو ہر بیوی کے لئے علیحدہ علیحدہ کفارہ ادا کرنا پڑے گا اگرچہ ایک ہی جملہ کے ساتھ کرے۔   | ۳۴۲       |
| ۱۵       | جو شخص ظہار کا کفارہ ادا کرنے سے پہلے جانتے ہوئے مجامعت کرے تو اس پر ایک اور کفارہ واجب ہے اور اس کے ادا کئے بغیر مباشرت جائز نہ ہوگی۔   | ۳۴۳       |
| ۱۶       | ظہار کو کسی شرط پر معلق کرنا جائز ہے اور وہ شرط مقاربت بھی ہو سکتی ہے اور اس صورت میں جب تک وہ شرط حاصل نہ ہوگی تب تک ظہار واقع نہ ہوگی۔   | ۳۴۴       |
| ۱۷       | جب (ظہار والی) عورت اپنا معاملہ حاکم کے پاس لے جائے تو وہ شوہر کو اگر وہ طلاق نہ دے دے تو اس کو کفارہ ادا کر کے مقاربت کرنے پر مجبور کرے گا۔ بشرطیکہ وہ ادائیگی کی طاقت رکھتا ہو۔ اور طاقت نہ رکھنے کی صورت میں مجبور نہیں کر سکتا۔  | ۳۴۶       |
| ۱۸       | ظہار کرنے والے شخص کو کفارہ ادا کرنے اور مباشرت کرنے یا طلاق دینے پر مجبور نہیں جاسکتا۔ مگر مرافعہ کے تین ماہ کے بعد اور کفارہ کی اقسام و احکام کا بیان؟   | ۳۴۶       |

| باب نمبر | خلاصہ   | صفحہ نمبر |
|----------|---|-----------|
| ۱۹       | ایلاء اور ظہار کے اکٹھا جمع ہو جانے کا حکم؟   | ۳۳۷       |
| ۲۰       | طلاق پر ظہار اور ظہار پر طلاق واقع نہیں ہو سکتی۔  | ۳۳۷       |
| ۲۱       | اگر عورت مرد سے ظہار کرے تو وہ واقع نہیں ہوتی۔  | ۳۳۷       |
| ۳۳۸      | ﴿ ایلاء اور کفارات کے ابواب ﴾<br>(اس سلسلہ میں کل تیرہ (۱۳) باب ہیں)  |           |
| ۱        | ایلاء قسم کے بغیر واقع نہیں ہوتی۔ اگر چہ ایک سال یا اس سے زائد عرصہ تک عورت سے بائیکاٹ کرے اور (ایلاء کرنے کے بعد) چار ماہ گزرنے کے بعد اگر عورت صبر نہ کرے تو شوہر کو مقاربہ کرنے یا طلاق دینے پر مجبور کیا جائے گا۔ | ۳۳۸       |
| ۲        | چار ماہ یا اس کے بعد بھی جب بیوی خاموش رہے اور مرافعہ نہ کرے تو ایلاء کرنے والے پر کوئی گناہ نہیں ہے۔   | ۳۳۹       |
| ۳        | ایلاء لفظ اللہ یا اس کے خصوصی اسماء کے بغیر واقع نہیں ہوتی۔   | ۳۳۹       |
| ۴        | اصلاح کی نیت سے ایلاء واقع نہیں ہوتی۔ بلکہ ضرر پہنچانے کی قصد سے واقع ہوتی ہے۔  | ۳۵۰       |
| ۵        | ایلاء اس وقت واقع ہوتی ہے کہ جب چار ماہ سے زائد عرصہ کے لئے یا علی الاطلاق مباشرت نہ کرنے کی قسم کھائی جائے۔  | ۳۵۰       |
| ۶        | ایلاء نہیں ہوتی مگر دخول کے بعد۔  | ۳۵۱       |
| ۷        | کنیز سے ایلاء واقع نہیں ہوتی۔   | ۳۵۱       |
| ۸        | ایلاء کرنے والے کو چار ماہ کے بعد نہ کہ پہلے اور وہ بھی تب کہ جب بیوی مرافعہ کرے کھڑا کیا جائے گا اور عورت چار ماہ کے بعد جس قدر بھی تاخیر کرے اسے مرافعہ کرنے کا بہر حال حق حاصل ہے اور مرد کو کھڑا کرنا لازم ہے۔    | ۳۵۱       |
| ۹        | ایلاء کرنے والے کو (چار ماہ کی) مدت کے بعد مجبور کیا جائے گا کہ یا اپنی قسم سے باز آئے یا طلاق دے۔ اور جبراً طلاق واقع نہیں ہوتی مگر مرافعہ کے بعد۔   | ۳۵۳       |
| ۱۰       | ایلاء کرنے والے شخص کو طلاق رجعی یا بائن دینے کا حق حاصل ہے لیکن ہر صورت طلاق کے شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔   | ۳۵۳       |

| باب نمبر | خلاصہ  | صفحہ نمبر |
|----------|--|-----------|
| ۱۱       | ایلاء کرنے والا جب مقررہ مدت (چار ماہ) کے بعد طلاق دینے سے انکار کر دے اور قسم سے باز بھی نہ آئے تو امام اسے قید کرے گا اور خورد و نوش میں اس پر سختی کرے گا اور اگر پھر بھی انکار کرے تو امام اسے قتل کر سکتے ہیں۔                  | ۳۵۵       |
| ۱۲       | ایلاء کرنے والا شخص اگر طلاق دے دے تو عورت پر عدت گزارنا واجب ہے۔ اور اگر باز آ جائے تو اس پر قسم کا کفارہ ادا کرنا واجب ہے۔   | ۳۵۵       |
| ۱۳       | اس صورت کا حکم کہ جب عورت دعویٰ کرے کہ اس کا شوہر اس سے مباشرت نہیں کرتا اور مرد کہے کہ وہ کرتا ہے؟  | ۳۵۶       |
| ۳۵۷      | ﴿ کفاروں کے ابواب ﴾<br>(اس سلسلہ میں کل ستیس (۳۷) باب ہیں)   |           |
| ۱        | ظہار میں کفارہ مرتبہ واجب ہے۔ یعنی پہلے تو ایک غلام آزاد کرے گا اور اگر اس سے عاجز ہو تو پھر دو ماہ مسلسل روزے رکھے گا۔ اور اگر اس سے بھی عاجز ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے گا۔ عام اس سے کہ ظہار آزاد عورت سے کرے یا کنیر سے؟ | ۳۵۷       |
| ۲        | جس شخص پر ظہار یا ماہ رمضان کے روزوں کا کفارہ واجب ہو اور وہ ادا نہ کر سکے تو کوئی دوسرا شخص ادا کر دے تو کافی ہے اور وہ شخص اور اس کے اہل و عیال مستحق ہوں تو اس دوسرے شخص کے ادا کردہ کفارہ سے کھا سکتے ہیں۔                       | ۳۵۸       |
| ۳        | مسلسل دو ماہ کے روزوں میں ایک ماہ اور ایک دن کا روزہ مسلسل رکھنا اور باقی دنوں کا متفرق طور پر رکھنا کافی ہے اور اس سے کمتر رکھنا کافی نہیں ہے۔ اور کفارہ کا روزہ سفر اور مرض میں رکھنا جائز نہیں ہے۔                                | ۳۵۹       |
| ۴        | جس شخص پر مسلسل دو ماہ کے روزے رکھنا واجب ہوں وہ ماہ شعبان سے ان کے رکھنے کا آغاز نہیں کر سکتا۔ مگر یہ کہ اس سے پہلے (رجب کے بھی) کچھ رکھے اگرچہ ایک دن ہو۔  | ۳۵۹       |
| ۵        | جو شخص (کفارہ) کے روزے رکھنا شروع کر دے اور اس اثنا میں غلام آزاد کرنے پر قادر ہو جائے تو اس کے لئے روزوں کا مکمل کرنا جائز ہے اور (اگر روزے چھوڑ کر) غلام آزاد کرے تو یہ مستحب ہے۔ اور غلام پر ظہار کا کفارہ صرف ایک ماہ ہے۔        | ۳۶۰       |

| باب نمبر | خلاصہ  | صفحہ نمبر |
|----------|--|-----------|
| ۶        | ہر وہ شخص جو کوئی کفارہ ادا کرنے سے عاجز ہو اس کے لئے استغفار کرنا کافی ہے۔ اور اس سلسلہ میں ظہار کا حکم؟  | ۳۶۰       |
| ۷        | ظہار کے کفارہ میں ایک مسلمان غلام بچہ کا آزاد کرنا کافی ہے۔ اور یہی حکم قسم کے کفارہ کا ہے۔ مگر قتل کے کفارہ میں بچہ کا آزاد کرنا کافی نہیں ہے اور مومن غلام سے مراد وہ غلام ہے جو امانت (امراہل بیت) کا قائل ہو۔                            | ۳۶۱       |
| ۸        | جو شخص ظہار کا کفارہ ادا کرنے سے عاجز ہو اس کے لئے اٹھارہ روزے رکھنا کافی ہے۔  | ۳۶۲       |
| ۹        | جو شخص اپنے غلام کو مدبر بنائے (اس سے یہ طے کرے کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہوگا) پھر مر جائے اور غلام خود بخود آزاد ہو جائے وہ اس کے کفارہ سے کفایت نہ کرے گا۔  | ۳۶۲       |
| ۱۰       | قتل خطاء میں کفارہ مرتبہ واجب ہے۔ خواہ اس کی دیت لی جائے یا معاف کیا جائے اور خواہ مقتول آزاد ہو اور خواہ غلام۔  | ۳۶۳       |
| ۱۱       | جب کوئی حاملہ عورت ایسی دوا پئے جس سے حمل سقط ہو جائے تو اس پر کفارہ واجب ہے۔  | ۳۶۳       |
| ۱۲       | قسم کی خلاف ورزی کرنے پر کفارہ بخیرہ مرتبہ واجب ہوتا ہے جو یہ ہے (پہلے) دس مسکینوں کو کھانا کھلائے یا دس مسکینوں کو کپڑا پہنائے یا ایک غلام آزاد کرے۔ اور جو اس طرح نہ کر سکے وہ مسلسل تین روزے رکھے اور جو یہ بھی نہ کر سکے وہ استغفار کرے۔ | ۳۶۴       |
| ۱۳       | کفارہ میں غلام آزاد کرنے، مسکینوں کو کھانا کھلانے اور ان کو کپڑا پہنانے سے عاجز ہونے کی حد کیا ہے؟   | ۳۶۵       |
| ۱۴       | (مسکینوں کو) کھانا کھلانے میں ہر مسکین کیلئے ایک مد کافی ہے اور مستحب یہ ہے کہ دو مد ہوں اور اس کے ساتھ کھانے کی کسی چیز کا بھی اہتمام کیا جائے جو کمترین نمک ہے اور اعلیٰ ترین گوشت ہے۔   | ۳۶۶       |
| ۱۵       | کفارہ میں ہر مسکین کو ایک کپڑا دینا واجب ہے اور دو کپڑے مستحب ہیں۔   | ۳۶۷       |
| ۱۶       | جس شخص کو مقررہ تعداد سے کم مسکین دستیاب ہوں تو وہ ایک مسکین کو کئی مسکینوں کا حصہ دے دے یہاں تک کہ تعداد مکمل ہو جائے اور اگر پوری تعداد میسر ہو تو پھر ایسا کرنا کافی نہیں ہے۔   | ۳۶۸       |
| ۱۷       | کھانا کھلانے کے سلسلہ میں چھوٹے بچوں کو کھانا کافی نہیں ہے بلکہ ایک بڑے کی جگہ دو بچوں کو کھلایا جائے گا اور اگر راشن دینا ہو تو پھر چھوٹا اور بڑا، مرد اور عورت برابر ہیں۔  | ۳۶۸       |



| باب نمبر | خلاصہ  | صفحہ نمبر |
|----------|--|-----------|
| ۱۸       | اگر مومن غلام نہ مل سکے تو پھر مستضعف کو کفارہ میں سے دینا جائز ہے مگر تاہی کو دینا جائز نہیں ہے۔  | ۳۶۹       |
| ۱۹       | قسم کا کفارہ واجب نہیں مگر اس کے توڑنے کے بعد۔   | ۳۶۹       |
| ۲۰       | اس شخص کا کفارہ جو خدا اور رسولؐ سے بیزار کی قسم کھائے اور پھر اسے توڑ دے۔   | ۳۷۰       |
| ۲۱       | قسم کے کفارہ میں قربانی کا گوشت کھلانا کافی نہیں ہے۔   | ۳۷۰       |
| ۲۲       | حیض میں مقاربت کرنے اور عدت کے اندر شادی کرنے کا کفارہ؟  | ۳۷۱       |
| ۲۳       | منت کی خلاف ورزی کرنے کا کفارہ؟  | ۳۷۱       |
| ۲۴       | جب عہد کی خلاف ورزی کی جائے تو (ماہ رمضان والا) کفارہ بخیرہ واجب ہوتا ہے۔  | ۳۷۲       |
| ۲۵       | جب شخص پر مسلسل دو ماہ کے روزے واجب ہوں مگر بیماری یا حیض کی وجہ سے یہ تسلسل ٹوٹ جائے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور از سر نو رکھنا واجب نہیں ہے۔ | ۳۷۳       |
| ۲۶       | کفارہ میں ام الولد کنیز کا آزاد کرنا کافی ہے۔  | ۳۷۳       |
| ۲۷       | کفارہ میں اندھے، زمین گیر، جذامی اور احق غلام کا آزاد کرنا کافی نہیں ہے۔   | ۳۷۴       |
| ۲۸       | جب کسی مومن کو عداۃ ظلم و جور سے قتل کیا جائے تو پھر کفارہ جمع (ماہ رمضان کے تینوں کفارے) واجب ہیں۔  | ۳۷۴       |
| ۲۹       | جو شخص اپنے غلام یا کسی اور کے غلام کو عداۃ قتل کرے تو اس پر کفارہ جمع لازم ہے۔  | ۳۷۵       |
| ۳۰       | جو شخص اپنے غلام کو مارے پیٹے اگرچہ وہ حق بجانب بھی ہوتا ہم اس کے لئے اس کا آزاد کر دینا مستحب ہے۔   | ۳۷۶       |
| ۳۱       | مرنے والے کے غم میں کپڑا پھاڑنے اور عورت کے اپنے چہرہ پر خراش لگانے، بال اکھیڑنے اور نصف شب تک نماز عشاء نہ پڑھنے کا کفارہ؟                        | ۳۷۶       |
| ۳۲       | غیبت (گلہ گوئی) کا کفارہ اس شخص کیلئے طلب مغفرت ہے جس کا گلہ کیا گیا ہے۔   | ۳۷۷       |
| ۳۳       | سلطان (جائز) کا کام کرنے (ملازمت کرنے) اور ماہ رمضان کا روزہ توڑنے کا کفارہ؟   | ۳۷۷       |
| ۳۴       | بہنے کا کفارہ؟   | ۳۷۸       |
| ۳۵       | شگون بدلنے کا کفارہ خدا پر توکل ہے۔  | ۳۷۸       |
| ۳۶       | اس شخص کا کفارہ جو (غلطی سے) شوہر دار عورت سے نکاح کرے؟  | ۳۷۸       |

| باب نمبر | خلاصہ  | صفحہ نمبر |
|----------|--|-----------|
| ۳۷       | مجلس ومحافل کا کفارہ اور باقی کفارے اور ان کے احکام؟   | ۳۷۹       |
|          | <b>﴿ باب اللعان ﴾</b>  | ۳۸۰       |
|          | (اس سلسلہ میں کل انیس (۱۹) باب ہیں)  |           |
| ۱        | لعان کی کیفیت اور اس کے بعض احکام کا بیان۔   | ۳۸۱       |
| ۲        | لعان صرف دخول کے بعد واقع ہوتی ہے، غلوت کا حکم اور اگر اس (دخول) سے پہلے الزام لگائے تو پھر اس پر حد (قذف) جاری کی جائے گی۔ اور ان کے درمیان علیحدگی نہیں کی جائے گی۔  | ۳۸۳       |
| ۳        | جو ملعانہ مکمل ہونے سے پہلے پوری قسمیں کھانے سے انکار کر دے یا اپنے جھوٹا ہونے کا اقرار کر لے خواہ مرد ایسا کرے یا عورت۔ تو اس پر حد جاری کی جائے گی مگر علیحدگی نہیں کی جائے گی۔  | ۳۸۴       |
| ۴        | جو شخص اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے تو اس صورت میں جب تک چشم دید زنا کا دعویٰ نہ کرے تب تک لعان ثابت نہیں ہو سکتا۔ پس جب وہ تہمت لگائے مگر نہ گواہ ہوں اور نہ چشم دیدی کا دعویٰ کرے تو پھر لعان واقع نہیں ہو سکے گی اور اس پر حد جاری کی جائے گی اور یہی حکم اس صورت کا ہے کہ جب شوہر کے علاوہ کوئی شخص تہمت زنا لگائے اجنبی ہو یا رشتہ دار؟ | ۳۸۴       |
| ۵        | آزاد مرد اور اس کی مملوکہ بیوی، غلام مرد اور آزاد بیوی، غلام مرد اور مملوکہ بیوی اور مسلمان مرد اور ذمیہ بیوی کے درمیان لعان ثابت ہے مگر آزاد آقا اور اس کی کنیر کے درمیان ثابت نہیں ہے۔   | ۳۸۵       |
| ۶        | اگر کوئی شخص لعان کے بعد بچہ کا اقرار کرے (کہ وہ اس کا بیٹا ہے) یا اپنے آپ کو جھٹلا دے تو وہ حد سے تو بری ہو جائے گا مگر اس سے بیوی اس پر حلال نہ ہوگی اور بچہ اس سے ملحق ہو جائے گا۔ اور وہ (بچہ) اس (باپ) کا وارث بھی ہوگا۔ مگر یہ اس (بچہ) کا وارث قرار نہیں پائے گا بلکہ اس کی ماں اور (اور اس کی عدم موجودگی میں) اس کے خھال وارث ہوں گے۔ | ۳۸۷       |
| ۷        | جو شخص دو جڑواں بچوں میں سے ایک کا اقرار کرے تو اس سے دوسرے کا انکار قبول نہیں ہوگا۔ اور عدت (طلاق) کے اندر لعان ثابت ہے۔  | ۳۸۸       |
| ۸        | اگر گنگی بہری عورت اور بہرے مرد پر تہمت زنا لگائی جائے تو لعان ثابت نہیں ہوتی۔ ہاں البتہ تہمت زنا لگانے سے حرمت ابدی ثابت ہو جاتی ہے۔  | ۳۸۹       |

| باب نمبر | خلاصہ   | صفحہ نمبر |
|----------|---|-----------|
| ۹        | لعان ثابت نہیں ہو سکتی۔ مگر دو صورتوں میں (۱) جب بچہ کی نفی کی جائے (۲) بچہ شہم خود زنا دیکھنے کا دعویٰ کیا جائے اور اگرچہ عورت مہتمم ہو مگر پھر بھی بچہ کی نفی کرنا جائز نہیں جبکہ جائز ہونے کا احتمال ہو۔ | ۳۹۰       |
| ۱۰       | متعدہ والی عورت کے ساتھ ملاعنہ نہیں ہو سکتا۔  | ۳۹۰       |
| ۱۱       | جس شخص پر افترا پردازی کی حد لگ چکی ہو اس کے تہمت زنا لگانے سے لعان ثابت نہیں ہوتی۔   | ۳۹۱       |
| ۱۲       | اس صورت کا حکم جب چار شخص کسی عورت کے زنا کی گواہی دیں جن میں سے ایک اس کا شوہر ہو؟   | ۳۹۱       |
| ۱۳       | حاملہ عورت اور خاوند کے درمیان بھی لعان ثابت ہے۔ جبکہ وہ اس پر تہمت زنا لگائے۔ یا اس کے بچے (حمل) کی نفی کرے لیکن اگر انکار کرے تو وضع حمل تک اسے سنگسار نہیں کیا جائے گا۔                                  | ۳۹۲       |
| ۱۴       | جس عورت سے ملاعنہ کیا جائے اس کے بچہ کی میراث اس کی ماں کو ملے گی (اور اس کی عدم موجودگی میں) اس کے نھال وارث ہوں گے۔   | ۳۹۲       |
| ۱۵       | اس صورت کا حکم کہ جب عورت ملاعنہ سے پہلے وفات پا جائے؟  | ۳۹۳       |
| ۱۶       | جو شخص کسی گرے پڑے بچہ پر یا ملاعنہ والے بچہ پر حرام زادہ ہونے کا اتہام لگائے گا اس پر حد قذف جاری کی جائے گی۔  | ۳۹۳       |
| ۱۷       | جو شخص اپنی بیوی سے کہے کہ میں نے تمہیں کنواری نہیں پایا۔ اس سے لعان ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ اس پر تعزیر جاری کی جائے گی۔  | ۳۹۴       |
| ۱۸       | جو شخص ملاعنہ کے بعد بھی عورت پر تہمت زنا لگائے اس پر حد قذف جاری کی جائے گی مگر دوبارہ ملاعنہ نہ ہوگا۔   | ۳۹۴       |
| ۱۹       | ملاعنہ کے وقت میاں بیوی کا ایک دوسرے سے دور کھڑا ہونا مستحب ہے اور اس صورت کا حکم کہ جب عورت چھ ماہ سے پہلے بچے کو جنم دے۔  | ۳۹۵       |

## ﴿ حق مہر کے ابواب ﴾

(اس سلسلہ میں کل ساٹھ (۶۰) باب ہیں)

### باب ۱

حق مہر کے سلسلہ میں وہ کم از کم مقدار کافی ہے جس پر دونوں فریق راضی ہوں اور عقد دائمی اور متعہ میں مہر کی قلت اور کثرت کی کوئی خاص حد مقرر نہیں ہے۔

(اس باب میں کل دس حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کر کے باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو الصباح کنانی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت

امام جعفر صادق علیہ السلام سے حق مہر کے بارے میں سوال کیا کہ وہ کیا ہے؟ (کس قدر ہے؟) فرمایا: جس سے (متعلقہ) لوگ راضی ہو جائیں۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ محمد بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ کم از کم حق مہر کس قدر ہے؟ فرمایا: گڑ، شکر (یا کھانڈ) کی ایک تمثال۔ (الفروع، التہذیب، علل الشرائع)

۳۔ فضیل بن یسار حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حق مہر وہ ہے جس پر ہر دو فریق راضی ہوں خواہ کم ہو یا زیادہ پس یہی حق مہر ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۴۔ یعقوب بن شعیب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حق مہر وہ ہے جس پر (متعلقہ) لوگ راضی ہوں۔ کم ہو یا زیادہ۔ عقد دائمی ہو یا منقطع۔ (الفروع)

۵۔ یعقوب بن شعیب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ و فاطمہؑ کی شادی کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب فاطمہؑ کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ رورہی ہیں۔ فرمایا: تمہیں کیا چیز رلا رہی ہے؟ خدا کی قسم اگر میرے پورے خاندان میں علیؑ علیہ السلام سے بہتر کوئی شخص ہوتا تو میں تمہیں ان (علیؑ) سے نہ بیاتا۔ اور پھر میں نے یہ شادی نہیں کی۔ بلکہ خدا نے کی ہے۔ اور تیرا حق مہر دنیا کا ٹکس قرار دیا ہے جب تک آسمان اور زمین قائم ہیں۔ (الفروع)

۶۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود جمیل بن دراج سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت

امام جعفر صادق علیہ السلام سے حق مہر کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: جس پر (متعلقہ) لوگ راضی ہوں۔ یا بارہ اوقیہ اور ایک نش چاندی یا پانچ سو درہم اور فرمایا: ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔ اور نش بیس درہم کا۔

(العنزیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے متعہ (باب ۲۱) وغیرہ (باب ۱۱) از مقدمات نکاح اور نکاح العبد (باب ۱۲ و ۱۳ وغیرہ) میں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۲ و ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ اور باب ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ وغیرہ) آئیگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

## باب ۲

اگر حق مہر کے طور پر قرآن مجید کے کچھ حصہ کی تعلیم کو قرار دیا جائے تو جائز ہے اور عقد شقار جائز نہیں ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک عورت کی شادی کا حق مہر دوسری عورت کی شادی کو قرار دیا جائے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غنی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک بار ایک عورت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور استدعا کی کہ میری شادی کر دیجئے! آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (حاضر صحابہ سے) فرمایا: کون اس سے شادی کرے گا؟ اس پر ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: میں حاضر ہوں یا رسول اللہ! اس کی مجھ سے شادی کروادیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (حق مہر میں) اسے کیا دو گے؟ عرض کیا: میرے پاس تو کچھ نہیں ہے۔ فرمایا: پھر شادی نہیں ہو سکتی۔ ادھر عورت نے پھر اپنی بات کا اعادہ کیا۔ ادھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی دوبارہ اعلان فرمایا۔ مگر اس شخص کے علاوہ کوئی نہ اٹھا۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہی سوال و جواب کیا)۔ عورت نے سبہ بارہ درخواست دی۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعلان پر اس شخص کے علاوہ جب کوئی اور کھڑا نہ ہوا) تو اب تیسری بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا: آیا تو کچھ قرآن پڑھا ہوا ہے؟ عرض کیا: ہاں۔ فرمایا: میں تیری شادی اس عورت سے اس حق مہر پر کئے دیتا ہوں کہ

۲۔ اس حساب سے بارہ اوقیہ اور ایک نش کی مقدار بھی وہی پانچ سو درہم ہوئی اور ایک درہم کا وزن چونکہ بتایا مشہور ساڑھے تین ماشہ ہوتا ہے۔ اب اس طرح اگر پانچ سو کو ساڑھے تین سے ضرب دی جائے تو کل وزن ایک سیر تین پاؤ اور ایک چھٹا مگر دس ماشے بنتا ہے اور چونکہ آج کل درہم کا رواج نہیں ہے لہذا اگر کوئی مہر النہ مقرر کرنا چاہے تو اسے چاہئے کہ اس قدر چاندی یا اس کی رائج الوقت قیمت کے برابر جس قدر بے مقرر کرے۔ (احقر مترجم غنی عنہ)

جس قدر تو قرآن پڑھا ہوا ہے وہ اسے بھی پڑھا دینا۔ (الفروع، التہذیب)

مولف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۱ از مقدمات نکاح وغیرہ میں) اور عقد شعار کے عدم جواز پر دلالت کرنے والی حدیثیں باب ۲۷ از عقد نکاح میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۷۵ و ۷۶ میں) آئیگی (انشاء اللہ تعالیٰ)

### باب ۳

مسلمانوں کیلئے خمر و خنزیر کو حق مہر قرار دینا جائز نہیں ہے۔ اور اگر مشرک ان چیزوں کو حق مہر قرار دیں (اور ادا نیگی سے پہلے) مسلمان ہو جائیں تو اس کا حکم؟ (اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود طلحہ بن زید سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ دو ذمی یا حربی شخصوں نے دو عورتوں سے شادی کی۔ اور خمر و خنزیر کو حق مہر قرار دیا۔ (مگر ادا نیگی سے پہلے) اسلام لے آئے تو؟ فرمایا: ان کا یہ نکاح صحیح ہے۔ خمر و خنزیر کی وجہ سے ناجائز نہیں ہوگا۔ ہاں البتہ اسلام لانے کے بعد اس کی ادا نیگی ان پر حرام ہے۔ وہ ان کو ان کا حق مہر (مہر المثل) ادا کریں گے۔ (التہذیب، الفروع)

۲۔ عبید بن زرارہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: ایک نصرانی ایک نصرانیہ سے تین مکے شراب اور تیس عدد خنزیر (کے زر مہر پر) شادی کرتا ہے۔ بعد ازاں (ادا نیگی مہر سے پہلے) دونوں میاں بیوی مسلمان ہو جاتے ہیں اور ہنوز شوہر نے بیوی سے دخول نہیں کیا تو؟ فرمایا: دیکھا جائے کہ (بازار میں) اس قدر خمر و خنزیر کی کتنی قیمت ہے۔ اتنی رقم ادا کر دے۔ اور پھر بے شک اس سے دخول کرے۔ ان کا سابقہ نکاح بحال ہے۔ (التہذیب، الفقہ، الفروع)

### باب ۴

مستحب یہ ہے کہ حق مہر پانچ سو درہم ہو اور یہی مہر السنہ ہے۔

(اس باب میں کل گیارہ حدیثیں ہیں جن میں سے چھ مکررات کو قلمزد کر کے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود معاویہ بن وہب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اپنی ازواج کا حق مہر) بارہ اوقیہ اور ایک نش چاندی ادا کیا کرتے تھے۔ اور ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔ اور

”نش“ نصف اوقیہ کے برابر یعنی بیس درہم کا ہوتا ہے۔ یہ کل ہو گئے پانچ سو درہم۔ راوی نے عرض کیا: ہمارے وزن کے مطابق؟ فرمایا: ہاں۔ (الفروع)

۲۔ حسین بن خالد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ مہر النہ کس طرح پانچ سو مقرر ہوا ہے؟ فرمایا: خداوند عالم نے اپنی ذات پر واجب قرار دیا ہے کہ جو بندہ مؤمن ایک سو بار تکبیر (اللہ اکبر)، ایک سو بار تسبیح (سبحان اللہ)، ایک سو بار تحمید (الحمد للہ)، ایک سو بار تہلیل (لا الہ الا اللہ) اور ایک سو بار محمد و آل محمد علیہم السلام پر درود پڑھے گا اور پھر یہ دعا کرے گا: ﴿اللّٰهُمَّ زَوِّجْنِي مِنَ الْحُورِ الْعِينِ﴾ تو وہ ضرور اس کی تزویج کشادہ چشم حوریہ سے کرے گا۔ اور اس (تسبیح و تقدیس) کو اس کا حق مہر قرار دے گا۔ پھر خداوند عالم نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وحی فرمائی کہ مومنات کا حق مہر پانچ سو (درہم) مقرر کریں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔ پس جو بندہ مؤمن کسی برادر ایمانی سے اس کی بیٹی کا رشتہ طلب کرے اور پانچ سو درہم (حق مہر) ادا کرنے پر بھی آمادہ ہو۔ اور وہ اسے رشتہ نہ دے تو وہ اس کا عاق (نافرمان) ہے۔ اور خداوند عالم کی طرف اس بات کا مستوجب ہے کہ وہ اس کی حور العین سے تزویج نہ کرے۔ (الفروع، التہذیب، الفقہ، عیون الاخبار الرضا، علل الشرائع)

۳۔ محمد بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے (مجھ سے) فرمایا: جانتے ہو کہ حق مہر چار ہزار کیوں مقرر ہوا ہے؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا کہ ام حبیب بنت ابوسفیان حبشہ میں تھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا رشتہ طلب کیا۔ اور نجاشی نے آپ کی جانب سے چار ہزار (درہم) ادا کیا۔ اس لئے لوگ یہ مہر مقرر کرتے ہیں۔ ورنہ مہر (جو کہ سنت ہے) بارہ اوقیہ اور نش ہے (یعنی پانچ سو درہم)۔

(الفروع، الفقہ، علل الشرائع، المحاسن)

۴۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عبد اللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں عورتوں کا حق مہر بارہ اوقیہ اور نش ہوا کرتا تھا جس کی قیمت چاندی کے حساب سے پانچ سو درہم ہوتی تھی۔ (التہذیب)

۵۔ جناب عیاشی اپنی تفسیر میں باسناد خود عمر بن یزید سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ جو شخص مہر النہ سے زیادہ زر مہر پر شادی کرے آیا یہ جائز ہے؟ فرمایا: جب مہر النہ جائز ہے تو یہ (زیادہ) مہر نہیں بلکہ عطیہ ہے چنانچہ خداوند عالم فرماتا ہے: ﴿وَأَتِمُّوا إِحْدَهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا﴾ (سورۃ النساء، آیت: ۲۰) (اگر تم کسی عورت کو ایک قنطار بھی

دے دو تو (طلاق کے وقت) اس سے کچھ نہ لو)..... فرمایا: اس سے خدا کی مراد عطیہ ہے نہ کہ حق مہر۔ کیا تم غور نہیں کرتے کہ اگر کوئی شخص عورت کا حق مہر مقرر کرے اور پھر عورت (حق مہر بخش کر) شوہر سے طلاق خلع لے لے۔ تو وہ شخص پورا حق مہر (عورت سے) لے گا۔ لیکن مہر السنہ سے جو زائد ہے وہ عطیہ ہے مہر نہیں ہے (لہذا وہ واپس نہیں لے سکے گا)۔ جیسا کہ میں نے تمہیں بتایا ہے اسی لئے (اگر کسی عورت کا حق مہر عقد کے وقت مقرر نہ کیا جائے یا بعد میں اس میں نزاع واقع ہو جائے تو) اس عورت کا وہی حق مہر ہوگا جو اس کی دوسری عورتوں کا ہوتا ہے۔ عرض کیا: وہ کس طرح ادا کرے گا۔ اور اس کی عورتوں کا مہر کس قدر ہے؟ فرمایا: مومن عورتوں کا حق مہر پانچ سو درہم ہے۔ اور یہی مہر السنہ ہے۔ یہ مہر اس (پانچ سو درہم) سے کم تو ہو سکتا ہے مگر زیادہ نہیں ہو سکتا۔ پس جس عورت کا حق مہر پانچ سو سے کم ہو اسے وہی دیا جائے گا۔ اور جس کا اس سے زیادہ ہو اور وہ اس پر فخر و مباہات کرے تو اسے بھی پانچ سو درہم ہی ادا کیا جائے گا اور اس مہر السنہ سے زیادہ نہیں دیا جائے گا۔ (تفسیر عیاشی)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۸ و ۱۳ میں) آئیں گی (انشاء اللہ تعالیٰ) (جبکہ اس سے پہلے باب اوغیرہ میں ایسی کچھ حدیثیں گزر چکی ہیں)۔

## باب ۵

حق مہر کا کم ہونا مستحب ہے اور زیادہ ہونا مکروہ ہے۔

(اس باب میں کل بارہ حدیثیں ہیں جن میں سے چھ مکررات کو قلمبردار کے باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غفی عند)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود خالد بن نجیح سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: لوگوں سے میرے والد بزرگوار کے پاس شوم (نحوست) کا تذکرہ کیا۔ تو انہوں نے فرمایا: نحوست تین چیزوں میں ہے: (۱) عورت میں، (۲) گھوڑے میں، (۳) اور گھر میں..... پھر (وضاحت کرتے ہوئے) فرمایا: عورت کی نحوست یہ ہے کہ اس کا حق مہر زیادہ ہو اور جم عقیم (بچہ نہ جنے)۔ (الفروع)

۲۔ ابن ابی یعفر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ حضرت علی علیہ السلام نے حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے ایک عہدہ گھوڑے، زرہ اور دنبہ کے چمڑے کے فراش کے حق پرشادی کی تھی۔ (الفروع)

۳۔ معاویہ بن وہب باسناد خود حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حطمی زرہ (جو بھاری اور چوڑی چمکی تھی) کے حق مہر پر حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا



کی شادی کی تھی (جو تیس درہم کے برابر تھی)۔ (الفروع) اور ان دونوں کا بستر دنبہ کے چڑا کا تھا جس پر وہ دونوں سوتے تھے اور اس کی پٹم کو لپیٹتے وقت اپنے پہلوؤں کے نیچے دیا کرتے تھے۔ (الفروع)

۴۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود اسماعیل بن مسلم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلہ سند سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میری امت کی افضل عورتوں میں سے وہ ہے جس کا چہرہ سب سے زیادہ خوبصورت ہو اور جس کا حق مہر سب سے کم ہو۔ (الفقیہ)

۵۔ عبد اللہ بن میمون حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نخواست تین چیزوں میں ہے۔ عورت میں، گھوڑے میں اور گھر میں۔ (پھر وضاحت کرتے ہوئے فرمایا) عورت کی نخواست یہ ہے کہ اس کا حق مہر زیادہ ہو اور ولادت سخت (اور بروایت فرمایا: شوہر کی نافرمان ہو۔ انحصال)۔ اور گھوڑے کی نخواست یہ ہے کہ اس کی بیماریاں زیادہ ہوں اور بدخلق ہو (پشت پر سوار نہ ہونے دے)۔ (الامالی) اور گھر کی نخواست یہ ہے کہ تنگ ہو اور پڑوسی بُرے لوگ ہوں۔ پھر فرمایا: عورت کی برکت یہ ہے کہ اس کا خرچہ (حق مہر اور نان و نفقہ) کم ہو۔ اور ولادت آسان۔ اور اس کی نخواست یہ ہے کہ اس کا خرچہ زیادہ ہو۔ اور ولادت سخت۔ (معانی الاخبار، الفقیہ، الامالی، انحصال)

۶۔ جناب شیخ حسن طبرسی اپنی کتاب مکارم الاخلاق میں نوادر الحکمۃ کے حوالے سے حضرت امیر علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: عورتوں کے حق مہر زیادہ گراں مقرر نہ کیا کرو ورنہ (عدم ادائیگی کی وجہ سے) عداوت اور دشمنی پیدا ہوگی۔ (مکارم الاخلاق)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے مساکن (اور آداب نکاح (باب ۵۲) میں) گزر چکی ہیں۔

## باب ۶

اگر حق مہر دس درہم سے کم ہو تو مکروہ ہے مگر حرام نہیں ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غنی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود وہب بن وہب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلہ سند سے حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میں اس چیز کو ناپسند کرتا ہوں کہ حق مہر دس درہم سے کم ہو تاکہ اس کا حق مہر ایک زنا کار عورت کی اجرت کے مشابہ نہ

ہو۔ (علل الشرائع، قرب الاسناد)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب امیں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۲۲ میں) بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

## باب ۷

پورا حق مہر، یا اس کا بعض حصہ یا کچھ ہدیہ ادا کرنے سے پہلے دلہن سے دخول کرنا مکروہ ہے اور بیوی کو یہ حق حاصل ہے کہ پورا حق مہر وصول کرنے سے پہلے شوہر کو دخول سے منع کرے۔ (اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکدرات کو قلمبردار کے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی شخص کسی عورت سے شادی کرے تو اس کے لئے اس کی شرم گاہ اس وقت تک حلال نہیں ہوتی جب تک پہلے (حق مہر میں سے) کم از کم ایک درہم یا اس سے کچھ زیادہ یا ستو وغیرہ قسم کا کوئی ہدیہ پیش نہ کرے۔ (التهذيب والاستبصار)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود برید عجمی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے کسی عورت سے قرآن کی کوئی سورہ پڑھانے (کے حق مہر) پر شادی کی۔ تو؟ فرمایا: میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ وہ اسے وہ سورہ پڑھانے اور کچھ (ہدیہ) پیش کرنے سے پہلے اس سے دخول کرے۔ راوی نے عرض کیا کہ آیا جائز ہے کہ اسے کچھ کھجور یا کشمش پیش کرے؟ فرمایا: جب عورت راضی ہو تو پھر کوئی حرج نہیں ہے جو کچھ بھی ہو۔ (الفروع، التهذيب)

۳۔ جناب احمد بن محمد بن عیسیٰ اپنے نوادر میں باسناد خود ان ابی نصر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے ایک عورت سے مؤجل (ادھار) حق مہر پر شادی کی ہے تو؟ فرمایا: ایک بار حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اسی طرح ایک عورت سے مؤجل حق مہر پر شادی کی۔ پھر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے فرمایا: بیٹا! حق مہر میں دینے کے لئے میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ تم مجھے یہ چادر دے دو تا کہ یہ پیشگی دے سکوں! چنانچہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے امام کو وہ چادر دی جسے انہوں نے دخول سے پہلے اسے عطا کیا نوادر ابن عیسیٰ

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲۳ از احکام مساکن۔ اور باب ۲ از عقد نکاح میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد آئیں گی (انشاء اللہ تعالیٰ)

(جیسے ہمارے ملک میں) تو وہاں یہ حکم لاگو نہ ہوگا۔ (واللہ العالم)

۷۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عبد الحمید بن عواض سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں ایک عورت سے شادی کرتا ہوں۔ اور ابھی تک اس کا کچھ بھی حق مہر ادا نہیں کیا۔ کیا اس سے مباشرت کر سکتا ہوں؟ فرمایا: ہاں۔ وہ (زرمہر) تو عورت کا قرضہ ہے جو تم پر واجب الاداء ہے۔ (التمہید، الاستبصار، الفروع)

۸۔ زید بن علی اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلہ سند سے حضرت امیر المومنین سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی خدمت میں ایک عورت اور مرد حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ شوہر نے اس سے مہر مقرر کر کے اس سے شادی کی ہے۔ اور دخول بھی واقع ہو گیا۔ مگر اس نے ادائیگی کیلئے ایک وقت مقرر کیا ہے تو؟ حضرت علی علیہ السلام نے شوہر سے فرمایا: اب تمہارے لئے کوئی مہلت نہیں جب دخول کر چکے تو اب عورت کا حق ادا کرو۔ (التمہید، الاستبصار)

۹۔ فضیل حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سے پوچھا گیا کہ ایک عورت نے ایک شخص سے شادی کی۔ اور اس نے اس سے دخول کیا۔ اور اس کے نتیجہ میں اولاد بھی ہوئی۔ بعد ازاں شوہر مر گیا۔ پس اس کی بیوہ شوہر کے وارثوں کے پاس گئی اور وراثت اور حق مہر کا مطالبہ کیا تو؟ فرمایا: وراثت کا مطالبہ کرنے کا تو اسے حق حاصل ہے مگر حق مہر کا مطالبہ کرنے کا اسے کوئی حق نہیں ہے کیونکہ وہ دخول سے پہلے جو تھوڑا یا زیادہ مہر وصول کر چکی ہے وہی اس کا حق ہے جس کی وجہ سے اس کی شرم گاہ اس کے شوہر کے لئے حلال ہوئی تھی۔ اس کے بعد اس کے لئے کچھ نہیں ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اسے اس صورت پر محمول کیا ہے کہ جب میاں بیوی نے حق مہر کی کوئی مقدار معین نہ کی ہو تو اس صورت میں جو کچھ دخول سے پہلے ادا کیا جائے گا وہی حق مہر متصور ہوگا۔

۱۰۔ جناب احمد بن علی بن ابی طالب طبرستانی نے باسناد خود محمد بن عبد اللہ بن جعفر حمیری سے اور انہوں نے حضرت صاحب العصر والزمان کی ایک توفیق مبارک نقل کی ہے جبکہ آنجناب سے پوچھا گیا ہے کہ اگر کوئی عورت دخول کے بعد حق مہر کا مطالبہ کرے تو اس سے اس کا حق ساقط ہو جاتا ہے یا ثابت کرنا پڑتا ہے تو؟ امام علیہ السلام کے جواب کا لب لباب یہ ہے کہ عورت کو کسی تحریر وغیرہ سے اپنا دعویٰ کرنا پڑے گا۔ تب زرمہر کی مقدار ثابت ہوگی۔ ورنہ نہیں۔ (الاحتجاج للطبرسی)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (باب ۲۶ میں) اس قسم کی کچھ حدیثیں آئیں گی جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ دخول سے پہلے یا اس کے بعد عورت کے لئے مستحب ہے کہ شوہر کو حق مہر معاف کر دے۔ اور دخول سے

(جو کہ دخول فی الفرج سے ثابت ہوتا ہے) پورا حق مہر واجب الاداء ہو جاتا ہے۔ اور شادی کرنے والے شخص پر مقررہ حق مہر کی ادائیگی کی نیت کرنا واجب ہے۔ ورنہ وہ زنا کار شمار ہوگا۔ اور ایسی حدیثیں بھی آئیگی جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ دخول کرنے سے حق مہر ساقط نہیں ہوتا۔ واللہ اعلم۔

## باب ۹

مہر السنہ سے زیادہ حق مہر مقرر کرنا جائز ہے۔ ہاں البتہ مکروہ ہے اور اس صورت میں مستحب ہے کہ اسے اس (مہر السنہ) کی طرف لوٹایا جائے اور اگر کوئی شخص عورت کو حق مہر کچھ بتائے اور اس کے باپ کو کچھ اور؟ تو وہی لازم الاداء ہوگا جو عورت کو بتائے گا۔

- ۱۔ (اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غفری عنہ)
- حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود و خفاء سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ اگر کوئی شخص کسی عورت سے شادی کرے اور اس کا زر مہر بیس ہزار درہم قرار دے مگر عورت کے باپ سے دس ہزار قرار دے تو؟ فرمایا: (عورت سے طے کردہ) حق مہر جائز ہوگا۔ اور اس کے باپ سے مقرر کردہ باطل متصور ہوگا۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)
- ۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ کتاب المہبوط میں فرماتے ہیں کہ مروی ہے کہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے ایک عورت سے ایک سو (۱۰۰) ایسی کینزوں کے حق مہر پر شادی کی تھی جن میں سے ہر ایک کینز کے ہمراہ ایک ہزار درہم بھی ہوں۔<sup>۱</sup> (المہبوط)

## باب ۱۰

اس قسم کا مہر مؤجل مقرر کرنا جائز نہیں ہے جس میں یہ شرط ہو کہ اگر اس مدت تک مہر ادا نہ کیا گیا تو عقد نکاح باطل متصور ہوگا۔ اور کچھ حق مہر کا معجل (نقد) اور کچھ کا مؤجل (ادھار) ہونا جائز ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غفری عنہ)

- ۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود غیاث بن ابراہیم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر

<sup>۱</sup> بے شک یہ روایت ہوگی مگر یہ درایت کے خلاف ہے اگر یہ روایت قیصر، سری کے کسی شاہزادہ کے بارے میں بیان کی جاتی تو ہمیں اس کے قبول کرنے میں کوئی تامل و تردد نہ ہوتا۔ مگر یہ تو اس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسہ کے بارے میں ہے جس کا دعویٰ تھا کہ ۶۰ الفقر فخریؑ اور اس نبی صلی اللہ علیہ السلام کے دل کے دلاسہ کے متعلق ہے جس نے دنیائے دوں کو تین طلاقیں دیں تھیں۔ اس حسن مغللوں قبا کے پاس اس قدر دولت کے انبار کہاں سے آگئے؟ اور اپنے اب و جد علیہ السلام کی سنت جاریہ کیوں چھوڑنے لگے؟ (احقر مترجم غفری عنہ)

صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص حق مہر متجمل (نقد) اور مؤجل (ادھار) پر شادی کرتا ہے تو؟ فرمایا: جو مؤجل (ادھار) ہے اس کی مدت موت یا جدائی تک دراز ہے۔ (الفروع)

۲۔ محمد بن قیس سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک شخص نے ایک مقررہ مدت تک حق مہر ادا کرنے کا وعدہ کر کے شادی کی۔ اور (لڑکی والوں نے) اس سے یہ شرط طے کی کہ اگر اس نے اس وقت تک حق مہر ادا نہ کیا تو ان کا نکاح باطل ہو جائے گا۔ (بعد ازاں اس معاملہ میں باہمی نزاع پیدا ہونے پر حضرت امیر علیہ السلام کی طرف رجوع کیا گیا)۔ آنجناب علیہ السلام نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ اپنی عورت کی شرم گاہ کا مالک ہے (نکاح باطل نہیں ہے) اور ان کی اس شرط کو باطل قرار دے دیا۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے خیار الشرط (باب ۶) میں ایسی حدیثیں گزر چکی ہیں جو اپنے عموم سے شرط کے لزوم پر دلالت کرتی ہیں۔

## باب ۱۱

حق مہر کا ادا کرنا واجب ہے۔ اور اگر (فی الحال آدمی) عاجز ہو تو ادائیگی کی نیت واجب ہے۔

(اس باب میں کل گیارہ حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کر کے باقی سات کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غنی عند)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود فضیل بن یسار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص کسی عورت سے شادی کرے مگر حق مہر ادا کرنے کی نیت نہ رکھتا ہو تو وہ (عند اللہ) زنا ہے۔ (الفروع)

۲۔ علی بن فضال بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص (شادی کے وقت) حق مہر مقرر تو کرے مگر ادائیگی کا ارادہ نہ ہو تو وہ بمنزلہ چور کے ہے۔ (ایضاً)

۳۔ سکونی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے، فرمایا: خداوند عالم قیامت کے دن (اگر چاہے گا تو) ہر گناہ معاف کر دے گا مگر تین گناہ معاف نہیں کرے گا: (۱) عورت کا حق مہر (جو ادا نہ کیا گیا ہو)۔ (۲) جو کسی مزدور کی مزدوری روکے گا۔ (۳) جو کسی آزاد شخص کو (غلام قرار دے کر) فروخت کرے گا۔ (ایضاً)

۴۔ مشرقی چند اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: امام علیہ السلام اہل ایمان کے قرضے ادا کریں گے۔ ماسوا عورتوں کے حق مہر کے (کہ وہ انہیں خود ادا کرنے پڑیں گے)۔ (ایضاً)

۵۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا: تمام شرطوں سے زیادہ حقدار ایفاوہ

شرط ہے جس سے تم عورتوں کی شرم گاہوں کو حلال کرو (حق مہر)۔ (الفقیہ)

۶۔ حسین بن زید حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء طاہرین علیہم السلام کے سلسلہ سند سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے حدیث منہائی میں فرمایا: جو شخص عورت کا حق مہر ادا نہ کر کے عورت پر ظلم کرے وہ عند اللہ ذنا کار ہے۔ بروز قیامت خداوند عالم اس سے فرمائے گا: اے میرے بندے! میں نے اپنے عہد پر اپنی کنیز سے تیری شادی کی۔ مگر تو نے میرے عہد کی ایفانہ کی۔ اور (حق مہر ادا نہ کر کے) میری کنیز پر ظلم کیا۔ اس کے بعد اس شخص کی حسنت (نیکیاں) اس (عورت) کے حق کے برابر اسے دی جائیگی۔ اور جب اس کے پاس کوئی نیکی نہیں رہ جائے گی۔ تو پھر عہد شکنی کی وجہ سے اسے آتش دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ کیونکہ خدا کے عہد و پیمان کے بارے میں باز پرس کی جائے گی۔

(الفقیہ، الامالی، عقاب الاعمال)

۷۔ محمد بن سنان حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے حق مہر کے علل و اسباب بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حق مہر عورتوں پر نہیں بلکہ مردوں پر اس لئے واجب ہے کہ (۱) عورت کا نان و نفقہ مرد پر واجب ہوتا ہے۔ (۲) عورت اس سلسلہ میں فروخت کنندہ اور مرد خریدار ہے۔ اور ظاہر ہے کہ بیع و شرا قیمت کے



































































































































































































































































































































































































































































































































































































































































لیا۔ پھر دوسرے خاوند نے اسے طلاق دے دی۔ اور بعد ازاں پہلے خاوند نے رجوع کر لیا۔ (از سر نو عقد کر لیا) آیا اس پر پہلے ظہار والا کفارہ لازم ہوگا؟ فرمایا: ہاں ایک غلام آزاد کرے گا۔ یا (دو ماہ) روزہ رکھے گا۔ یا (ساتھ مسکینوں کو) کھانا کھلائے گا۔ (ایضاً)

(چونکہ یہ روایت سابقہ روایات کے منافی ہے اس لئے) حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اسے تقیہ پر محمول کیا ہے کیونکہ مخالفین میں سے ایک گروہ کا یہی مذہب ہے۔ نیز اسے استحباب پر محمول کرنے کا احتمال بھی ہے۔

۵۔ جناب شیخ فضل بن حسن طبری اپنی تفسیر مجمع البیان میں فرماتے ہیں کہ ائمہ اہل بیت کا نظریہ یہ ہے کہ (ظہار میں) عود کرنے سے مراد مباشرت کا ارادہ کرنا یا سابقہ قول (جو ظہار کرتے وقت کہا تھا) کو باطل قرار دینا ہے کیونکہ کفارہ ادا کئے بغیر نہ مباشرت جائز ہوتی ہے اور نہ پہلے قول کا اثر زائل ہوتا ہے۔ (تفسیر مجمع البیان) مؤلف غلام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۷ و ۱۸ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۱ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ اور ۱۹ میں) آئیگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

## باب ۱۱

عورت آزاد ہو یا کنیز نیز زوجہ ہو یا مملوکہ بہر حال اس سے ظہار واقع ہو جاتی ہے۔

۱۔ (اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غنی عنہ) حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود اسحاق بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا کوئی شخص اپنی کنیز سے ظہار کر سکتا ہے؟ فرمایا: آزاد اور کنیز اس سلسلہ میں برابر ہیں۔ (کتب اربعہ)

۲۔ حفص بن البختری نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کی دس کنیزیں ہیں۔ اس نے ایک ہی کلام سے سب کے ساتھ ظہار کیا۔ تو؟ فرمایا: اس پر دس کفارے واجب ہیں۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابن ابی یعفور سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنی کنیز کے ساتھ ظہار کیا ہے تو؟ فرمایا: وہ آزاد عورت کے ظہار کی مانند ہے۔ (العقدیب، الاستبصار)

۴۔ حمزہ بن حمران بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے اپنی کنیز کے ساتھ ظہار کرتے ہوئے اسے اپنی ماں کی پشت کی طرح قرار دیا ہے تو؟ فرمایا: بے شک اس کے پاس

جائے۔ اس پر کچھ نہیں ہے۔ (ایضاً)

(چونکہ یہ روایت سابقہ و لاحقہ روایات کے بظاہر متنافی ہے۔ اس لئے اس کی تاویل کرتے ہوئے) حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ یہ اس صورت پر محمول ہے کہ جب ظہار کے شرائط از قسم شاہدین اور طہر وغیرہ میں سے کسی شرط کی کمی رہ گئی ہو.....) مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں جو اپنے عموم سے اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں اس سے پہلے (باب ۶ میں) گزر چکی ہیں۔ اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۲ و ۱۳ میں) آئیگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

## باب ۱۲

ظہار آزاد بھی کر سکتا ہے اور غلام بھی ہاں فرق اس قدر ہے کہ غلام پر روزوں کے کفارہ کا نصف (صرف ایک ماہ) ہے۔ باقی غلام آزاد کرنا یا کھانا کھلانا نہیں ہے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غفری عنہ) حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن حمران سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا غلام بھی ظہار کر سکتا ہے؟ فرمایا (ہاں مگر) اس پر آزاد کے کفارہ صوم کا نصف (ایک ماہ) واجب ہے۔ اور اس پر غلام آزاد کرنا اور (مسکینوں کو) کھانا کھلانا نہیں ہے۔ (الفروع، التہذیب، الفقیہ)

۲۔ جمیل بن دراج حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے حدیث ظہار میں فرمایا کہ اس سلسلہ میں آزاد اور غلام برابر ہیں۔ ہاں البتہ (فرق صرف اس قدر ہے) کہ غلام پر کفارہ کا نصف ہے اور اس پر غلام آزاد کرنا اور صدقہ دینا نہیں ہے۔ ہاں اس پر صرف ایک ماہ کے روزے ہیں۔ (ایضاً) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی عمومی حدیثیں اس سے پہلے (سابقہ ابواب میں) گزر چکی ہیں۔

## باب ۱۳

جو شخص ایک عورت سے کئی بار ظہار کرے اس پر ہر ظہار کی وجہ سے علیحدہ کفارہ واجب ہوگا۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمبر ذکر کے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غفری عنہ) حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے پانچ مرتبہ ظہار کیا ہے تو؟ فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ ہر ظہار پر ایک ایک کفارہ واجب ہے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود جمیل سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس شخص کے بارے میں جس نے پندرہ بار اپنی بیوی سے ظہار کیا تھا۔ فرمایا: اس پر پندرہ کفارے واجب ہیں۔ (الہذیب، الاستبصار)

۳۔ ابوالورد زیاد بن منذر بیان کرتے ہیں کہ میری موجودگی میں ابوالورد نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو سو بار مجھ پر میری ماں کی پشت کی مانند ہے تو؟ فرمایا: آیا وہ ہر بار کے عوض ایک غلام (کل سوغلام) آزاد کر سکتا ہے؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: آیا ساٹھ مسکینوں کو سو بار کھانا کھلا سکتا ہے؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: آیا سو بار دو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ سکتا ہے؟ عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: پھر ان کے درمیان علیحدگی کرادی جائے۔ (ایضاً)

۴۔ عبد الرحمن بن الحجاج بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے چار بار ظہار کیا ہے تو؟ فرمایا: اس پر صرف ایک کفارہ واجب ہے۔ (ایضاً)

(چونکہ یہ روایت بظاہر سابقہ روایات کے منافی ہے۔ اس لئے اس کی تاویل کرتے ہوئے) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اسے ایک ہی قسم کے (چار) کفارہ پر محمول کیا ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ اسے اس صورت پر محمول کیا جائے کہ اس شخص نے ایک ہی ظہار کی تاکید کے لئے لفظ کی تکرار کی ہو۔ نہ کہ دوسرے ظہار کیلئے۔ کیونکہ ظہار کے تحقق میں قصد و ارادہ کو بھی بڑا دخل ہے۔ کما تقدم۔

### باب ۱۴

جو شخص کئی بیویوں سے ظہار کرے تو ہر ہر بیوی کے لئے علیحدہ علیحدہ کفارہ ادا کرنا پڑے گا اگرچہ ایک ہی جملہ کے ساتھ کرے۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غنی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حفص بن البثری سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام یا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس شخص کے بارے میں جس کی دس کنیزیں تھیں اور ایک ہی کلام کے ذریعہ سب سے ظہار کیا۔ فرمایا: اس پر دس کفارے واجب ہیں۔

(الفروع، الہذیب، الاستبصار)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود غیاث بن ابراہیم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے اب وجد کے سلسلہ سند سے حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس شخص کے

بارے میں جس نے اپنی چار بیویوں سے ظہار کیا تھا۔ فرمایا: اس پر ایک کفارہ واجب ہے۔

(التمہید، الاستبصار، الفقہ)

(چونکہ بظاہر یہ روایت دوسری روایتوں کے منافی ہے۔ اس لئے اس کی تاویل کرتے ہوئے) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اسے اس بات پر محمول کیا ہے کہ اس سے مراد ایک قسم کا کفارہ ہے۔ وہ خواہ غلام آزاد کرنا ہو یا روزہ رکھنا یا کھانا کھلانا۔

## باب ۱۵

جو شخص ظہار کا کفارہ ادا کرنے سے پہلے جانتے ہوئے مجامعت کرے تو اس پر ایک اور کفارہ واجب ہے اور اس کے ادا کئے بغیر مباشرت جائز نہ ہوگی۔

(اس باب میں کل نو حدیثیں ہیں جن میں سے چار کمرات کو قلمزد کر کے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب (ظہار کرنے والا شخص) کفارہ ادا کرنے سے پہلے مباشرت کرے تو اس پر ایک اور کفارہ واجب ہو جائے گا۔ اور اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ حسن مصقل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص اپنی بیوی سے ظہار کرتا ہے؟ فرمایا: کفارہ ادا کرے! عرض کیا کہ اس نے کفارہ ادا کرنے سے پہلے مباشرت کی ہے تو؟ فرمایا: اس نے حدود خداوندی میں سے ایک حد کو توڑا ہے لہذا استغفار کرے اور (مباشرت سے) باز رہے یہاں تک کہ کفارہ ادا کرے۔ (الفروع، الفقہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ دو کفارے ادا کرے۔ قالہ الشیخ۔

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ظہار کرنے والے پر کب کفارہ واجب ہوتا ہے؟ فرمایا: جب مقاربت کا ارادہ کرے! عرض کیا: اور اگر کفارہ ادا کرنے سے پہلے مقاربت کرے تو؟ فرمایا: اس پر ایک اور کفارہ واجب ہوگا۔ (التمہید)

۴۔ علی بن جعفر اپنے آباء واجداد طاہرین علیہم السلام کے سلسلہ سند سے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک بار بنی نجار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ میں نے اپنی بیوی سے ظہار کیا۔ اور کفارہ ادا کرنے سے پہلے اس سے مقاربت کی تو؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: تمہیں کس چیز نے اس پر آمادہ کیا؟ عرض کیا: چاندنی رات میں اس کی غلطی کی چمک اور اس کی پنڈلی کی سفیدی نے! فرمایا: جب تک کفارہ ادا نہ کرے تب تک اس کے قریب مت جا۔ ادا سے حکم دیا کہ ظہار کا کفارہ ادا کرے اور خدا سے طلب مغفرت طلب کرے۔

(الہندیہ، الاستبصار، الفروع)

(چونکہ حسب ظاہر یہ روایت سابقہ روایات کے خلاف نظر آتی ہے اس لئے اس کی تاویل کرتے ہوئے حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ و مؤلف علام) فرماتے ہیں کہ اس سے مراد دو کفارے ہیں۔ اور اگر ایک کفارہ مراد لیا جائے تو یہ اس صورت میں ہوگا کہ جب اس شخص نے لاعلمی میں یا بھول کر ایسا کیا ہو۔ (کما سینائی)۔ یا دوسرا کفارہ ادا کرنے سے قاصر ہو۔ اس لئے استغفار کو اس کا قائم مقام قرار دیا گیا۔

۵۔ محمد بن مسلم حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ظہار واقع نہیں ہوتی مگر (شرط کی) مخالفت پر پس جب اس کی خلاف ورزی کرے تو جب تک کفارہ ادا نہ کرے تب تک مقاربت نہیں کر سکتا۔ اور اگر جہالت و لاعلمی کی وجہ سے مقاربت کر بیٹھے تو پھر ایک ہی کفارہ واجب ہوگا۔ (الہندیہ، الاستبصار)

## باب ۱۶

ظہار کو کسی شرط پر معلق کرنا جائز ہے اور وہ شرط مقاربت بھی ہو سکتی ہے اور اس صورت میں جب تک وہ شرط حاصل نہ ہوگی تب تک ظہار واقع نہ ہوگی۔

(اس باب میں کل تیرہ حدیثیں ہیں جن میں سے سات مکررات کو قلمزد کر کے باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبد الرحمن بن الحجاج سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ظہار کی دو قسمیں ہیں۔ ایک قسم میں مباشرت سے پہلے کفارہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ اور دوسری قسم میں مباشرت کے بعد۔ پہلی قسم وہ ہے جس میں آدمی کوئی شرط مقرر کئے بغیر بیوی سے یہ کہے: ”انت علیّ کظہر امی“ (تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی مانند ہے)۔ اور دوسری قسم وہ ہے جس میں شرط مقرر کر کے ظہار کرے مثلاً کہے اگر میں تجھ سے مباشرت کروں تو تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی مانند ہے۔

(الفروع، الہندیہ، الاستبصار)

۲۔ زرارہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے اپنی ام ولد کنیز سے ظہار کیا۔ پھر اس سے مقاربت کی۔ بعد ازاں کفارہ ادا کیا تو؟ فرمایا: ایک مرد فقیہ ایسا ہی کرتا ہے کہ جب مباشرت کرتا ہے تو تب کفارہ ادا کرتا ہے۔ (الفروع)



مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے ظہار کی دوسری قسم مراد ہے (جو سابقہ حدیث میں مذکور ہے)۔

۳۔ ابن کبیر ایک شخص سے روایت کرتے ہیں اس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر میں حجرہ کے دروازہ سے نکلوں تو تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی مانند ہے۔ پھر میں اس دروازہ سے نکلا تو؟ فرمایا: تجھ پر کچھ نہیں ہے۔ عرض کیا: میں کفارہ ادا کر سکتا ہوں؟ فرمایا: تجھ پر کچھ نہیں ہے۔ عرض کیا کہ میں کفارہ میں ایک یا دو غلام آزاد کر سکتا ہوں؟ فرمایا: تجھ پر کچھ نہیں ہے۔ ادا کر سکتا ہے یا نہیں کر سکتا۔ (کتب اربعہ)

(چونکہ حسب ظاہر یہ روایت دوسری روایات کے منافی ہے اس لئے اس کی تاویل کرتے ہوئے) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ اس صورت پر محمول ہے کہ ”اگر حجرہ کے دروازہ سے نکلوں“ شرط نہیں۔ بلکہ قسم ہے۔ (کہ شرط کی صورت میں) اس کا یہ مطلب ہوگا کہ مباشرت کے ارادہ سے پہلے کفارہ واجب نہیں ہے۔

۴۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حریر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ظہار کی دو قسمیں ہیں: ایک یوں ہے کہ آدمی (اپنی بیوی یا کنیر سے) کہے کہ ”تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی مانند ہے“ اور پھر خاموش ہو جائے (کوئی شرط وغیرہ عائد نہ کرے) اور دوسری یوں ہے کہ ”تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی مانند ہے اگر میں فلاں فلاں کام کروں“ اور پھر وہ شرط کی مخالفت کر کے وہ کام کرے تو شرط کی مخالفت پر کفارہ واجب ہے۔ (الہندیہ، الاستبصار)

۵۔ سعید اعرج حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس شخص کے بارے میں جس نے کسی شرط کے ساتھ ظہار کیا تھا۔ اور پھر شرط کو پورا کیا۔ فرمایا: اس پر کچھ نہیں ہے۔ (ایضاً)

۶۔ حسن صیقل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص نے شرط عائد کر کے اپنی بیوی سے ظہار کیا۔ اور پھر شرط کی خلاف ورزی کی تو؟ فرمایا: مباشرت سے پہلے کفارہ ادا کرنا واجب ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (سابقہ ابواب میں) بعض ایسی حدیثیں گزر چکی ہیں جو اپنے عموم سے اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) آئیگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

## باب ۷ ا

جب (ظہار والی) عورت اپنا معاملہ حاکم کے پاس لے جائے تو وہ شوہر کو اگر وہ طلاق نہ دے دے تو اس کو کفارہ ادا کر کے مقاربت کرنے پر مجبور کرے گا۔ بشرطیکہ وہ ادائیگی کی طاقت رکھتا ہو۔ اور طاقت نہ رکھنے کی صورت میں مجبور نہیں کر سکتا۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود یزید کناسی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ اگر آدی ظہار کر کے عورت کو اپنے حال پر چھوڑ دے اور اس سے مباشرت نہ کرے ہاں البتہ لباس کے بغیر اسکے جسم پر نگاہ ڈالتا ہے۔ آیا اس پر کچھ (کفارہ وغیرہ) ہے؟ فرمایا: وہ (بدستور) اس کی بیوی ہے۔ ہاں البتہ اس کے ساتھ جماعت کرنے سے پہلے اس پر ظہار والا کفارہ ادا کرنا واجب ہے ولس۔ عرض کیا کہ اگر عورت اپنا معاملہ حاکم کے پاس لے جائے اور کہے کہ یہ میرا شوہر ہے جس نے مجھ سے ظہار کر کے مجھے اپنے حال پر داغزار کر رکھا ہے۔ اور میرے نزدیک نہیں آتا مبادا اس پر وہ کچھ (کفارہ) واجب ہو جائے جو ظہار کرنے پر ہوتا ہے تو؟ فرمایا: اگر وہ شخص غلام آزاد کرنے، روزہ رکھنے اور کھانا کھلانے پر قادر نہیں ہے تو اسے اس بات پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ ہاں البتہ اگر وہ اس (کفارہ کی ادائیگی) کی طاقت رکھتا ہے تو پھر حاکم اسے مباشرت سے پہلے یا اس کے بعد ادائیگی پر مجبور کرے گا۔ (الفروع، المعذیب، الفقہ) مؤلف غلام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد (باب ۱۸ میں) آئیگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

## باب ۱۸

ظہار کرنے والے شخص کو کفارہ ادا کرنے اور مباشرت کرنے یا طلاق دینے پر مجبور نہیں جاسکتا۔ مگر مرافعہ کے تین ماہ کے بعد اور کفارہ کی اقسام و احکام کا بیان؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو بصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے ظہار کیا ہے تو؟ فرمایا: اگر اس سے مقاربت کرنا چاہے تو اس پر ایک غلام آزاد کرنا، یا دو مہینہ کے مسلسل روزے رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا واجب ہے۔ ورنہ تین ماہ تک اسے اپنے حال پر چھوڑا جائے گا۔ پس اگر رجوع کر لیا (کفارہ ادا کر دیا) تو فیہا ورنہ اسے کھڑا کر کے اس سے پوچھا جائے گا کہ تمہیں اس عورت کی ضرورت ہے؟ ورنہ اسے طلاق دے دے؟ پس اگر رجوع

کر لے (کفارہ ادا کر کے مقاربت کرے) تو وہ بدستور اس کی بیوی ہے۔ اور اگر ایک طلاق دے دے تو وہ رجوع کرنے کا حقدار ہے۔ (الہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد باب الکفارات میں آئیگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

## باب ۱۹

ایلاء اور ظہار کے اکٹھا جمع ہو جانے کا حکم؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام نے اس شخص کے بارے میں جس نے ایک ہی کلمہ میں اپنی بیوی سے ایلاء بھی کیا تھا اور ظہار بھی۔ فرمایا: اس پر ایک ہی کفارہ واجب ہے۔ (الفقیہ)

## باب ۲۰

طلاق پر ظہار اور ظہار پر طلاق واقع نہیں ہو سکتی۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ طلاق پر ظہار اور ظہار پر طلاق واقع نہیں ہو سکتی۔ (الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ ہمارے بعض فقہاء نے اس حدیث کی یوں تشریح کی ہے کہ ان میں ایک واقع نہیں ہو سکتی جبکہ ارادہ دوسری کا ہو۔ بنا بریں یہاں ”علی“ بمعنی ”مع“ ہوگا۔ جیسا کہ آیت کریمہ ﴿وَيُطْعَمُونَ السَّاعِمَ عَلَى حُبِّهِ﴾ اور آیہ مبارکہ ﴿وَإِنْ رَأَيْتَ أَنَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ لِلنَّاسِ عَلَى ظَلَمِهِمْ﴾ میں ”علی“ بمعنی ”مع“ استعمال ہوا ہے۔

## باب ۲۱

اگر عورت مرد سے ظہار کرے تو وہ واقع نہیں ہوتی۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی عورت کہے کہ میرا شوہر مجھ پر میری ماں کی پشت کی مانند ہے تو دونوں (میاں بیوی) پر کوئی کفارہ نہیں ہے۔ (الفقیہ، الفروع)

## ﴿ ایلاء اور کفارات کے ابواب ﴾

(اس سلسلہ میں کل تیرہ (۱۳) باب ہیں)

### باب ۱

ایلاء قسم کے بغیر واقع نہیں ہوتی۔ اگرچہ ایک سال یا اس سے زائد عرصہ تک عورت سے بایکاٹ کرنے اور (ایلاء کرنے کے بعد) چار ماہ گزرنے کے بعد اگر عورت صبر نہ کرے تو شوہر کو مقاربت کرنے یا طلاق دینے پر مجبور کیا جائے گا۔

(اس باب میں کل دودھشیں ہیں جن کا ترجمہ پیش خدمت ہے)۔ (احقر مترجم محمد عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص قسم اور طلاق کے بغیر ایک سال تک اپنی بیوی سے قطع تعلقی کرتا ہے۔ اور اس سے نزدیکی نہیں کرتا تو؟ فرمایا: اسے اس کے پاس جانا چاہئے۔ پھر فرمایا: جو کوئی اپنی بیوی سے ایلاء کرے اور ایلاء یہ ہے کہ خدا کی قسم میں تجھ سے جماع نہیں کروں گا۔ بخدا میں تمہیں غصہ دلاؤں گا۔ پھر ایسا کرے بھی۔ تو اسے چار ماہ تک مہلت دی جائے گی۔ الخ..... (الفقیہ، الفروع)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حفص بن الہیثمی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی شخص اپنی بیوی کو غصہ دلائے اور قسم کھائے بغیر چار ماہ تک اس کے نزدیک نہ جائے تو عورت اس کے خلاف دعویٰ کر سکتی ہے۔ پس (اسے دو باتوں میں سے ایک کا اختیار دیا جائے گا) یا اپنے کئے سے باز آ جائے یا پھر اسے طلاق دے دے۔ اور اگر نہ اسے غصہ دلائے۔ اور نہ قسم کھائے تو پھر یہ ایلاء نہیں ہے۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ قبل ازیں (باب ۱۷ از مقدمات نکاح میں) ایسی حدیثیں گزر چکی ہیں جو چار ماہ تک جماع نہ کرنے کے جواز پر دلالت کرتی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۲ و ۸ و ۹ میں) آئیگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

## باب ۲

چار ماہ یا اس کے بعد بھی جب بیوی خاموش رہے اور  
مرافعہ نہ کرے تو ایلاء کرنے والے پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غنی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود بکیر بن اعین اور برید بن معاویہ سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام و حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی شخص قسم کھائے کہ وہ اپنی بیوی سے مقاربت نہیں کرے گا تو چار ماہ تک تو عورت کو کوئی بات (شکوہ و شکایت) کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اور نہ شوہر پر چار ماہ تک اس سے باز رہنے پر کوئی گناہ ہے پس اگر چار ماہ گزر جائیں اور وہ اس سے نزدیکی نہ کرے۔ پس اگر عورت اس پر خاموش رہے اور راضی۔ تو پھر تو مرد کے لئے حلال ہے۔ لیکن اگر عورت اپنا مقدمہ (حاکم شرع کی) عدالت میں لے جائے تو پھر (دو ٹوک لفظوں میں) مرد سے کہا جائے گا کہ یا تو اپنی قسم سے باز آ اور مباشرت کر یا پھر اسے طلاق دے کر فارغ کر اور طلاق دینے کا عزم یہ ہے کہ اسے اپنے حال پر چھوڑ دے۔ پس جب اسے حیض آئے اور اس سے پاک ہو جائے تو اسے طلاق دے دے۔ اور جب تک تین طہر نہ گزر جائیں اسے رجوع کرنے کا حق حاصل ہے۔ پس یہ ہے وہ ایلاء جس کا تذکرہ کتاب وسنت میں موجود ہے۔ (الفروع) مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۵ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ میں) آئیں انشاء اللہ تعالیٰ۔

## باب ۳

ایلاء لفظ اللہ یا اس کے خصوصی اسماء کے بغیر واقع نہیں ہوتی۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غنی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں ارشاد خداوندی ﴿وَالْيَلِ إِذَا يَغْشَوَا﴾ (مجھے قسم ہے رات کی جب وہ چھا جائے)۔ ﴿وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَى﴾ (مجھے قسم ہے تارے کی جب وہ گرے) وغیرہ کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: خالق کو یہ حق حاصل ہے کہ اپنی جس مخلوق کی چاہے قسم کھائے۔ مگر مخلوق کو خالق کے سوا کسی اور کی قسم کھانے کا حق نہیں ہے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ حلبی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میں کسی آدمی کے لئے یہ جائز نہیں جانتا کہ

وہ خدا کے سوا اور کسی کی قسم کھائے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب اول میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۸ و ۹ و ۱۰ از ایمان میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

## باب ۴

اصلاح کی نیت سے ایلاء واقع نہیں ہوتی۔ بلکہ ضرر پہنچانے کی قصد سے واقع ہوتی ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غفی عند)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ایک بار ایک شخص حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا: میری بیوی نے ایک بچہ کو دودھ پلایا ہے۔ اور میں نے قسم کھائی ہے کہ جب تک تو اسے دودھ نہیں چھڑائے گی میں تجھ سے مقاربت نہیں کروں گا۔ تو؟ فرمایا: اصلاح احوال میں قسم نافذ نہیں ہوتی۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثوں کا حکم اس کے بعد (باب ۳۰ از ایمان میں) آئے گا۔

انشاء اللہ تعالیٰ۔

## باب ۵

ایلاء اس وقت واقع ہوتی ہے کہ جب چار ماہ سے زائد عرصہ کے لئے یا علی الاطلاق مباشرت نہ کرنے کی قسم کھائی جائے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غفی عند)

۱۔ حضرت شیخ کلینی باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں آپ نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: جو کوئی شخص اپنی عورت سے ایلاء کرے تو چار ماہ تک انتظار کیا جائیگا۔ بعد ازاں اسکا مواخذہ کیا جائیگا۔ پس اگر باز نہ آیا تو پھر اسے طلاق دینے پر مجبور کیا جائے گا۔ (الفروع، الفقیہ، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ طوسی باسناد خود زرارہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص نے قسم کھائی ہے کہ تین ماہ تک اپنی بیوی کے نزدیک نہیں جائیگا تو؟ فرمایا: جب تک چار ماہ سے زائد عرصہ تک نزدیک نہ جانے کی قسم نہ کھائے تب تک ایلاء نہیں ہوتی۔ (التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۲۱ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۸ و ۹ میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

## باب ۶

## ایلاء نہیں ہوتی مگر دخول کے بعد۔

- (اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غفری عنہ)
- ۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اس وقت تک کوئی ایلاء نہیں کر سکتا۔ جب تک دخول نہ کرے۔ (الفروع)
- ۲۔ ابوالصباح کنانی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اس وقت تک ایلاء واقع نہیں ہوتی جب تک اس عورت کے ساتھ نہ کیا جائے جس سے شوہر دخول کر چکا ہو۔ (الفروع، التہذیب)
- مولف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے ظہار (باب ۸) میں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد لعان (باب ۲) میں آئیگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

## باب ۷

## کنیز سے ایلاء واقع نہیں ہوتی۔

- (اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غفری عنہ)
- ۱۔ جناب عبداللہ بن جعفرؒ باسناد خود احمد بن محمد بن ابونصر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص اپنی کنیز سے ایلاء کرتا ہے تو؟ فرمایا: کنیز سے کس طرح ایلاء کر سکتا ہے جبکہ اسے طلاق نہیں ہوتی؟ (قرب الاسناد)

## باب ۸

ایلاء کرنے والے کو چار ماہ کے بعد نہ کہ پہلے اور وہ بھی تب کہ جب بیوی مرافعہ کرے کھڑا کیا جائے گا اور عورت چار ماہ کے بعد جس قدر بھی تاخیر کرے اسے مرافعہ کرنے کا بہر حال حق حاصل ہے اور مرد کو کھڑا کرنا لازم ہے۔

- (اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غفری عنہ)
- ۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود طبری سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: جو شخص اپنی بیوی سے ایلاء کرے اور ایلاء یہ ہے کہ خدا کی قسم کھا کر کہے کہ میں تجھ سے ہمبستری نہیں کروں گا اور بخدا میں تمہیں غصہ دلاؤں گا۔ چنانچہ بعد ازاں ایسا کرے بھی۔ تو اسے چار ماہ کی مہلت دی جائے گی۔ پس چار ماہ کے بعد اسے کھڑا کیا جائے گا اور اس سے سوال اور جواب کیا

جائے گا۔ پس اگر باز آ گیا یعنی اپنی بیوی سے مصالحت کر لی تو خدا غفور و رحیم ہے۔ اور اگر باز نہ آیا تو اسے طلاق دینے پر مجبور کیا جائے گا۔ مگر یہ طلاق کھڑا کرنے (اور سوال و جواب کرنے) کے بعد ہوگی۔ وقوف کے بعد اسے مجبور کیا جائے گا کہ باز آئے یا طلاق دے۔ (کتب اربعہ)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو الجارود سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ شوہر کو ایک سال کے بعد کھڑا کیا جائے گا۔ راوی نے عرض کیا: سال کے بعد؟ فرمایا: ہاں سال کے بعد کھڑا کیا جائے گا۔ (العقدیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ یہ سابقہ روایات کے منافی نہیں ہے (جن میں مذکور ہے کہ چار ماہ کے بعد کھڑا کیا جائے گا)۔ کیونکہ اس میں سال سے پہلے کھڑا کرنے کی نفی تو نہیں کی گئی ہے۔ بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ سال کے بعد بھی کھڑا کیا جاسکتا ہے!

۳۔ ابو مریم بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے ایلاء کیا تو؟ فرمایا: چار ماہ سے پہلے اور اس کے بعد اسے کھڑا کیا جاسکتا ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اسے اس بات پر محمول کیا ہے کہ چار ماہ سے پہلے اسے صرف اس لئے کھڑا کیا جائے گا کہ اس نے ایلاء میں مدت کیوں مقرر کی ہے۔ نہ کہ باز رہنے یا طلاق دینے کیلئے۔ (کیونکہ یہ سب کچھ تو چار ماہ کے بعد ہوتا ہے)۔

۴۔ عثمان بن عیسیٰ نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے ایلاء کی ہے۔ کب ان کے درمیان جدائی ڈالی جائے گی؟ فرمایا: جب چار ماہ گزر جائیں گے۔ اور اسے کھڑا کیا جائے گا۔ عرض کیا: اسے کون کھڑا کرے گا؟ فرمایا: امام۔ عرض کیا: اگر وہ اسے دس سال تک کھڑا نہ کرے تو؟ فرمایا: وہ اس کی بیوی رہے گی۔ (العقدیب)

۵۔ جناب علی بن ابراہیم قمیؒ اپنی تفسیر میں باسناد خود ابو بصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایلاء یہ ہے کہ آدمی قسم کھائے کہ وہ اپنی بیوی سے مباشرت نہیں کرے گا۔ پس اگر بیوی اس پر صبر کرے (اور مراءفہ نہ کرے) تو اس کے لئے جائز ہے۔ اور اگر امام (دوسری روایت کے مطابق حاکم شرع) کی خدمت میں مراءفہ کرے تو وہ اسے چار ماہ کی مہلت دے گا۔ اس کے بعد (اسے کھڑا کر کے) فرمائے گا کہ یا توجع کر (حق زوجیت ادا کر) یا پھر اسے طلاق دے۔ اور اگر وہ دونوں باتوں سے انکار کرے تو اسے جس دوام میں رکھے گا۔ (تفسیر قمی)



مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۱۲۰ میں) بعض ایسی حدیثیں گزر چکی ہیں جو کہ اس مقصد پر کچھ دلالت کرتی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۲۰ و ۱۲۱ میں) آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

### باب ۹

ایلاء کرنے والے کو (چار ماہ کی) مدت کے بعد مجبور کیا جائے گا کہ یا اپنی قسم سے باز آئے یا طلاق دے۔ اور جبراً طلاق واقع نہیں ہونی مگر مرافعہ کے بعد۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے دو کفرات کو قلمزد کر کے باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غنی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو بصیر مرادی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایلاء کیا ہے؟ فرمایا: وہ یہ ہے کہ مرد اپنی بیوی سے کہے خدا کی قسم میں تم سے اتنی اتنی مدت تک مجامعت نہیں کروں گا۔ اور خدا کی قسم میں تمہیں غصہ دلاؤں گا۔ پس ایسے شخص کو چار ماہ تک مہلت دی جائے گی۔ (باز آ گیا تو فہما در نہ) پھر اس کا اس طرح مواخذہ کیا جائے گا کہ چار ماہ کے بعد اسے کھڑا کر کے اپنی قسم سے باز آنے یا طلاق دینے پر مجبور کیا جائے گا۔ اور اگر چہ چار ماہ گزر بھی جائیں مگر پھر بھی خود بخود طلاق واقع نہیں ہوتی جب تک عورت امام (حاکم شرع) کی عدالت میں اپنا مقدمہ پیش نہ کرے۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود سماعہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے ان (حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام) سے سوال کیا کہ ایک شخص اپنی بیوی سے ایلاء کرتا ہے تو؟ فرمایا: ایلاء یہ ہے کہ آدمی اپنی عورت سے کہے بخدا میں تم سے اتنی مدت (چار ماہ سے زائد) تک مجامعت نہیں کروں گا۔ پس اس صورت میں چار ماہ تک انتظار کیا جائے گا۔ (جن میں ایک بار بلا عذر مجامعت کرنا واجب ہے)۔ پس اگر اس سے باز آ جائے اور وہ یوں کہ اپنی بیوی سے مصالحت کر لے تو خدا غفور و رحیم ہے۔ اگر چار ماہ کے بعد بھی باز نہ آئے یعنی نہ صلح کرے اور نہ طلاق دے۔ تو اسے (ان دو باتوں میں سے کسی ایک کے اختیار کرنے پر) مجبور کیا جائے گا اور جب تک اسے کھڑا نہ کیا جائے تب تک خود بخود طلاق واقع نہیں ہوتی۔ اگر چہ چار ماہ بھی گزر جائیں۔ پس اگر وہ کوئی بھی بات ماننے سے انکار کر دے تو پھر امام (خود صیغہ طلاق جاری کر کے) ان کے درمیان علیحدگی کر دیں گے۔ (التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۲۰ و ۱۲۱ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۲۰ و ۱۲۱ میں) آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

## باب ۱۰

ایلاء کرنے والے شخص کو طلاق رجعی یا بائن دینے کا حق حاصل ہے لیکن بہر صورت طلاق کے شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غنی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود برید بن معاویہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایلاء کے بارے میں فرما رہے تھے کہ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ اپنی بیوی کے نزدیک نہیں جائے گا اور اس سے مباشرت نہیں کرے گا۔ اور اپنے سر کو اس کے سر کے ساتھ اکٹھا نہیں کرے گا تو چار ماہ تک اس کے لئے گنجائش ہے۔ اس کے بعد اسے (عدالت کے کٹھمرے میں) کھڑا کیا جائے گا کہ یا تو اپنی قسم سے باز آئے اور مباشرت کرے یا پھر طلاق دے کر اسے فارغ کرے۔ اور وہ اس طرح کہ جب حیض سے پاک ہو تو جماع کئے بغیر دو عادل گواہوں کی موجودگی میں طلاق دے۔ پھر جب تک تین طہر نہ گزر جائیں وہ رجوع کرنے کا حقدار ہے۔ (الفروع، الجہذیب، الاستبصار، تفسیر عیاشی)

۲۔ ابو مریم حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایلاء کرنے والے کو چار ماہ کے بعد کھڑا کر کے دو باتوں میں سے ایک کے اختیار کرنے پر مجبور کیا جائے گا۔ یا تو نیکی کے ساتھ اسے روک لے۔ یا احسان کے ساتھ اسے فارغ کر دے۔ پس اگر طلاق دینے کا عزم ظاہر کرے تو یہ ایک طلاق (رجعی) متصور ہوگی اور وہ رجوع کرتے کا حقدار ہوگا۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود منصور بن حازم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب (چار ماہ کے بعد) ایلاء کرنے والے کو کھڑا کیا جائے اور وہ باز نہ آئے تو پھر طلاق بائن دے گا۔ (الجہذیب، الاستبصار)

۴۔ منصور بن حازم کہتے ہیں کہ طلاق بائن دے گا۔ دوسرے بعض اصحاب نے کہا: رجعی دے گا۔ اور بعض نے یہ تفصیل بیان کی ہے کہ اگر عورت شکایت کرے کہ شوہر اس پر جبر کرتا ہے اور اسے ضرر و زیاں پہنچاتا ہے تو پھر تو بائن دے گا۔ اور اگر عورت خاموش رہے اور کوئی شکوہ و شکایت نہ کرے تو پھر رجعی دے گا۔

(الفروع، الجہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۸ و ۹ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۱ و ۱۲ میں) آئیگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

## باب ۱۱

ایلاء کرنے والا جب مقررہ مدت (چار ماہ) کے بعد طلاق دینے سے انکار کر دے اور قسم سے باز بھی نہ آئے تو امام اسے قید کرے گا اور خورد و نوش میں اس پر سختی کرے گا اور اگر پھر بھی انکار کرے تو امام اسے قتل کر سکتے ہیں۔

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غنی عہد) ۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حماد بن عثمان حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں جب

ایلاء کرنے والا شخص طلاق دینے سے انکار کر دے تو حضرت امیر المومنین فرماتے ہیں کہ اسے سر کنڈے کے باڑے میں قید کیا جائے گا اور اس کی روٹی پانی بند کی جائے یہاں تک کہ طلاق دے۔ (الفروع، الجہدیب، الاستبصار)

۲۔ غیاث بن ابراہیم کی روایت صادق از حضرت امیر علیہ السلام میں یوں وارد ہے کہ قید میں اس پر خورد و نوش میں سختی کی جائے گی۔ یعنی اس کی مطلوبہ غذا کا چوتھا حصہ اسے دیا جائے گا تاکہ (تجک آ کر) طلاق دے۔ (ایضاً)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مروی ہے کہ جب ایلاء کرنے والے شخص کو امام المسلمین طلاق دینے کا حکم دیں اور وہ یہ حکم ماننے سے انکار کر دے تو اس ابا و انکار کی وجہ سے اس کی گردن اڑادی جائے گی۔

(المفقیہ، کذا فی الفروع عن خلف بن حماد مرفوعاً عن الصادق علیہ السلام)

۴۔ جناب علی بن ابراہیم قمی اپنی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت امیر علیہ السلام کے بارے میں روایت ہے کہ انہوں نے ایلاء کرنے والے ایک شخص کو چار ماہ گزر جانے کے بعد سر کنڈے کے ایک باڑے میں قید کر دیا تھا۔ اور اس سے فرمایا تھا کہ یا تو اپنی قسم سے باز آ اور اپنی بیوی سے مباشرت کر یا پھر اسے طلاق دے دے ورنہ میں اس باڑے کو آگ لگا دوں گا (جس میں تو جل کر بھسم ہو جائے گا)۔ (تفسیر قمی)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۸ و ۹ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) آئیگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

## باب ۱۲

ایلاء کرنے والا شخص اگر طلاق دے دے تو عورت پر عدت گزارنا واجب ہے۔ اور اگر باز آ جائے تو اس پر قسم کا کفارہ ادا کرنا واجب ہے۔

(اس باب میں کل پانچ حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکررات کو قلمزد کر کے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غنی عہد)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنی عورت سے مقاربت کرنے کی قسم کھائی ہے اور اسے چار

ماہ گزر گئے ہیں؟ فرمایا: اسے کھڑا کیا جائے گا۔ (اور باز آنے یا طلاق دینے کا اختیار دیا جائے گا) پس اگر طلاق دینے کا عزم ظاہر کرے تو اس کی بیوی مطلقہ عورت کی طرح عدت گزارے گی۔ اور اگر باز آجائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ (الہندیہ، الاستبصار، تفسیر عیاشی)

۲۔ منصور بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے ایلاء کیا ہے اور اسے چار ماہ گزر گئے ہیں تو؟ فرمایا: اسے (عدالت کے کٹھرے میں) کھڑا کیا جائے گا پس اگر طلاق دے تو عورت عدت طلاق گزارے گی اور اگر باز آجائے تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کر کے اسے اپنے پاس رکھے گا۔ (الہندیہ، الاستبصار، الفقہ، تفسیر عیاشی)

۳۔ جناب عیاشی اپنی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ جب کوئی عورت (ایلاء کی وجہ سے) مرد سے علیحدہ ہو جائے تو آیا وہ دوسرے خواستگاری کرنے والوں کے ہمراہ اس کا شوہر بھی خواستگاری کر سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں مگر دو طلاؤں کے بعد اور جب تک اپنی قسم کا کفارہ ادا نہیں کرے گا تب تک اس کے نزدیک نہیں جائے گا۔ (تفسیر عیاشی)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۱۰ و ۱۱ میں) ایسی حدیثیں گزر چکی ہیں جو عدت گزارنے کے وجوب پر دلالت کرتی ہیں۔ اور اس کے بعد (باب ۱۲ از کفارات میں) ایسی حدیثیں آئیگی جو قسم کے کفارہ ادا کرنے کے وجوب پر دلالت کرتی ہیں۔

### باب ۱۳

اس صورت کا حکم کہ جب عورت دعویٰ کرے کہ اس کا شوہر اس سے مباشرت نہیں کرتا اور مرد کہے کہ وہ کرتا ہے؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم مخفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود اسحاق بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے آباء و اجداد سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک عورت دعویٰ کرتی ہے کہ اس کا شوہر اس سے مقاربت نہیں کرتا جبکہ مرد کا دعویٰ ہے کہ وہ مقاربت کرتا ہے تو؟ فرمایا: مرد اپنے دعویٰ پر قسم کھائے گا اور پھر اسے اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے گا۔ (دوسرے نسخہ میں یوں ہے کہ عورت اپنے دعویٰ پر قسم کھائے گی اور پھر اسے اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے گا)۔ (الہندیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے باب العیوب (نمبر ۱۵) میں گزر چکی ہیں۔

## ﴿ کفاروں کے ابواب ﴾

(اس سلسلہ میں کل سینتیس (۳۷) باب ہیں)

## باب ۱

ظہار میں کفارہ مرتبہ واجب ہے۔ یعنی پہلے تو ایک غلام آزاد کرے گا اور اگر اس سے عاجز ہو تو پھر دو ماہ مسلسل روزے رکھے گا۔ اور اگر اس سے بھی عاجز ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے گا۔ عام اس سے کہ ظہار آزاد عورت سے کرے یا کنیر سے؟

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے تین بکرات کو قلعہ و ذکر کے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غنی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حمران سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے حدیث ظہار کے ضمن میں فرمایا: جب آدمی بیوی سے کہی ہوئی بات پر نادم ہو جائے جبکہ خدا بھی اہل ایمان کے لئے اس بات کو ناپسند کرتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے: ﴿هُوَ الَّذِي يَظْهَرُونَ مِنْ تَسَاءُلِهِمْ ثُمَّ يَعُوذُونَ لِمَا قَالُوا﴾..... چنانچہ مقاربہ سے پہلے اس پر ایک غلام آزاد کرنا واجب ہے۔ اور اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو پھر مسلسل دو ماہ روزے رکھے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ یہ شرعی ممانعت کے بعد ظہار کرنے کی منجانب اللہ سزا ہے۔ (الفروع وغیرہ)

۲۔ ابو بصیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ ایک شخص حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اپنی بیوی سے ظہار کیا ہے تو؟ فرمایا: جا اور ایک غلام آزاد کر۔ عرض کیا: گنجائش نہیں ہے۔ فرمایا: جا اور دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ۔ عرض کیا: طاقت نہیں ہے۔ فرمایا: جا اور ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا۔ الخ..... (کتب اربعہ)

۳۔ معاویہ بن وہب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص اپنی بیوی سے کہتا ہے کہ وہ اس پر اس کی ماں کی پشت کی مانند ہے تو؟ فرمایا: ایک غلام آزاد کرے، یا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے یا پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ اور غلام کی جگہ ایک مسلمان غلام بچہ کا آزاد کرنا کافی

ہے۔ (الفروع، التہذیب، نوادر ابن عینی)

۴۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد خداوندی ﴿فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا﴾ (کہ جو روزہ رکھنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے) کی تفسیر میں فرمایا کہ جو بیماری یا شدت پیاس کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو (وہ کھانا کھلائے)۔ (المنہج ص ۱۵۱، ۱۵۲، باب الصوم)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے باب الظہار (نمبر ۱۳، ۱۴، ۱۵)، باب الصوم (باب ۱۰۳ و ۱۰۴) وغیرہ (باب الاعتکاف نمبر ۱) میں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۲ و ۸ میں) آئیگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور قبل ازیں کچھ ایسی حدیثیں بھی گزر چکی ہیں جو بظاہر اس کے منافی تھیں اور ہم نے ان کی توجیہ بیان کر دی ہے۔

## باب ۲

جس شخص پر ظہار یا ماہ رمضان کے روزوں کا کفارہ واجب ہو اور وہ ادا نہ کر سکے تو کوئی دوسرا شخص ادا کر دے تو کافی ہے اور وہ شخص اور اس کے اہل و عیال مستحق ہوں تو اس دوسرے شخص کے ادا کردہ کفارہ سے کھا سکتے ہیں۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غنی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو بصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ ایک بار ایک شخص حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اپنی بیوی سے ظہار کیا ہے تو؟ فرمایا: جا اور ایک غلام آزاد کر۔ عرض کیا: گنجائش نہیں ہے۔ فرمایا: جا اور مسلسل دو ماہ روزے رکھ۔ عرض کیا: طاقت نہیں ہے۔ فرمایا: جا اور ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا۔ عرض کیا: قدرت نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو پھر تیری طرف سے میں کچھ انتظام کرتا ہوں۔ یہ فرما کر اسے کچھ کھجوریں عطا فرمائیں اور فرمایا: جا اور ساٹھ مسکینوں کو کھلا۔ عرض کیا: مجھے اس ذات ذوالجلال کی قسم جس نے آپ کو مبعوث برسات کیا ہے۔ زمین و آسمان کے درمیان میرے اور میرے اہل و عیال سے بڑھ کر کوئی محتاج نہیں ہے۔ فرمایا: جا اور خود کھا اور اپنے اہل و عیال کو کھلا۔ (کتب اربعہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۸ از کتاب الصوم میں) ایسی حدیثیں گزر چکی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ماہ رمضان کے روزہ کے کفارہ کا بھی یہی حکم ہے۔

## باب ۳

مسلّس دو ماہ کے روزوں میں ایک ماہ اور ایک دن کا روزہ مسلّس رکھنا اور باقی دنوں کا متفرق طور پر رکھنا کافی ہے اور اس سے کمتر رکھنا کافی نہیں ہے۔ اور کفارہ کا روزہ سفر اور مرض میں رکھنا جائز نہیں ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غفری عنہ)

- ۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود جمیل بن دراج سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ظہار کرنے والے شخص پر کفارہ کب واجب ہوتا ہے..... (یہاں تک کہ کہا) عرض کیا کہ اگر کچھ روزے رکھنے کے بعد بیمار ہو جائے۔ تو (صحت کے بعد) از سر نو رکھے یا باقی ماندہ رکھے؟ فرمایا: اگر صرف ایک ماہ رکھے اور پھر بیمار ہو جائے تو پھر تو از سر نو رکھے گا۔ اور اگر ایک ماہ پر ایک یا دو روزے زیادہ رکھ چکنے کے بعد یہ صورت حال پیش آئے تو پھر باقی ماندہ رکھے گا۔ (المفقیہ، الفروع، التہذیب)
- ۲۔ ابن عیینہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ظہار کرنے والا (اور پھر کفارہ کا روزہ رکھنے والا) ایک ماہ اور ایک دن مسلّس روزہ رکھے تو اس نے گویا تسلسل قائم کر دیا۔ اب چاہے تو (باقی ماندہ روزے) الگ الگ رکھے۔ اور چاہے تو (عجز کی صورت میں) ہر روزہ کے عوض ایک مد طعام ادا کرے۔ (المفقیہ)

## باب ۴

جس شخص پر مسلّس دو ماہ کے روزے رکھنا واجب ہوں وہ ماہ شعبان سے ان کے رکھنے کا آغاز نہیں کر سکتا۔ مگر یہ کہ اس سے پہلے (رجب کے بھی) کچھ رکھے اگر چہ ایک دن ہو۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غفری عنہ)

- ۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر کوئی شخص ماہ شعبان میں ظہار کرے اور (کفارہ میں) غلام آزاد نہ کر سکے (اور کفارہ کے روزے رکھنے ہوں) تو پھر شعبان میں نہ رکھے بلکہ صبر کرے اور ماہ رمضان کے روزے رکھنے کے بعد مسلّس دو ماہ روزہ رکھے اور اگر سفر میں ظہار کرے تو گھر واپس پہنچنے تک انتظار کرے (تب روزے رکھے)۔

(کتب اربعہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب امیں) اور باب الصوم میں گزر چکی ہیں۔

## باب ۵

جو شخص (کفارہ) کے روزے رکھنا شروع کر دے اور اس اثنا میں غلام آزاد کرنے پر قادر ہو جائے تو اس کے لئے روزوں کا مکمل کرنا جائز ہے اور (اگر روزے چھوڑ کر) غلام آزاد کرے تو یہ مستحب ہے۔ اور غلام پر ظہار کا کفارہ صرف ایک ماہ ہے۔

۱۔ (اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غنی عند) حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے حدیث ظہار میں فرمایا: اگر روزے رکھنا شروع کرے۔ اور پھر اسے کچھ مال مل جائے (جس سے غلام آزاد کر سکے) تو جسے شروع کیا ہے اسی کو جاری رکھے۔ (کتب اربعہ)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ظہار کے کفارہ کے بارے میں فرمایا کہ جو شخص کفارہ ظہار میں ایک مہینہ روزے رکھ چکے اور پھر اسے غلام دستیاب ہو جائے تو اسے آزاد کرے اور روزوں کی پروا نہ کرے۔ (الہندی، الاستبصار) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اسے استحباب پر محمول کیا ہے کہ ایسا کرنا مستحب ہے۔

## باب ۶

ہر وہ شخص جو کوئی کفارہ ادا کرنے سے عاجز ہو اس کے لئے استغفار کرنا کافی ہے۔ اور اس سلسلہ میں ظہار کا حکم؟

۱۔ (اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غنی عند) حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو بصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہر وہ شخص جس پر کوئی کفارہ واجب ہو خواہ وہ روزہ رکھنا ہو یا غلام آزاد کرنا یا قسم کھانے یا منٹ ماننے یا قتل کی وجہ سے صدقہ دینا واجب ہو۔ اور آدھی اس کی ادائیگی سے عاجز ہو تو استغفار کرنا (خدا سے مغفرت طلب کرنا) اس کا کفارہ ہے۔ ماسوا ظہار کے کفارہ کے کیونکہ اگر آدمی کفارہ ادا نہ کر سکے تو اس پر مباشرت کرنا حرام ہے۔ اور میاں بیوی میں علیحدگی کی جائے گی۔ مگر یہ کہ عورت اس بات پر راضی ہو کہ شوہر اس کے پاس رہے مگر اس سے مباشرت نہ کرے۔ (الہندی، الاستبصار، الفروع)

۲۔ داؤد بن فرقد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: استغفار توبہ ہے اور ہر اس شخص کا کفارہ جو کوئی کفارہ ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ (الہندی)



۳۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود اسحاق بن عمار سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی شخص ظہار کا کفارہ ادا کرنے سے قاصر ہو تو خدا سے مغفرت طلب کرے اور مباشرت کرنے سے پہلے ارادہ کرے کہ پھر کبھی ایسا نہیں کرے گا۔ پھر مباشرت کرے۔ اور یہ استغفار و ارادہ کفارہ سے کفایت کریں گے۔ ہاں البتہ جب بھی کفارہ ادا کرنے کی قدرت ہو تو پھر ادا کرے۔ اور اگر خود محتاج ہو اور کچھ صدقہ کر کے خود کھائے اور اپنے اہل و عیال کو کھلائے تو بھی کافی ہے۔ اور اگر اس کی بھی توفیق نہ ہو۔ تو پھر خدا سے مغفرت طلب کرے اور ارادہ کرے کہ آئندہ کبھی ایسا نہیں کرے گا تو کافی ہے۔ اور بخدا یہ کفارہ ہے۔

(الفروع، العبدیہ، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ بنا بریں ممکن ہے کہ پہلی حدیث کو استحباب پر محمول کیا جائے۔ نیز ممکن ہے کہ وہ اس بات پر محمول ہو کہ ظہار کا کفارہ بالکل ختم نہیں ہوتا بلکہ جب بھی استطاعت حاصل ہو تو ادا کرنا پڑتا ہے (جیسا کہ حدیث نمبر ۳ میں بھی اس کا تذکرہ ہے)۔

### باب ۷

ظہار کے کفارہ میں ایک مسلمان غلام بچہ کا آزاد کرنا کافی ہے۔ اور یہی حکم قسم کے کفارہ کا ہے۔ مگر قتل کے کفارہ میں بچہ کا آزاد کرنا کافی نہیں ہے اور مومن غلام سے مراد وہ غلام ہے جو امامت (ائمہ اہل بیت) کا قائل ہو۔

(اس باب میں کل دس حدیثیں ہیں جن میں سے پانچ مکررات کو قلمزد کر کے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے حدیث ظہار میں فرمایا: غلام آزاد کرنے میں اس بچہ کا آزاد کرنا کافی ہے جس کی ولادت اسلام پر ہوئی ہو۔ (الفروع، المقتیہ)

۲۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود فضل بن مبارک سے اور وہ اپنے باپ (مبارک) سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ میں آپؑ پر قربان ہوں جاؤں! ایک شخص پر کسی وجہ سے ایک مومن غلام کا آزاد کرنا واجب ہے۔ مگر وہ اسے ملتا نہیں ہے تو کیا کرے؟ فرمایا: چھوٹے غلام بچوں کو آزاد کرو۔ اگر بڑے ہو کر مومن نکلے تو فیہا اور اگر مومن نہ نکلے تو تم پر کچھ نہیں ہے۔ (المقتیہ)

۳۔ محمد طبری حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: (کفارہ) قتل میں تو مرد ہی آزاد کرنا ہے

مگر ظہار اور قسم کے کفارہ میں کچھ بھی کافی ہے۔ (ایضاً)

۴۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود طوسی سے ابوردہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے ارشاد خداوندی ﴿فَقَضَّ عَنْهُ لِرُكْبَةٍ مَّقْبُولَةٍ﴾ کی تفسیر میں فرمایا کہ مومن غلام سے مراد وہ غلام ہے جو اہمت کا قائل ہو۔ (العقدیب، القروس، تفسیر عیاشی، کذا فی نوادر ابن عیسیٰ)

۵۔ جناب عیاشیؒ اپنی تفسیر میں کر دویہ ہمدانی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ مومن غلام کو کس طرح پہچانا جائے؟ فرمایا: دین فطرت سے ﴿فَطَرَتِ اللّٰهُ الْتَنِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْہَا﴾۔ (تفسیر عیاشی)

مؤلف غلام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۳ اور باب ۱۶ از حق میں) آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

## باب ۸

جو شخص ظہار کا کفارہ ادا کرنے سے عاجز ہو اس کے لئے اٹھارہ روزے رکھنا کافی ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غنی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو بصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے ظہار کیا ہے مگر اس کے پاس نہ مال ہے کہ جس سے غلام آزاد کرے یا صدقہ کرے۔ اور نہ ہی (دو ماہ کے) روزوں پر قدرت رکھتا ہے تو؟ فرمایا: وہ کل اٹھارہ روزے رکھے ہر دس مسکین (کے کھانے) کے عوض تین روزے۔ (العقدیب)

مؤلف غلام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۹ از باب یغنیہ الصوم الواجب میں) گزر چکی ہیں۔

## باب ۹

جو شخص اپنے غلام کو مدّت بنائے (اس سے یہ طے کرے کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہوگا) پھر مر جائے اور غلام خود بخود آزاد ہو جائے وہ اس کے کفارہ سے کفایت نہ کرے گا۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غنی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابراہیم کوفی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ہشام بن ادیم نے میرے ذمہ لگایا تھا کہ آپ سے یہ مسئلہ

پوچھوں کہ ایک شخص کے ذمہ (ظہار یا قسم وغیرہ کی وجہ سے) کفارہ میں ایک غلام آزاد کرنا تھا۔ اور اس نے اپنے غلام کو مدبر بنایا۔ کہ اگر وہ (مالک) مر گیا تو وہ آزاد ہو جائے گا۔ تو آیا اس غلام کا آزاد ہو جانا اس کے واجبی کفارہ سے کفایت کرے گا؟ فرمایا: نہیں۔ (الفروع، المہذب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ مدبر غلام بھی غلام ہی ہوتا ہے۔ لہذا مالک اس کو زندگی میں تو اپنے واجبی کفارہ میں آزاد کر سکتا ہے۔ اس طرح اس کا مدبر ہونا ختم ہو جائے گا۔ اور حدیث میں جسے ناکافی قرار دیا گیا ہے۔ اس سے مراد وہ آزادی ہے جو مدبر ہونے کی وجہ سے اسے قہراً مالک کی موت کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔

### باب ۱۰

قتل خطاء میں کفارہ مرتبہ واجب ہے۔ خواہ اس کی دیت لی جائے یا معاف کیا جائے اور خواہ مقتول آزاد ہو اور خواہ غلام۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غنی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عبد اللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی شخص کسی مومن کو عمدہ قتل کرے تو اس کا کفارہ..... اور جب خطا قتل کرے تو پہلے تو اس کے وارثوں کو اس کی دیت ادا کرے گا۔ پھر ایک غلام آزاد کرے گا اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو پھر مسلسل دو ماہ کے روزے رکھے گا۔ اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے گا۔ ہر مسکین کو ایک مد طعام۔ اسی طرح اگر اسے مقتول کی دیت معاف کر دی جائے تب بھی بیٹہ و بین اللہ اس پر یہ کفارہ واجب ہوگا۔ (المہذب)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے باب الصوم (نمبر ۸ از بقیہ الصوم الواجب) میں گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد قصاص وغیرہ (باب ۱۰) میں آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

### باب ۱۱

جب کوئی حاملہ عورت ایسی دوا پئے جس سے حمل سقط ہو جائے تو اس پر کفارہ واجب ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غنی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود طلحہ بن زید سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی حاملہ عورت ایسی دوا استعمال کرے جس سے اس کا

حاصل سقط ہو جائے تو وہ کفارہ ادا کرے گی۔ (المفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۱۰ و ۶ میں) بعض ایسی حدیثیں گزر چکی ہیں جو اپنے عموم سے اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں اور کچھ آئندہ ابواب میں آئیگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

## باب ۱۲

قسم کی خلاف ورزی کرنے پر کفارہ بخیرہ مرتبہ واجب ہوتا ہے جو یہ ہے (پہلے) دس مسکینوں کو کھانا کھلائے یا دس مسکینوں کو کپڑا پہنائے یا ایک غلام آزاد کرے۔ اور جو اس طرح نہ کر سکے وہ مسلسل تین روزے رکھے اور جو یہ بھی نہ کر سکے وہ استغفار کرے۔

(اس باب میں کل سولہ حدیثیں ہیں جن میں سے آٹھ کمرات کو قلمزدکر کے باقی آٹھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غفری عنہ) حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ بساند خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں آپ نے قسم کے کفارہ کے بارے میں فرمایا: دس مسکینوں کو کھانا کھلائے ہر مسکین کو گندم یا آٹے کا ایک مد۔ یا دس مسکینوں کو کپڑا پہنائے، ہر مسکین کو دو کپڑے یا پھر ایک غلام آزاد کرے۔ اسے اختیار ہے کہ ان میں سے جس کام کو چاہے انجام دے اور اگر ان میں سے کوئی کام بھی انجام نہ دے سکے تو پھر تین روزے رکھے۔

(الفروع، العہذیب، الاستبصار)

۲۔ ابو جلیلہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے قسم (کی خلاف ورزی کرنے) کے کفارہ کے متعلق فرمایا: ایک غلام آزاد کرے۔ یا دس مسکینوں کو اوسط قسم کا کھانا کھلائے۔ یا ان (دس مسکینوں) کو کپڑا پہنائے اور جو ان باتوں کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ مسلسل تین روزے رکھے۔ (ایضاً)

۳۔ ابو خالد قنات بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ جو شخص کھانا کھلا سکتا ہے وہ روزہ نہ رکھے۔ بلکہ دس مسکینوں کو کھانا ایک ایک مد طعام کھلائے اور جس کے پاس اس کی گنجائش نہ ہو وہ تین روزے رکھے۔ (الفروع)

۴۔ زرارہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے قسم کے کفارہ کے بارے میں سوال کیا۔ فرمایا: تین روزے رکھے۔ عرض کیا: اگر روزہ نہ رکھ سکے تو؟ فرمایا: دس مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ عرض کیا: اگر اس نے بھی عاجز ہو تو؟ فرمایا: استغفار کرے اور پھر ایسا نہ کرے۔ یہ افضل اور انتہائی کفارہ ہے۔ پس خدا سے مغفرت طلب کرے اور توبہ اور ندامت کا اظہار کرے۔ (الفروع، العہذیب، الاستبصار)

(چونکہ یہ روایت بظاہر سابقہ روایات کے منافی معلوم ہوتی ہے اس لئے اس کی تاویل کرتے ہوئے) مؤلف علام

فرماتے ہیں: روزہ سے یہاں وہ روزہ مراد ہے جو غلام آزاد کرنے، دس مسکینوں کو کھانا کھلانے یا ان کو کپڑا پہنانے سے عاجز ہونے کے بعد واجب ہوتا ہے اور یہاں جو کھانے کا حکم روزہ کے بعد دیا گیا ہے تو اس سے مراد ایک مد سے کم کھانا ہے۔ کیونکہ آدمی جب سب باتوں سے عاجز ہو تو پھر حسب توفیق کچھ صدقہ دے۔ (اور اگر کچھ نہ دے سکے تو پھر استغفار کرے)۔

۵۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو حمزہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد بزرگوار علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ خداوند عالم نے قسم کے کفارہ میں معاملہ لوگوں کے سپرد کر دیا ہے (کہ وہ کفارہ کے تین اقسام میں سے جس کو چاہیں اختیار کریں) جس طرح کافر حبلی کے بارے میں عوام کے سپرد کیا ہے کہ وہ اس سے جو چاہیں سلوک کریں۔ (التهذیب)

۶۔ علی بن جعفر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا (کفارہ کے) تین روزے مسلسل رکھنے ہیں یا متفرق طور پر رکھے جاسکتے ہیں؟ فرمایا: مسلسل رکھے جائیں۔ (بخاری الاوار)

۷۔ جناب عیاشی اپنی تفسیر میں باسناد خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ اوسط قسم کے کھانے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: جو کچھ اپنے اہل و عیال کو کھلاتا ہے اور وہ ان دنوں ایک مد ہے اور کپڑا سے مراد ایک کپڑا ہے (یعنی کم از کم)۔ (تفسیر عیاشی)

۸۔ ابن سنان حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: قسم کا کفارہ ہر آدمی کے لئے دو کپڑے ہیں اور جہاں غلام آزاد کرتا ہے وہاں کوئی بھی کمزور غلام آزاد کیا جاسکتا ہے۔ (ایضاً)

مؤلف غلام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے بعض ایسی حدیثیں گزر چکی ہیں جو بعض مقصود پر دلالت کرتی ہیں (باب ۱۰ از بقیہ صوم میں) اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۴ میں) آئیگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

### باب ۱۳

کفارہ میں غلام آزاد کرنے، مسکینوں کو کھانا کھلانے اور ان کو کپڑا پہنانے سے عاجز ہونے کی حد کیا ہے؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود اسحاق بن عمار سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ارشاد خداوندی ﴿فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ﴾ (جو قدرے نہ رکھتا ہو تو وہ تین روزے رکھے) اس قدرت نہ رکھنے کی حد کیا ہے؟ فرمایا: جس کے پاس اپنے اہل و عیال کی

۱۱ قوت (لایموت) سے زیادہ کچھ نہ ہو تو وہ ان لوگوں میں سے ہے جو وسعت نہیں رکھتے۔ (الفروع، التجذیب)

## باب ۱۲

(مسکینوں کو) کھانا کھلانے میں ہر مسکین کے لئے ایک مد کافی ہے اور مستحب یہ ہے کہ دو مد ہوں اور اس کے ساتھ کھانے کی کسی چیز کا بھی اہتمام کیا جائے جو کمترین نمک ہے اور اعلیٰ ترین گوشت ہے۔ (اس باب میں کل چودہ حدیثیں ہیں جن میں سے سات کمرات کو قہر ذکر کے باقی سات کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غنی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود قیس سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: خداوند عالم نے اپنے رسولؐ سے فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ﴾ (ترجمہ: اے نبی! جو چیز اللہ نے آپؐ کیلئے حلال قرار دی ہے آپ اسے اپنی بیویوں کی خوشنودی کیلئے (اپنے اوپر) کیوں حرام ٹھہراتے ہیں اور اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔ بے شک اللہ نے تمہاری قسموں (کی گہرہ) کھولنے کا طریقہ مقرر کر دیا ہے)۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے قسم قرار دیا اور اس کا کفارہ ادا کیا۔ راوی نے عرض کیا: کیا کفارہ ادا کیا؟ فرمایا: دس مسکینوں کو کھانا کھلایا اور ہر مسکین کو ایک مد۔ عرض کیا: اور اگر آدمی کپڑا پہنانے کی قدرت رکھتا ہو تو؟ فرمایا: تو ایک کپڑا دے جس سے (مسکین) اپنی ستر پوشی کر سکے۔<sup>۱</sup> (الفروع، التجذیب، الاستبصار)

۲۔ حلبی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ارشاد خداوندی ﴿مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعَمُونَ أَهْلِيكُمْ﴾ (اوسط قسم کا کھانا جو تم اپنے اہل و عیال کو کھلاتے ہو) کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا: جس طرح گھر کے افراد کم و بیش کھاتے ہیں! کوئی ایک مد کھاتا ہے، کوئی ایک سے زیادہ اور کوئی اس سے کم۔ (ایضاً)

۳۔ ابو بصیر نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے یہی سوال کیا کہ اوسط طعام سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: جو کچھ اپنے

۱۔ اس آیت کے شان نزول میں مشہور روایت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہد کا شربت بہت پسند تھا۔ جناب زینب بنت جحش کو آپؐ کی اس پسند کا علم تھا چنانچہ وہ بڑے اہتمام سے یہ شربت بنا تیں اور آپ کو پلاتیں اس لئے آپ معمول سے قدرے زیادہ وہاں توقف فرماتے۔ مگر آپؐ کی یہ ادا بعض دوسری بیویوں کو پسند نہ آئی اور یہ منصوبہ بنایا کہ جب آپؐ کو شریف لائیں تو آپؐ سے کہا جائے کہ آپؐ کے منہ سے مضافہ (ایک بد بو دار گوند) کی بو آتی ہے۔ چنانچہ یکے بعد دیگرے دو بیویوں نے یہی بات کہی اس پر آپؐ نے فرمایا کہ میں نے صرف شہد کا شربت پیا ہے اور اگر یہ ناپسند ہے تو بخدا میں نہیں پیوں گا۔ بنا بریں خداوند عالم ازراہ شفقت فرما رہا ہے کہ اے میرا نبی جو چیز آپ کو پسند ہے اور حلال ہے آپ اسے اپنی بیویوں کی رضا جوئی کی خاطر اپنے اوپر حرام کرتے ہیں اور کیوں اپنے آپ کو اس سے محروم کرتے ہیں۔ اور اگر قسم کھاتی ہے تو اس کا کفارہ ادا کریں۔ خدا جو کہ غفور و رحیم ہے وہ تو گناہ بھی معاف کر دیتا ہے اور یہ تو صرف ترک اولیٰ ہے۔ (احقر مترجم غنی عنہ)

اہل و عیال کو کھلاتے ہو اس کا اوسط! عرض کیا: اس کا اوسط کیا ہے؟ فرمایا: سرکہ، تیل، کھجور اور روٹی ایک بار پیٹ بھر کر کھلا دے۔ عرض کیا: اور کپڑا؟ فرمایا: ایک کپڑا کافی ہے۔ (ایضاً)

۴۔ جناب محمد بن مسعود عیاشیؓ اپنی تفسیر میں باسناد خود زرارہ سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے قسم کے کفارہ کے سلسلہ میں فرمایا: ایک غلام آزاد کرنا، یا دس مسکینوں کو کھانا کھلانا اور خورش اور میانی خورش۔ سرکہ اور تیل ہے اور اعلیٰ گوشت روٹی ہے۔ اور صدقہ ہر مسکین کو ایک مد دینا ہے۔ اور کپڑے دو۔ اور جو اس کی قدرت نہ رکھتا ہو وہ مسلسل تین روزے رکھے۔ نیز فرمایا: قسم (اور ظہار وغیرہ) کے کفارہ میں نو بچہ کا آزاد کرنا بھی کافی ہے۔ مگر قتل کے کفارہ میں توحید کا اقرار کرنے والے (بالغ مسلمان غلام) کا آزاد کرنا ضروری ہے۔ (تفسیر عیاشی)

۵۔ جناب احمد بن محمد بن عیسیٰ اپنے نوادر میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ قسم کے کفارہ کے بارے میں فرمایا: صاف سترے دس مد طعام کا بایں طور ادا کرنا ضروری ہے کہ ہر ایک مسکین کو ایک مد دے۔ (نوادر ابن عیسیٰ مندرجہ بحار الانوار)

۶۔ منصور بن حازم بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: قسم کے کفارہ میں ہر مسکین کو ایک مد طعام کھلاؤ۔ (ایضاً ۹)

۷۔ عبید اللہ حلبی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: قسم کا کفارہ ایک مد طعام (قریباً چودہ چھانگ) ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۱۲ میں) متعدد حدیثیں گزر چکی ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ایک مد طعام کھلانا کافی ہے۔ اور جن حدیثوں میں دو مد کا تذکرہ ہے۔ ان کو ہمارے بعض علماء نے استہباب پر محمول کیا ہے اور حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے دو مد کو قادر پر اور ایک مد کو عاجز پر محمول کیا ہے۔ (واللہ العالم)

## باب ۱۵

کفارہ میں ہر مسکین کو ایک کپڑا دینا واجب ہے اور دو کپڑے مستحب ہیں۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکدرات کو فقہ و ذکر کے باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم علیٰ عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن قیس سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے قسم کے کفارہ کے بارے میں راوی کے اس سوال کہ مسکین کو کس قدر کپڑا دینا ہے؟ فرمایا: ایک کپڑا جس سے وہ ستر پوشی کر سکے۔ (الفروع، التہذیب)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود حسین بن سعید بعض رجال سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حدیث کے ضمن میں فرمایا: تمہارے کفارہ میں اس (غلام) بچہ کا آزاد کرنا کافی ہے جو اسلام کے اندر (مسلمان ماں باپ کے گھر) پیدا ہوا ہے اور قسم کے کفارہ میں ایک کپڑا جو اس کی ستر پوشی کر سکے۔ اور فرمایا: دو کپڑے۔ (المعتمد یب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۳ میں) گزر چکی ہیں جو دو کپڑوں پر دلالت کرتی ہیں اور وہ استحباب پر محمول ہیں۔

## باب ۱۶

جس شخص کو مقررہ تعداد سے کم مسکینیں دستیاب ہوں تو وہ ایک مسکین کو کئی مسکینوں کا حصہ دے دے یہاں تک کہ تعداد مکمل ہو جائے اور اگر پوری تعداد میسر ہو تو پھر ایسا کرنا کافی نہیں ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غنی عنہ)

- ۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر کفارہ میں اسے صرف ایک دو مرد مل سکیں تو ان کو بار بار دے۔ یہاں تک کہ دس کی تعداد پوری ہو جائے آج دے پھر کل دے (وہکذا.....)۔ (الفروع، المعتمد یب، الاستبصار)
  - ۲۔ اسحاق بن عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر دس یا ساٹھ مسکینوں کو (کفارہ میں) کھانا کھلانا ہو تو آیا ایک ہی انسان (مستحق) کو دے سکتا ہے؟ فرمایا: نہ۔ بلکہ ایک ایک انسان کو الگ الگ دے جیسا کہ خداوند عالم نے فرمایا ہے۔ غرض کیا کہ اگر آدمی کے رشتہ دار محتاج ہوں تو ان کو دے سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ (المعتمد یب، الاستبصار)
- مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اسے اس صورت پر محمول کیا ہے کہ جب جماعت (پوری تعداد) مل سکتی ہو۔

## باب ۱۷

کھانا کھلانے کے سلسلہ میں چھوٹے بچوں کو کھلانا کافی نہیں ہے بلکہ ایک بڑے کی جگہ دو بچوں کو کھلایا جائے گا اور اگر راشن دینا ہو تو پھر چھوٹا اور بڑا، مرد اور عورت برابر ہیں۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غنی عنہ)

- ۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود غیاث بن ابراہیم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: قسم کے کفارہ میں چھوٹے بچے کو کھانا کھلانا کافی نہیں ہے۔ بلکہ ایک آدمی کے عوض دو بچوں کو



کھلایا جائے۔ (الفروع، العہدیب، الاستبصار)

- ۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو شخص قسم کے کفارہ میں بچوں اور بڑوں کو کھانا کھلائے تو بچے کو بھی اتنا ہی دے جتنا بڑا کھائے۔ (العہدیب، الاستبصار)
- ۳۔ یونس بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص کے ذمہ کفارہ ہے جس میں دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔ آیا سب بچوں، بڑوں اور مردوں و عورتوں کو برابر برابر دے یا بڑوں کو بچوں پر اور مردوں کو عورتوں پر ترجیح دے؟ فرمایا: بلکہ سب برابر ہیں۔ (ایضاً)
- مؤلف علام فرماتے ہیں کہ ان دو حدیثوں میں کوئی منافات نہیں ہے۔ پہلی میں بچوں اور بڑوں کو الگ الگ کھلانے کا بیان ہے اور یہاں مشترکہ کھلانے کا۔ نیز پہلی حدیث میں کھلانے کا بیان ہے اور یہاں کچا راشن دینے کا۔ کما لا یخفی۔

## باب ۱۸

اگر مومن غلام نہ مل سکے تو پھر مستضعف کو کفارہ میں سے دینا جائز ہے مگر ناصبی کو دینا جائز نہیں ہے۔ (اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غنی عنہ)

- ۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عبد الرحمن سے اور وہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں آپ نے حدیث کفارہ کے ضمن میں فرمایا: جب مسلمانوں اور ان کے اہل و عیال کفارہ کے لئے ناکافی ہوں۔ تو پھر بطور تہتمہ مستضعفین میں سے دے بشرطیکہ وہ ناصبی نہ ہوں۔ (العہدیب، الاستبصار)
- ۲۔ اسحاق بن عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ جس آدمی نے کفارہ کے سلسلہ میں دس یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔ آیا وہ ان مستضعفین کو دے سکتا ہے جو ولایت کے قائل نہیں ہیں؟ فرمایا: ہاں۔ مگر ولایت کے قائل مجھے زیادہ پسند ہیں۔ (ایضاً)
- مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۷ میں) گزر چکی ہیں۔

## باب ۱۹

قسم کا کفارہ واجب نہیں مگر اس کے توڑنے کے بعد۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غنی عنہ)

- ۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابو حمزہ ثمالی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام

جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ جو شخص (کسی کام کے لئے) خدا کے نام کی قسم کھائے اور پھر اسے پورا نہ کرے تو؟ فرمایا: اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔ (الفروع)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود وہب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ جب کوئی آدمی قسم کھا کر توڑ دے تو دس مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ اور توڑنے سے پہلے بھی کھلا سکتا ہے۔ (الہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اسے تفسیر پر محمول کیا ہے۔

۳۔ طلحہ بن زید حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر قسم کے کفارہ میں قسم توڑنے سے پہلے مسکینوں کو کھانا کھلانا پسند فرماتے تھے۔ (ایضاً)

## باب ۲۰

اس شخص کا کفارہ جو خدا و رسولؐ سے بیزاری کی قسم کھائے اور پھر اسے توڑ دے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غنی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن عیسیٰ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ محمد بن حسن نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا کہ جو شخص خدا و رسولؐ سے برأت و بیزاری کی قسم کھائے اور پھر اسے توڑ دے تو اس کا کفارہ کیا ہے۔ اور اس کی توبہ کیا ہے؟ امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا: دس مسکینوں کو کھانا کھلائے ہر مسکین کے لئے ایک مد اور خدا سے مغفرت طلب کرے۔ (الفروع، الہذیب، الفقیہ)

۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عمرو بن حریث سے روایت کرتے ہیں: ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے کہا کہ اگر اس نے فلاں رشتہ دار سے کلام کیا۔ تو وہ چل کر خانہ کعبہ جائے گا۔ اور اس کا تمام مملوکہ مال فی سبیل اللہ ہو جائے گا۔ اور وہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین (اسلام) سے بری و بیزار ہو جائے گا۔ تو؟ فرمایا: تین دن روزہ رکھے اور دس مسکینوں پر صدقہ کرے۔ (الہذیب)

## باب ۲۱

قسم کے کفارہ میں قربانی کا گوشت کھلانا کافی نہیں ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غنی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں

فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ آیا قسم کے کفارہ میں قربانی کا گوشت کھلایا جاسکتا ہے؟ فرمایا: نہیں۔ کیونکہ وہ تو خدا کے لئے قربانی ہے۔ (الفروع، علل الشرائع)

## باب ۲۲

حیض میں مقاربت کرنے اور عدت کے اندر شادی کرنے کا کفارہ؟

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غفری عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود داؤد بن فرقد سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے حیض میں مباشرت کرنے کے کفارہ میں فرمایا جب اوائل میں کیا جائے تو ایک دینار، وسط میں نصف دینار اور آخر میں ربع دینار ہے۔ (التهذیب، الاستبصار)

۲۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص نے حیض کی حالت میں اپنی بیوی سے مقاربت کی ہے تو؟ فرمایا: اگر اوائل میں کی ہے تو خدا سے مغفرت طلب کرے اور سات کینوں کو ایک ایک دن کا خرچہ دے اور پھر ایسا نہ کرے۔ اور اگر اواخر میں کی ہے (یعنی خاتمہ کے بعد) مگر غسل سے پہلے۔ تو پھر اس میں کچھ نہیں ہے۔ (الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے باب الحیض (نمبر ۲۸) میں گزر چکی ہیں اور عدت کے اندر شادی کرنے کا کفارہ باب المصاھرہ (نمبر ۱۷) میں گزر چکا ہے۔

## باب ۲۳

منت کی خلاف ورزی کرنے کا کفارہ؟

۱۔ (اس باب میں کل آٹھ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غفری عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر تم یہ کہو کہ خدا کے لئے مجھ پر یہ کام ہے۔ تو (اس کی خلاف ورزی کرنے پر) قسم والا کفارہ واجب ہے۔ (الفروع، الفقیہ)

۲۔ صفوان جمال بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں! میں نے اپنے اوپر پیدل چل کر بیت اللہ جانا لازم قرار دیا۔ (اور گیا نہیں تو؟) فرمایا: اگر قسم کھائی تھی۔ تو اس کا کفارہ ادا کر اور اگر خدا کے لئے نذر کی تھی تو اسے پورا کر۔

(الفروع، التهذیب، الاستبصار)

۳۔ جمیل بن صالح حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہر وہ شخص جو منت کی ادائیگی سے عاجز ہو اس کا کفارہ قسم والا کفارہ ہے۔ (ایضاً)

۴۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عمرو بن خالد سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: نذر دو قسم کی ہوتی ہے۔ پس جو اللہ کے لئے ہے اسے تو بہر حال ادا کرنا پڑے گا۔ اور جو غیر اللہ کے لئے ہے تو اس کا کفارہ قسم والا ہے۔ (التهذیب، الاستبصار)

(چونکہ یہ حدیث خاصی مجمل ہے اس لئے) مؤلف علام فرماتے ہیں: ممکن ہے نذر لغیر اللہ سے مراد وہ نذر ہو جس کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ یا جو کسی شرط جیسے شفاء مریض وغیرہ پر معلق ہو۔ بہر حال کفارہ نذر کی خلاف ورزی کرنے پر واجب ہوتا ہے و بس۔

۵۔ ابراہیم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں خط لکھا جس میں یہ مسئلہ پوچھا تھا کہ میں نے یہ منت مانی ہے کہ جس شب میری نماز شب فوت ہوگئی۔ اس دن روزہ رکھوں گا۔ مگر نہیں رکھ سکا۔ اب کیا کروں؟ اور اس سے گلو خلاصی کرانے کا کوئی راستہ ہے؟ اور اگر کفارہ ادا کرنا چاہوں تو کس قدر ادا کروں؟ امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا: ہر روز کے عوض ایک مد طعام بطور کفارہ دے۔ (التهذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت نے ان اخبار و آثار میں (کہ نذر کی خلاف ورزی کرنے سے) کہیں ماہ رمضان والا کفارہ، کہیں قسم والا اور کہیں اس سے کم وارد ہے) یوں جمع کی ہے۔ کہ اگر منت روزہ رکھنے کے بارے میں ہو۔ تو اس کی خلاف ورزی پر ماہ رمضان والا کفارہ لاگو ہوگا۔ اور اگر کسی اور چیز کی ہو تو پھر قسم والا کفارہ اور جہاں کم وارد ہے اس سے مراد وہ صورت ہے کہ جب آدمی اس سے زیادہ ادا کرنے سے قاصر ہو۔

## باب ۲۴

جب عہد کی خلاف ورزی کی جائے تو (ماہ رمضان والا) کفارہ بخیرہ واجب ہوتا ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غنی عند)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن جعفر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے کسی جائز کام کے کرنے کا خدا سے عہد و پیمان کیا تھا۔ اگر اسے پورا نہ کرے تو اس کا کفارہ کیا ہے؟ فرمایا: ایک غلام آزاد کرے یا (ساتھ مسکینوں پر) صدقہ کرے یا مسلسل دو ماہ کے روزے رکھے۔ (التهذیب، الاستبصار)

۲۔ ابو بصیر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام یا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص

خدا سے عہد کرے کہ وہ فلاں نیکی کا کام کرے گا مگر اس کی خلاف ورزی کرے تو اس پر ایک غلام آزاد کرنا، دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا واجب ہے۔ (ایضاً)

### باب ۲۵

جب کسی شخص پر مسلسل دو ماہ کے روزے واجب ہوں مگر بیماری یا حیض کی وجہ سے یہ تسلسل ٹوٹ جائے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا اور از سر نو رکھنا واجب نہیں ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود رفاعہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے مسلسل دو ماہ کے روزہ رکھنا اپنے اوپر لازم قرار دیا۔ مگر ایک ماہ کے روزے رکھ کر بیمار ہو گیا تو؟ (صحت کے بعد رکھے ہوئے روزوں کو) شمار کرے؟ فرمایا: ہاں۔ خدا نے اسے روکا۔ (پھر اس میں اس کا کیا قصور؟)۔ عرض کیا کہ ایک عورت نے مسلسل دو ماہ کے روزے رکھنے کی منت مانی۔ تو؟ فرمایا: وہ روزے رکھے گی۔ ایام حیض کو چھوڑ کر جتنے رکھ چکی ہے۔ ان سے شروع کرے گی۔ یہاں تک کہ مکمل دو ماہ رکھے۔ راوی نے عرض کیا کہ جب یا کہ ہو جائے تو پھر ان کی قضا کرے؟ فرمایا: نہ۔ وہی پہلے رکھے ہوئے روزے کافی ہیں۔ (الہندیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۳ از بقیہ الصوم الواجب میں) گزر چکی ہیں اور کچھ ایسی حدیثیں بھی گزر چکی ہیں جو بظاہر اس کے منافی ہیں اور ہم نے وہاں ان کی توجیہ بیان کر دی ہے۔

### باب ۲۶

کفارہ میں ام الولد کنیز کا آزاد کرنا کافی ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد سے اور وہ حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ظہار کے کفارہ میں ام الولد (کا آزاد کرنا) کافی ہے۔ (الہندیہ، الفقیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۵۸ و ۷۲ از نکاح عبید میں) ایسی حدیثیں گزر چکی ہیں اور آئندہ بھی (باب ۱ از استیلاء میں) آئینگی جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ام الولد بھی کنیز ہے اور اپنے مالک کی ملکیت سے خارج نہیں۔ لہذا وہ سابقہ اور لاحقہ حدیثوں کے عموم (کہ غلام یا کنیز کو آزاد کیا جائے) میں داخل

## باب ۲۷

کفارہ میں اندھے، زمین گیر، جذامی اور احمق غلام کا آزاد کرنا کافی نہیں ہے۔

- ۱۔ (اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غنی عند)
- حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوالخثری سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت امیر علیہ السلام کا ارشاد ہے: غلام آزاد کرنے میں (جہاں آزاد کرنا واجب ہو)۔ اندھا، اور زمین گیر کافی نہیں ہے ہاں البتہ شل اور لنگڑا کافی ہے۔ (کتب اربعہ)
- ۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود غیاث بن ابراہیم سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں فرمایا: غلام آزاد کرنے میں اندھا اور زمین گیر کافی نہیں ہے ہاں البتہ ہاتھ کٹا، شل، لنگڑا اور کانا کافی ہے۔ (العہذیب)
- ۳۔ سکونی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد ماجد سے اور وہ حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اندھا، جذامی اور احمق کا کفاروں میں آزاد کرنا کافی نہیں ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ویسے ان کو آزاد کیا ہے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی حدیثیں اس کے بعد باب التحق (نمبر ۲۳) میں آئیگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

## باب ۲۸

جب کسی مومن کو عداً ظلم و جور سے قتل کیا جائے تو پھر کفارہ جمع (ماہ رمضان کے تینوں کفارے) واجب ہیں۔

- (اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غنی عند)
- ۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عبد اللہ بن سنان اور ابن بکیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں آپ سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی مومن کسی مومن کو عداً قتل کر دے تو؟ اگر وہ اسے (قصاص میں) قتل نہ کریں بلکہ معاف کر دیں تو پھر اس کی دیت ادا کرے۔ اور ایک غلام آزاد کرے، دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے اور ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے یہ اس کی توبہ ہے۔ (الفروع، العہذیب، الفقہ، تفسیر عیاشی)
- ۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود عبد اللہ بن سنان سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی شخص کسی مومن کو عداً قتل کر دے تو خون کا کفارہ یہ ہے کہ وہ (قاتل) مقتول کے

اولیاء کے پاس جا کر (اپنے جرم کا اقرار کر کے) اپنے آپ کو پیش کرے (کہ وہ خواہ اسے قتل کریں، یا معاف کریں)۔ پس اگر وہ اسے قتل کر دیں تو پھر اس نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ بشرطیکہ اپنے کئے پر نادم و پشیمان بھی ہو۔ اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا عزم بالجزم بھی رکھتا ہو۔ اور اگر وہ اسے معاف کر دیں (قتل نہ کریں) تو پھر ایک غلام آزاد کرے، مسلسل دو ماہ کے روزے رکھے اور ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ اور اپنے کئے پر ندامت ظاہر کرے۔ اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا عزم کرے اور جب تک زندہ رہے برابر مغفرت طلب کرتا رہے۔ (الہندیہ)

۳۔ ابو بکر حضری بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص نے ایک شخص (مومن) کو جان بوجھ کر قتل کر دیا ہے تو؟ فرمایا: اس کی سزا جہنم ہے۔ عرض کیا: آیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ فرمایا: ہاں مسلسل دو ماہ روزہ رکھے، ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے، ایک غلام آزاد کرے اور اس کی دیت ادا کرے۔ راوی نے عرض کیا: اس کے وارث اس سے دیت قبول نہیں کرتے تو؟ فرمایا: صلہ (رحمی یا اصلاح احوال کی خاطر) ان میں شادی کرے۔ عرض کیا: وہ لوگ نہ دیت قبول کرتے ہیں اور نہ اسے رشتہ دیتے ہیں تو؟ فرمایا: وہ (دیت والی رقم) کو تھیلیوں میں بند کر کے ان کے گھر میں پھینک دے۔ (الہندیہ)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس قسم کی کچھ حدیثیں اس کے بعد باب القصاص (باب ۹) میں آئیگی انشاء اللہ تعالیٰ

### باب ۲۹

جو شخص اپنے غلام یا کسی اور کے غلام کو عمدہ قتل کرے تو اس پر کفارہ جمع لازم ہے۔

- ۱۔ (اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کچھ بڑی باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غنی عنہ)
- ۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود علی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اس شخص کے بارے میں جس نے اپنے غلام کو قتل کیا تھا۔ فرمایا: مجھے یہ بات پسند ہے کہ وہ ایک غلام آزاد کرے، مسلسل دو ماہ روزے رکھے اور ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اسکے بعد اس کی توبہ قبول ہوگی۔ (الہندیہ)
- ۲۔ معنی اور ابوبصیر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرما رہے تھے کہ جو شخص جان بوجھ کر اپنے غلام کو قتل کرے اس پر لازم ہے کہ ایک غلام آزاد کرے، دو ماہ مسلسل روزہ رکھے اور ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۲۸ میں) بعض ایسی حدیثیں گزر چکی ہیں جو اپنے عموم سے اس مطلب پر دلالت کرتی ہیں۔

## باب ۳۰

جو شخص اپنے غلام کو مارے پیٹے اگرچہ وہ حق بجانب بھی ہوتا ہم اس کے لئے اس کا آزاد کر دینا مستحب ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ جناب حسین بن سعید اپنی کتاب الزہد میں باسناد خود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ایک بار میرے والد بزرگوار علیہ السلام نے اپنے غلام کو کسی کام کے لئے بھیجا اور اس نے بہت دیر لگا دی۔ جب آیا تو والد ماجد نے اسے ایک کوڑا مارا اور وہ رو پڑا۔ اور کہا: خدا سے ڈریں۔ مجھے کام کے لئے بھیجتے ہیں اور پھر مارتے بھی ہیں؟ اس پر میرے والد رو پڑے اور مجھے حکم دیا کہ بیٹا قبر رسول کے پاس جا کر دو رکعت پڑھ اور کہہ یا اللہ علی بن الحسین کو معاف کر دے۔ پھر غلام سے فرمایا: جا تو راہ خدا میں آزاد ہے۔ راوی نے عرض کیا: کیا یہ فعل کسی گناہ کا کفارہ تھا؟ اس پر امام علیہ السلام خاموش رہے۔ (کتاب الزہد)

۲۔ عبد اللہ بن طلحہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: بنی فہد کا ایک شخص اپنے غلام کو مارتا تھا۔ اور غلام کہتا تھا: میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں مگر وہ مارنے سے باز نہیں آتا تھا۔ پھر وہ کہتا تھا میں محمد (رسول اللہ) کی پناہ مانگتا ہوں۔ تو وہ اسے چھوڑ دیتا تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (جب اُن کو اس بات کا پتہ چلا تو) فرمایا: جب وہ (غلام) خدا کی پناہ مانگتا ہے تو تو اسے پناہ نہیں دیتا اور جب وہ میری پناہ مانگتا ہے تو تو اسے پناہ دے دیتا ہے۔ حالانکہ خدا اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اس کے نام کی پناہ مانگنے والے کو پناہ دی جائے۔ یہ سن کر اس شخص نے کہا: وہ (غلام) خدا کی خوشنودی کیلئے آزاد ہے۔ (یہ ماجرا دیکھ کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم جس نے مجھے برحق نبی مبعوث کیا ہے اگر تو ایسا نہ کرتا تو تیرے چہرہ کو آتش دوزخ کی گرمی پہنچتی۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے باب الوصایا (باب ۸۴) میں گزر چکی ہیں۔

## باب ۳۱

مرنے والے کے غم میں کپڑا پھاڑنے اور عورت کے اپنے چہرہ پر خراش لگانے، بال اکھیرنے اور نصف شب تک نماز عشا نہ پڑھنے کا کفارہ؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود خالد بن سدیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام



جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اگر کوئی شخص اپنے باپ یا ماں یا بھائی یا کسی اور رشتہ دار کی موت پر اپنا کپڑا اچھاڑ لے تو؟ فرمایا: گریبان چاک کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے جناب موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی ہارون کی موت پر گریبان چاک کیا تھا! کوئی والد اپنی اولاد پر اور کوئی شوہر اپنی بیوی پر گریبان چاک نہ کرے۔ ہاں البتہ بیوی اپنے شوہر پر گریبان چاک کر سکتی ہے۔ اور جب کوئی شوہر اپنی بیوی یا والد اپنی اولاد پر گریبان چاک کرے تو اس پر قسم توڑنے والا کفارہ لازم ہے اور یہ دونوں جب تک یہ کفارہ ادا نہ کریں یا توبہ نہ کریں تب تک ان کی نماز قبول نہیں ہے۔ اور جب کوئی (کسی عزیز کی مصیبت میں) اپنے چہرہ پر خراش لگانے، یا بال نوچے یا اکھیرے..... تو بال نوچنے کا کفارہ تو (ماہ رمضان کے روزے والا ہے یعنی) ایک غلام آزاد کرنا، یا مسلسل دو ماہ کے روزے رکھنا یا پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا۔ اور خراش لگانے جبکہ خون نکل آئے اور بال اکھیرنے کا کفارہ قسم کے توڑنے والا ہے۔ اور رخساروں پر طمانچے مارنے پر سوائے توبہ و استغفار کرنے کے اور کوئی کفارہ نہیں ہے۔ فرمایا: جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی بیٹیوں نے حضرت امام حسین علیہ السلام کی مصیبت پر گریبان چاک کئے تھے اور رخساروں پر تھپڑ مارے تھے اور ایسے مظلوم پر رخساروں پر تھپڑ مارنے چاہئیں اور گریبان چاک کرنے چاہئیں۔ (العنجدیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں: آخری شق کے حکم پر دلالت کرنے والی حدیثیں اوقات نماز (باب ۲۹) میں گزر چکی ہیں اور کپڑا اچھاڑنے کا حکم باب الدفن (باب ۸۴) میں گزر چکا ہے۔

### باب ۳۲

غیبت (گلہ گوئی) کا کفارہ اس شخص کیلئے طلب مغفرت ہے جس کا گلہ کیا گیا ہے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود جعفر بن عمر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ گلہ گوئی کا کفارہ کیا ہے؟ فرمایا: جس کا گلہ کیا ہے اس کے لئے مغفرت طلب کرو۔ (الفقیہ، الاصول)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے باب العشرہ (نمبر ۵۵) میں گزر چکی ہیں۔

### باب ۳۳

سلطان (جائر) کا کام کرنے (ملازمت کرنے) اور ماہ رمضان کا روزہ توڑنے کا کفارہ؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حاکم (جائر) کے کام

کرنے کا کفارہ یہ ہے کہ برادران (ایمانی) کے کام انجام دیئے جائیں۔ (الفقیہ)  
مؤلف علام فرماتے ہیں کہ دوسرے حکم پر دلالت کرنے والی حدیثیں باب استجارہ (باب ۴۷) اور باب الصوم (باب ۸ ممایمسک عنہ الصائم) میں گزر چکی ہیں۔

### باب ۳۴

#### ہنسنے کا کفارہ؟

- (اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)  
۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہنسنے کا کفارہ یہ ہے کہ یہ دعا پڑھی جائے: ﴿اللَّهُمَّ لَا تَغْفِرْنِي﴾۔ (الفقیہ)  
مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے باب العشرہ (باب ۸۱) میں گزر چکی ہیں۔

### باب ۳۵

#### شگون بد لینے کا کفارہ خدا پر توکل ہے۔

- (اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)  
۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: شگون بد لینے کا کفارہ (خدا پر) توکل کرنا ہے۔ (روضہ کافی)  
۲۔ عمرو بن جریز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: شگون بد کے اثر کا دار و مدار تم پر ہے۔ اگر اسے معمولی سمجھو گے تو معمولی بن جائے گا اور اگر اسے اہمیت دو گے تو اہم بن جائے گا اور اگر اسے کچھ بھی نہیں سمجھو گے تو پھر کچھ بھی نہیں ہوگا۔ (ایضاً)

### باب ۳۶

#### اس شخص کا کفارہ جو (غلطی سے) شوہر دار عورت سے نکاح کرے؟

- (اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)  
۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابولصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اس شخص کے بارے میں جس نے (غلطی سے) شوہر دار عورت سے نکاح پڑھایا۔ فرمایا: جب تک اس کا معاملہ امام تک نہ پہنچایا جائے وہ اس عورت سے علیحدگی اختیار کرنے کے بعد پانچ صاع آنا صدقہ کرے۔ (الغذیب، الفقیہ)

## باب ۳۷

مجالس ومحافل کا کفارہ اور باقی کفارے اور ان کے احکام؟

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

- ۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کسی مجلس (کسی بزم میں بیٹھنے اور ادھر ادھر کی باتیں کرنے) کا کفارہ یہ ہے کہ جب وہاں سے اٹھنے لگو تو یہ پڑھو: ﴿سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَنَّا يَصُفُّونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾۔ (الفتیہ)
- مؤلف علام فرماتے ہیں کہ دوسرے کفارے اور ان کے احکام اس سے پہلے ج (باب ۳۶ و ۵۳ و ۵۵)۔ روزہ (باب ۸ و اعکاف باب ۶) اور طہار (باب ۱۰) وغیرہ میں گزر چکے ہیں اور کچھ اس کے بعد باب النذر، عہد و یمن، عتق اور قصاص وغیرہ میں آئیے انشاء اللہ تعالیٰ۔

## ﴿ باب اللعان ﴾

(اس سلسلہ میں کل انیس (۱۹) باب ہیں)

### لعان پر کچھ تبصرہ منجانب مترجم عفی عنہ

لعان کا مفہوم یہ ہے کہ شوہر اپنی زوجہ پر زنا کی تہمت لگائے یا اپنے فراش پر پیدا ہونے والے بچہ کو اپنا بیٹا بیٹی تسلیم کرنے سے انکار کر دے۔ تو اس سے لعان (باہمی لعنت کرنے) کی نوبت آتی ہے اور اس لعان کی چند شرطیں ہیں:

(۱) شوہر زوجہ کے زنا کے چشم دید ہونے کا دعویٰ کرے اور عورت اس کا انکار کرے۔

(۲) یتیم (چار عادل گواہ) موجود نہ ہوں۔

(۳) زوجہ دائمی ہو۔

(۴) مدخولہ ہو۔

(۵) زوجہ گوشتی نہ ہو۔

(۶) زن و شوہر عاقل و بالغ ہوں۔

(۷) لعان حاکم شرع (نبی و امام یا ان کے خصوصی یا عمومی نائب) سامنے واقع ہو۔

(احقر مترجم عفی عنہ)

## باب ۱ -

## لعان کی کیفیت اور اس کے بعض احکام کا بیان -

(اس باب میں کل نو حدیثیں ہیں جن میں سے چار کررات کو قہر و ذکر کے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غمی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ باسناد خود عبد الرحمن بن الحجاج سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میری موجودگی میں عباد بصری نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ مرد کس طرح عورت سے ملاعنہ کرے؟ فرمایا: ایک بار ایک شخص حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہو اور دیکھے کہ کوئی شخص اس کی بیوی سے زنا کر رہا ہے تو وہ کیا کرے؟ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص سے منہ پھیر لیا۔ اور وہ شخص واپس لوٹ گیا۔ جو اس امتحان کی کھٹالی میں ڈالا گیا تھا۔ پس خدا نے عز و جل نے اس واقعہ کے حکم کے بارے میں وحی نازل فرمائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آدمی بھیج کر اس شخص کو طلب کیا اور فرمایا: کیا تو ہی وہ شخص ہے جس نے اپنی بیوی کے ہمراہ غیر مرد کو دیکھا؟ عرض کیا: ہاں! فرمایا: جا اور اپنی بیوی کو یہاں میرے پاس لا۔ کیونکہ خداوند عالم نے تمہارے اور اس کے بارے میں حکم نازل فرمایا ہے۔ پس اس شخص نے اپنی بیوی کو حاضر کیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عورت کو کھڑا کر کے شوہر سے کہا کہ چار بار گواہی دے کہ تو نے جو الزام اس عورت پر لگایا ہے تو اس میں سچا ہے! چنانچہ اس نے ایسا کیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے روک کر کچھ دیر وعظ و نصیحت فرمائی اور فرمایا: خدا سے ڈر کیونکہ اس کی لعنت بڑی سخت ہے۔ پھر فرمایا: اب پانچویں بار یہ گواہی دے کہ اگر میں نے جھوٹ بولا ہے تو خدا مجھ پر لعنت نازل کرے۔ چنانچہ اس نے یہ گواہی بھی دے دی۔ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے ایک طرف کر دیا۔ اور عورت سے فرمایا کہ تو چار بار گواہی دے کہ تیرا شوہر اس الزام لگانے میں جھوٹا ہے۔ چنانچہ عورت نے ایسا کیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے روک کر کچھ دیر وعظ و نصیحت فرمائی۔ اور فرمایا: خدا سے ڈر کیونکہ خدا کا قہر و غضب بڑا سخت ہے۔ پھر اس سے فرمایا: اب پانچویں بار گواہی دے کہ اگر میرا شوہر اس الزام لگانے میں سچا ہے تو مجھ پر خدا کا قہر و غضب نازل ہو۔ چنانچہ عورت نے یہ شہادت بھی دے دی۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے درمیان علیحدگی کر دی۔ اور فرمایا: اس ملاعنہ کے بعد تم کبھی باہم نکاح نہیں کر سکتے۔ (کتب اربعہ)

۲۔ جناب سید مرتضیٰ علم الہدیٰ نے اپنے رسالہ محکم و متشابہہ میں اس شخص کا نام عویم بن حارث لکھا ہے اور زانی کا نام شریک بن لحاظ لکھا ہے۔ (منہ غمی عنہ)

۲۔ برٹلی نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سوال کیا: اصلحک اللہ! ملاعنہ کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ فرمایا: امام

پشت بقبلہ ہو کر بیٹھے گا۔ اور مرد کو دائیں طرف اور عورت اور بچے کو بائیں جانب (کھڑا) کرے گا۔ (الفقیہ)

۳۔ حضرت شیخ صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ایک اور روایت میں یوں وارد ہے کہ پھر مرد کھڑا ہو کر چار بار قسم

کھائے گا کہ وہ اس الزام لگانے میں سچا ہے۔ پھر امام اس سے کہے گا کہ خدا سے ڈر کیونکہ خدا کی لعنت بڑی

لعنت ہے۔ بعد ازاں مرد پانچویں قسم کھائے گا کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس پر خدا کی لعنت ہو۔ پھر عورت کھڑے ہو

کر چار بار قسم کھائے گی کہ مرد اس الزام لگانے میں جھوٹا ہے۔ پھر امام اس سے کہے گا کہ خدا سے ڈر کیونکہ خدا کا

قہر و غضب بڑا سخت ہے۔ پھر عورت پانچویں بار کہے گی کہ اگر مرد سچا ہے تو مجھ پر خدا کا قہر و غضب نازل ہو۔ اور

اگر وہ یہ قسم کھانے سے انکار کر دے تو پھر اسے سنگسار کیا جائے گا۔ مگر یہ سنگساری اس کی پشت کی جانب سے ہوگی

نہ کہ چہرہ کی جانب سے۔ کیونکہ کوڑے لگانے ہوں یا سنگسار کرنا ہو تو سارے بدن پر ایسا کیا جاسکتا ہے۔ مگر چہرہ

اور شرم گاہ کو بچایا جاتا ہے اور اگر عورت حاملہ ہو تو اسے (وضع حمل تک) سنگسار نہیں کیا جائے گا۔ اور اگر اس

پانچویں قسم سے انکار نہ کرے تو پھر اس پر حد جاری نہیں کی جائے گی۔ بلکہ میاں بیوی میں علیحدگی کرائی جائے گی

اور پھر وہ کبھی اس مرد پر حلال نہیں ہوگی۔ اور اس ملاعنہ کے بعد کسی شخص نے اس کے بیٹے کو امین الزانیہ کہا تو اس

پر (قذف کی) حد جاری کی جائے گی۔ اور اگر مرد ملاعنہ کے بعد دعویٰ کرے کہ وہ لڑکا اسی کا ہے۔ تو وہ بچہ تو اس

کی طرف منسوب کیا جائے گا۔ مگر عورت حلال نہ ہوگی۔ پس اگر باپ مر گیا تو وہ بیٹا اس کا وارث بنے گا۔ اور اگر

بیٹا مر گیا تو باپ اس کا وارث نہیں بن سکے گا۔ بلکہ اس کی وارث اس کی ماں ہوگی۔ اور اگر ماں موجود نہ ہوگی تو

پھر اس کی وراثت اس کے نکھال کو ملے گی۔ دو حال میں سے کوئی اس کا وارث نہیں بن سکے گا۔ اور جب کوئی شخص

اپنی سنگلی عورت پر زنا کی تہمت لگائے تو ان کے درمیان علیحدگی کرادی جائے گی۔ اور اگر غلام اپنی بیوی پر زنا کی

تہمت لگائے تو وہ بھی آزاد زن و مرد کی طرح ملاعنہ کریں گے۔ اور یہ لعان آزاد مرد و عورت کے درمیان۔ غلام

اور آزاد عورت کے درمیان۔ آزاد اور کنیز کے درمیان۔ غلام اور کنیز کے درمیان اور مسلمان و یہودیہ و نصرانیہ کے

درمیان ہو سکتا ہے۔ (الفقیہ)

۴۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ بسانہ خود علی بن جعفر سے روایت کرتے ہیں وہ ایک حدیث کے ضمن میں بیان کرتے

ہیں کہ میں نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ملاعنہ کھڑے ہو کر کیا جاتا ہے یا بیٹھ

کر۔ فرمایا: ملاعنہ ہو یا اس سے جیسے معاملات یہ کھڑے ہو کر ہی طے کئے جاتے ہیں۔ (الفرع)

۵۔ زرارہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس ارشاد خداوندی کے بارے میں سوال کیا گیا:

﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ﴾ (جو لوگ اپنی بیویوں پر زنا کی

تہمت لگاتے ہیں مگر ان کے پاس (چار) گواہ موجود نہیں ہوتے۔ فرمایا: اس سے مراد وہ شخص ہے جو اپنی بیوی پر زنا کاری کی تہمت لگائے۔ پس جب وہ یہ الزام لگائے اور پھر اقرار کرے کہ اس نے جھوٹا الزام لگایا ہے تو اس پر قذف کی حد (۸۰ کوڑے) جاری کی جائے گی۔ اور عورت اسے لوٹا دی جائے گی۔ اور اگر الزام کا انکار کرے تو پھر چار گواہیاں تو اپنی سچائی پر دے گا۔ اور پانچویں گواہی میں یہ کہے گا کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو خدا اس پر لعنت کرے۔ اور اگر عورت چاہتی ہے کہ اپنے اوپر سے عذاب یعنی سنگساری کو دور کرے تو چار شہادتیں تو یہ دے کہ وہ (شوہر) اس الزام لگانے میں جھوٹا ہے۔ اور پانچویں شہادت یہ دے کہ اگر وہ سچا ہے تو مجھ پر خدا کا قہر و غضب نازل ہو۔ پس اگر وہ اس طرح پانچ گواہیاں نہ دے تو اسے سنگسار کر دیا جائے گا۔ اور اگر ایسا کر گزرے تو پھر حد سے بچ جائے گی اور پھر قیام قیامت تک اس شخص کے لئے حلال نہ ہوگی۔ راوی نے عرض کیا: اگر ان کے درمیان علیحدگی کر دی جائے اور ان کا بچہ ہو اور وہ مر جائے تو؟ فرمایا: اس کی ماں اس کی وارث ہوگی۔ عرض کیا کہ اگر ماں مر چکی ہو تو پھر؟ فرمایا: اس کے نہال وارث ہوں گے۔ عرض کیا: اگر کوئی اس بچہ کو ولد الزنا کہے تو؟ فرمایا: اس پر حد جاری کی جائے گی۔ عرض کیا: جب مرد لڑکے کا اقرار کر لے تو کیا لڑکا اس کی طرف لوٹایا جائے گا؟ فرمایا: نہ۔ اس کے لئے کوئی عزت نہیں ہے اور نہ ہی لڑکے کا وارث بنے گا۔ ہاں البتہ لڑکا اس صورت میں اس کا وارث بنے گا۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس موضوع کے احکام پر دلالت کرنے والی حدیثیں اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) بیان کی جائیں گی اور کچھ باب المیراث (باب ۱) میں بیان کی جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

## باب ۲

لعان صرف دخول کے بعد واقع ہوتی ہے، خلوت کا حکم اور اگر اس (دخول) سے پہلے الزام لگائے تو پھر اس پر حد (قذف) جاری کی جائے گی۔ اور ان کے درمیان علیحدگی نہیں کی جائے گی۔

(اس باب میں کل آٹھ حدیثیں ہیں جن میں سے چار مکررات کو قلمزد کر کے باقی چار کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غنی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود علی بن جعفر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے دخول سے پہلے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ مگر عورت نے دعویٰ کیا کہ وہ حاملہ ہے تو؟ فرمایا: اگر وہ اس بات پر دو گواہ پیش کر دے کہ شوہر نے (خلوت کیلئے) پردہ لٹکایا تھا۔ اور اس کے باوجود وہ بچے کا انکار کرے تو پھر اس سے ملاعنہ کرے گا۔ اور پورا مہر ادا کرے گا۔ (الفروع، بحار الانوار)

۲۔ ابو بصیر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب تک خاوند اپنی اہلیہ سے دخول نہ کرے تب تک لعان نہیں ہو سکتا۔ (الفروع، التہذیب)

- ۳۔ محمد بن مضارب حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو شخص دخول سے پہلے اپنی بیوی پر تہمت زنا لگائے۔ اس پر (قذف کی) حد جاری کی جائے گی۔ اور وہ اس کی بیوی رہے گی۔ (ایضاً)
- ۴۔ محمد بن مسلم حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ملاءعہ اور ایلاء دخول سے پہلے نہیں ہو سکتا۔ (الفروع)

### باب ۳

- جو ملاءعہ کے مکمل ہونے سے پہلے پوری قسمیں کھانے سے انکار کر دے یا اپنے جھوٹا ہونے کا اقرار کر لے خواہ مرد ایسا کرے یا عورت۔ تو اس پر حد جاری کی جائے گی مگر علیحدگی نہیں کی جائے گی۔
- (اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)
- ۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود عباد بن صہیب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ ایک شخص کو امام علیہ السلام نے لعان کے لئے کھڑا کیا۔ ہنوز اس نے دو بار شہادت دی تھی کہ پھر مکر گیا اور اپنے آپ کو جھٹلا دیا تو؟ فرمایا: اس پر حد قذف جاری کی جائے گی۔ اور میاں بیوی میں علیحدگی نہیں کی جائے گی۔ (الفروع، المعتمدیہ)
- ۲۔ علی بن جعفر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے ملاءعہ کیا اور ابھی چار قسمیں کھائی تھیں کہ پانچویں قسم سے مکر گیا تو؟ فرمایا: اس صورت میں وہ اس کی بیوی رہے گی اور اس پر حد قذف جاری کی جائے گی۔ اور اگر (مرد پوری قسمیں کھالے مگر) عورت قسم کھانے سے انکار کر دے جہاں اس نے قسم کھانا تھی۔ تو پھر اس پر حد (زنا) جاری کی جائے گی۔ (الفروع، قرب الاسناد)
- مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب امیں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۲ از میراث ولد الملاءعہ میں ۹ آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ)۔

### باب ۴

جو شخص اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے تو اس صورت میں جب تک چشم دید زنا کا دعویٰ نہ کرے تب تک لعان ثابت نہیں ہو سکتا۔ پس جب وہ تہمت لگائے مگر نہ گواہ ہوں اور نہ چشم دیدی کا دعویٰ کرے تو پھر لعان واقع نہیں ہو سکے گی اور اس پر حد جاری کی جائے گی اور یہی حکم اس صورت کا ہے کہ جب شوہر کے علاوہ کوئی شخص تہمت زنا لگائے اجنبی ہو یا رشتہ دار؟

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

- ۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر کوئی شخص اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے تو جب تک یہ نہ دعویٰ کرے کہ اس نے چشم خود کسی شخص کو اس



کی ناگوں کے درمیان بیٹھ کر زنا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ تب تک ان کو اپنے حال پر چھوڑا جائے گا۔ اور لعان نہیں کر سکے گا۔ البتہ اس پر حد قذف جاری ہوگی۔ (الفروع)

۲۔ ابان ایک شخص سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اس وقت تک لعان واقع نہیں ہو سکتی جب شوہر یہ دعویٰ نہ کرے کہ اس نے پچشم خود معانہ کیا ہے۔ (الفروع، العنذیب، الاستبصار)

۳۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن سلیمان سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ جب شوہر اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے تو اس کی شہادت چار شہادتوں کے قاسمقام ہوتی ہے۔ اور جب کوئی اور شخص یہ تہمت لگائے خواہ عورت کا باپ ہو یا بھائی یا بیٹا یا کوئی اجنبی۔ تو وہاں فوراً حد قذف جاری ہوتی ہے۔ مگر یہ کہ چار گواہ پیش کرے (وہاں قسم نہیں ہے۔ کیوں؟) فرمایا: یہی سوال حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کیا گیا تھا۔ تو آپ نے اس کی وجہ یہ بیان فرمائی تھی کہ جب شوہر کہے کہ میں نے اپنی آنکھوں سے اسے زنا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ تو اس کی شہادت (چار قسموں کے ساتھ) چار شہادتوں کے قاسمقام سمجھی جائے گی کیونکہ وہ شب و روز میں ہر وقت اپنے گھر میں آ جاسکتا ہے۔ اور یہ مقام نہ باپ کو حاصل ہے اور نہ بھائی وغیرہ کو۔ لہذا وہ تو کہہ سکتا ہے کہ میں نے اپنی آنکھوں سے اسے ایسا کرتے دیکھا ہے مگر کوئی اور نہیں کہہ سکتا۔ اور اگر کہے تو اس سے کہا جائے گا کہ تمہیں اس طرح اندر آنے کا اور یہ منظر دیکھنے کا حق کس نے دیا تھا۔ لہذا خود تجھ پر حد جاری کرنی چاہئے۔ ہاں البتہ اگر شوہر چشم دید زنا کاری کا دعویٰ نہ کرے بلکہ صرف تہمت زنا لگائے تو پھر وہ بھی بمنزلہ غیر سمجھا جائے گا اور اس سے مطالبہ کیا جائے گا کہ گواہ پیش کر اور اگر پیش نہ کر سکے تو اس پر حد قذف جاری کی جائے گی۔ (العنذیب، الفقہ، علل الشرائع)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب امیں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) آئیگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

## باب ۵

آزاد مرد اور اس کی مملوکہ بیوی، غلام مرد اور آزاد بیوی، غلام مرد اور مملوکہ بیوی اور مسلمان مرد اور ذمیہ بیوی کے درمیان لعان ثابت ہے مگر آزاد آقا اور اس کی کنیز کے درمیان ثابت نہیں ہے۔

(اس باب میں کل پندرہ حدیثیں ہیں جن میں سے نو کمرات کو قلمزد کر کے باقی چھ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلی سے روایت کرتے ہیں وہ ایک حدیث کے ضمن میں بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک آزاد عورت ہے اگر اس کا غلام شوہر اس پر تہمت



کے ہمراہ رہے گا۔ اور میاں بیوی میں علیحدگی کرادی جائے گی۔ اور وہ اس پر حرام مؤبد ہو جائے گی۔

(سرازمین اور میں)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس مطلب پر اپنے عموم سے دلالت کرنے والی حدیثیں اس سے پہلے (باب اوغیرہ میں) گزر چکی ہیں۔ اور کچھ اس کے بعد (آئندہ ابواب میں) آئینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

## باب ۶

اگر کوئی شخص لعان کے بعد بچہ کا اقرار کرے (کہ وہ اس کا بیٹا ہے) یا اپنے آپ کو جھٹلا دے تو وہ حد سے تو بری ہو جائے گا مگر اس سے بیوی اس پر حلال نہ ہوگی اور بچہ اس سے ملحق ہو جائے گا۔ اور وہ (بچہ) اس (باپ) کا وارث بھی ہوگا۔ مگر یہ اس (بچہ) کا وارث قرار نہیں پائے گا بلکہ اس کی ماں اور (اور اس کی عدم موجودگی میں) اس کے نضال وارث ہوں گے۔

(اس باب میں کل سات حدیثیں ہیں جن میں سے دو کمرات کو قلمزد کر کے باقی پانچ کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غنی عنہ) ۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ انہوں نے ایک حدیث کے ضمن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص عورت پر تہمت زنا لگانے کے بعد ملاعنہ کرتا ہے۔ اور بچہ کی نفی کرتا ہے۔ مگر بعد ازاں کہتا ہے کہ یہ بچہ میرا ہے۔ اور اس طرح اپنے آپ کو جھٹلاتا ہے تو؟ فرمایا: جہاں تک عورت کا تعلق ہے وہ تو کبھی اس کی طرف نہیں لوٹ سکے گی۔ اور جہاں تک بچے کا تعلق ہے تو میں اسے لوٹا دوں گا۔ اور بچہ اس شخص کا وارث بھی بنے گا۔ مگر وہ (باپ) اس کا وارث نہیں بن سکے گا۔ اور اس کی نضال اس کے وارث بنیں گے۔ اور اگر باپ اس بچہ کا دعویٰ نہ کرے تو اسکے ماموں اسکے وارث ہوں گے مگر وہ ان کا وارث نہ ہوگا۔ اور اگر اسے کوئی زانیہ کا بچہ کہے گا تو اس پر حد جاری ہوگی۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)

۲۔ حلبی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے اپنی حاملہ بیوی پر (تہمت زنا لگا کر) ملاعنہ کیا۔ مگر جب اس نے بچے کو جنم دیا۔ تو اس شخص نے اس کا دعویٰ کر دیا (کہ وہ اس کا بیٹا ہے)؟ فرمایا: بچہ اسے لوٹا دیا جائے گا۔ اور اس پر حد (قذف) جاری نہیں کی جائے گی۔ کیونکہ ملاعنہ ہو چکا۔ (الفروع، التہذیب، التہذیب)

۳۔ عبد اللہ بن بوستان حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی شخص اپنی بیوی پر تہمت زنا لگائے۔ اور پھر اپنے آپ کو جھٹلائے تو اس پر حد قذف جاری کی جائے گی اور عورت اس کی بیوی سمجھی جائے گی۔ اور اگر اپنے آپ کو نہ جھٹلائے تو؟ پھر ملاعنہ کیا جائے گا اور ان کے درمیان علیحدگی کی جائے گی۔

گی۔ (الفروع، الجہذیب)

۴۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ بساند خود ابوالصباح کنانی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے ملاعنہ کیا۔ بچہ کی نفی کر دی۔ اور ملاعنہ کے بعد اپنی تکذیب کر دی اور دعویٰ کیا کہ یہ بچہ اس کا ہے تو آیا وہ بچہ اس کے حوالے کیا جائے گا؟ فرمایا: نہیں۔ اور اس کے لئے کوئی عزت و عظمت نہیں ہے اور روز قیامت تک اس کی (سابقہ) زوجہ اس کے لئے حلال نہ ہوگی۔ (الجہذیب، الاستبصار)

(چونکہ یہ حدیث حسب ظاہر سابقہ حدیثوں کے منافی نظر آتی ہے اس لئے اس کی تاویل کرتے ہوئے مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسیؒ نے فرمایا ہے کہ بچہ کو باپ کے ساتھ ملحق کرنے کی نفی سے مراد یہ ہے کہ بچہ اس طرح باپ سے ملحق نہیں ہو سکے گا کہ بچہ باپ کا اور باپ بچہ کا وارث بن سکے۔ جیسا کہ گزر چکا۔ (بلکہ صرف بچہ باپ کا وارث بنے گا۔ مگر باپ بچہ کا وارث نہیں بنے گا۔ بلکہ اس کی ماں یا نخال اسکے وارث ہونگے)۔

۵۔ محمد بن فضیل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے (اپنی عورت پر تہمت زنا لگا کر) ملاعنہ کیا۔ بچہ کی نفی کی۔ مگر بعد ازاں اپنی تکذیب کر دی تو۔ آیا وہ بچہ اسے لوٹایا جائے گا؟ فرمایا: اگر شوہر اپنے آپ کو جھٹلا دے تو اس پر حد جاری کی جائے گی اور بچہ اسے واپس کر دیا جائے گا مگر عورت کبھی اس کی طرف نہیں لوٹ سکے گی۔ (الجہذیب)

(چونکہ یہ روایت حسب ظاہر سابقہ ضابطہ کے منافی نظر آتی ہے۔ کہ اس میں ملاعنہ کے بعد اپنی تکذیب پر حد جاری کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور بچہ واپس کرنے کا تو اس کی تاویل کرتے ہوئے) مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حد سے یہاں شرعی تعزیر مراد ہے اور بچہ کے واپس کرنے سے مراد یہی ہے کہ وہ اپنے باپ کا وارث بن سکے گا۔ مگر باپ اس کا وارث نہیں بنے گا۔ نیز مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب اوہ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۴ از میراث ولد الملاعنہ میں) آئیگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

## باب ۷

جو شخص دو جزواں بچوں میں سے ایک کا اقرار کرے تو اس سے دوسرے کا انکار قبول نہیں ہوگا۔ اور عدت (طلاق) کے اندر لعان ثابت ہے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غفری عنہ)

۱۔ جناب عبداللہ بن جعفرؒ بساند خود ابوالہجری سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد

بزرگوار سے اور وہ مرفوعاً حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے اس عورت کو حکم دیا تھا جس نے شوہر کی عدم موجودگی میں ایک بچی اور بچے کو جڑواں جنم دیا تھا۔ اور شوہر نے آکر ایک کے اقرار اور دوسرے کے انکار کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ کہ اسے یہ حق حاصل نہیں ہے بلکہ دونوں کا اقرار کرے یا دونوں کا انکار کرے۔ (قرب الاضداد)

۲۔ علی بن جعفر نے اپنے بھائی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی پر تہمت زنا لگائی۔ بعد ازاں اسے طلاق دے دی مگر عورت نے طلاق کے بعد حد قذف جاری کرنے کا مطالبہ کیا؟ فرمایا: اگر وہ (اپنے جھوٹ) کا اقرار کرے تو اس پر حد جاری کی جائے گی اور اگر عدت کے اندر ہے تو اس سے طلاق کرے گا۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (سابقہ ابواب میں) اپنے عموم سے اس مطلب پر دلالت کرنے والی بعض حدیثیں گزر چکی ہیں۔

### باب ۸

اگر گتلی بہری عورت اور بہرے مرد پر تہمت زنا لگائی جائے تو لعان ثابت نہیں ہوتی۔ ہاں البتہ تہمت زنا لگانے سے حرمت ابدی ثابت ہو جاتی ہے۔

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے ایک تکرر کو چھوڑ کر باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غنی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود حلبی سے اور محمد بن مسلم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے اپنی گتلی عورت پر تہمت زنا لگائی تو؟ فرمایا: ان کے درمیان علیحدگی کرادی جائے گی۔ (الفروع، المتذیب)

۲۔ ابوبصیر بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے اپنی گتلی اور بہری عورت پر تہمت زنا لگائی۔ جو سن نہیں سکتی کہ وہ کیا کہہ رہا ہے؟ فرمایا: اگر اس عورت کے پاس (اپنی پاک دامنی کے) دو گواہ موجود ہیں جو امام کے پاس گواہی دیں تو شوہر پر حد قذف (اتنی کوڑے) جاری کی جائے گی اور ان کے درمیان علیحدگی کرادی جائے گی اور پھر کبھی اس مرد کے لئے حلال نہیں ہوگی۔ اور اگر اس کے پاس گواہ نہیں ہیں تو تب بھی جب تک وہ شخص اس کے پاس رہے گا وہ عورت اس پر حرام رہے گی۔ اور اس کی وجہ سے اس پر کوئی گناہ نہ ہوگا۔ (الفروع، الفقیہ)

۳۔ حسن بعض اصحاب سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ

ایک عورت اپنے بہرے شوہر پر تہمت زنا لگاتی ہے تو؟ فرمایا: ان کے درمیان علیحدگی کرائی جائے گی اور وہ شوہر پر حرام مؤبد ہو جائے گی۔ (الفروع، التہذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۵ میں) گزر چکی ہیں (اور کچھ اس کے بعد باب القذف نمبر ۸ میں آئیگی انشاء اللہ تعالیٰ)۔

## باب ۹

لعان ثابت نہیں ہو سکتی۔ مگر دو صورتوں میں (۱) جب بچہ کی نفی کی جائے (۲) بچشم خود زنا کاری دیکھنے کا دعویٰ کیا جائے اور اگرچہ عورت متہم ہو مگر پھر بھی بچہ کی نفی کرنا جائز نہیں جبکہ جائز ہونے کا احتمال ہو۔

- ۱۔ (اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غنی عند) حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود محمد بن مسلم سے اور وہ امامین علیہما السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: لعان نہیں ہوتی مگر بچہ کی نفی کرنے سے۔ اور فرمایا: جب کوئی شخص اپنی بیوی پر تہمت زنا لگائے تو پھر اس سے ملاعنہ کرے گا۔ (الفروع، التہذیب، الاستبصار)
  - ۲۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود سعید اعرج سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص نے ایک ایسی عورت سے شادی کی ہے جو کہ امین نہیں ہے اور اب وہ (شوہر سے) حمل کا دعویٰ کرتی ہے تو؟ فرمایا: مرد کو چاہئے کہ صبر و ضبط سے کام لے (جلد بازی میں نفی نہ کر دے) کیونکہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے بچہ صاحب فراش (شوہر) کا ہوتا ہے۔ اور زانی کیلئے پتھر (سنگساری) ہے۔ (التہذیب)
- مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۴ و ۵ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۴ از حد قذف میں) آئیگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

## باب ۱۰

متعہ والی عورت کے ساتھ ملاعنہ نہیں ہو سکتا۔

- ۱۔ (اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی ایک کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غنی عند) حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابن ابی معفور سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: آدمی اس عورت سے ملاعنہ نہیں کر سکتا جس سے متعہ کیا ہو۔ (الفروع، التہذیب)

## باب ۱۱

جس شخص پر افترا پردازی کی حد لگ چکی ہو اس کے تہمت زدنا لگانے سے لعان ثابت نہیں ہوتی۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غفری عنہ)

- ۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود سکونی سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور وہ اپنے والد بزرگوار علیہ السلام سے اور وہ (مرفوعاً) حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: پانچ قسم کے میاں بیوی ایسے ہیں کہ جن کے درمیان ملاعنہ نہیں ہو سکتا..... ان میں ایک وہ شخص ہے جس پر افترا پردازی کی وجہ سے شرعی حد جاری ہو چکی ہو۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا﴾ (کہ ایسے لوگوں کی شہادت ہرگز قبول نہ کرو)۔ (العہدیب، الاستبصار)

## باب ۱۲

اس صورت کا حکم جب چار شخص کسی عورت کے زنا کی گواہی دیں جن میں سے ایک اس کا شوہر ہو؟

(اس باب میں کل چار حدیثیں ہیں جن میں سے دو مکرات کو قلمزد کر کے باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غفری عنہ)

- ۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابراہیم بن نعیم سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ اگر چار شخص کسی عورت کے زنا کی گواہی دیں جن میں ایک اس کا خاوند ہو تو؟ فرمایا: ان کی گواہی نافذ ہوگی۔ (العہدیب، الاستبصار)

- ۲۔ زرارہ نے امین علیہا السلام میں سے ایک امام علیہ السلام سے سوال کیا کہ جب چار شخص کسی عورت کے زنا کی گواہی دیں جن میں سے ایک اس کا خاوند ہو تو؟ فرمایا: شوہر تو ملاعنہ کرے گا اور باقی تین پر حد قذف جاری کی جائے گی۔ (ایضاً۔ کذا فی الفقہ عن ابی سیر مسمع عن الصادق علیہ السلام)۔

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ اور فقہاء کی ایک جماعت نے پہلی حدیث کو ترجیح دی ہے۔ کیونکہ وہ ظاہر قرآن کے موافق ہے۔ ارشاد قدرت ہے: ﴿وَالَّذِينَ يَدْعُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ﴾ (جو لوگ اپنی بیویوں پر زنا کی تہمت لگائیں اور ان کے اپنے سوا اور کوئی گواہ نہ ہو.....)۔ اور ثبوت زنا میں جس قدر حدیثیں وارد ہوئی ہیں وہ مطلق ہیں (ان میں خاوند یا غیر خاوند کی کوئی تخصیص نہیں ہے)۔ اور انہوں نے اس حدیث کو دیگر چند محامل پر محمول کیا ہے۔ ممکن ہے کہ سب گواہ یا بعض فاسق ہوں..... یا شوہر نے دخول نہ کیا ہو..... یا چشم دید زنا کاری کا دعویٰ نہ کیا ہو وغیرہ وغیرہ۔

## باب ۱۳

حاملہ عورت اور خاوند کے درمیان بھی لعان ثابت ہے۔ جبکہ وہ اس پر تہمت زنا لگائے۔ یا اس کے بچے (حمل) کی نفی کرے لیکن اگر انکار کرے تو وضع حمل تک اسے سنگسار نہیں کیا جائے گا۔

(اس باب میں کل تین حدیثیں ہیں جن میں سے ایک مکرر کو چھوڑ کر باقی دو کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غنی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ حلبی سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے

سوال کیا کہ ایک شخص نے اپنی حاملہ عورت سے ملاعنہ کیا۔ اور اسکے حمل کا اپنا بچہ ہونے کا انکار کیا۔ لیکن بچہ پیدا ہوا

تو اس کا اقرار کیا۔ تو؟ فرمایا: بچہ اسے لوٹایا جائے گا اور بچہ اس کا وارث بھی ہوگا۔ (مگر وہ بچہ کا وارث نہ ہوگا)۔ مگر

اس پر حد قذف جاری نہیں کی جائے گی۔ کیونکہ پہلے ملاعنہ ہو چکا ہے۔ (التمہید، الاستبصار)

۲۔ سماعہ بن مہران حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب عورت حاملہ ہو تو اسے سنگسار

نہیں کیا جائے گا۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے (باب ۱۱ و ۱۲ میں) بعض ایسی حدیثیں گزر چکی ہیں جو اس موضوع پر

دلالت کرتی ہیں۔

## باب ۱۴

جس عورت سے ملاعنہ کیا جائے اس کے بچہ کی میراث اس کی ماں کو ملے گی (اور اس کی عدم موجودگی میں) اس کے ننھال وارث ہوں گے۔

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غنی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے اور وہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا:

ملاعنہ عورت کے بچہ کی وراثت اس کی ماں کو ملے گی۔ اور اگر وہ زندہ نہ ہوئی تو اس کے ننھال سے جو زیادہ قریبی

رشتہ دار ہوگا اس کو ملے گی۔ (التمہید)

۲۔ ابو بصیر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سے دریافت کیا گیا کہ جس عورت کے

ساتھ ملاعنہ کیا جائے۔ اس کا بچہ کس کی طرف منسوب ہوگا۔ (باپ کی طرف یا ماں کی طرف؟) فرمایا: ماں کی

طرف۔ (ایضاً)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۱ و ۱۲ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے

بعد (باب ۱۱ از میراث ابن الملاعنہ میں) آئیگی انشاء اللہ تعالیٰ۔



## باب ۱۵

اس صورت کا حکم کہ جب عورت ملاعنہ سے پہلے وفات پا جائے؟

(اس باب میں کل دو حدیثیں ہیں جن کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے دیہات کے اندر اپنی عورت پر تہمت زنا لگائی۔ وہاں کے حاکم نے کہا: مجھے اس کا کوئی علم نہیں ہے۔ تم کوفہ جاؤ۔ (اور وہاں کے فقہاء سے مسئلہ پوچھو)۔ چنانچہ عورت قاضی کے پاس گئی تاکہ شوہر سے ملاعنہ کرے مگر وہ ملاعنہ سے پہلے وفات پا گئی۔ تو وہاں کے فقہاء نے اس کے شوہر سے کہا تجھے اس کی وراثت نہیں ملے گی۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: اگر اس عورت کے رشتہ داروں میں سے کوئی اس کا قاتل مقام ہو کر خاندان سے ملاعنہ کرے تو اسے میراث نہیں ملے گی اور اگر کوئی شخص ایسا نہ کرے تو پھر اسے میراث ملے گی۔ (العنذیب)

۲۔ عمرو بن خالد جناب زید بن علی سے اور وہ اپنے آباء و اجداد سے اور وہ حضرت امیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے اپنی عورت پر تہمت زنا لگائی اور سفر پر نکل گیا۔ جب واپس آیا تو وہ وفات پا چکی تھی؟ فرمایا: اس شخص کو دو باتوں میں سے ایک کا اختیار دیا جائے گا کہ یا تو اپنے گنہگار ہونے (جھوٹے ہونے) کا اقرار کر اور حد برداشت کر اور بیوی کی میراث حاصل کر۔ یا پھر اپنی بات پر قائم رہے اور عورت کے کسی قریبی رشتہ سے ملاعنہ کر۔ اور اس صورت میں تمہیں وراثت نہیں ملے گی۔ (العنذیب، المتقہ)

## باب ۱۶

جو شخص کسی گھرے پڑے بچہ پر یا ملاعنہ والے بچہ پر حرام زادہ ہونے کا اتہام لگائے گا اس پر حد قذف جاری کی جائے گی۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود بعض اصحاب سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جو کسی گھرے پڑے بچہ پر یا ولد الملاعنہ پر حرام زادہ ہونے کا الزام لگائے گا۔ اس پر حد قذف جاری کی جائے گی۔ (العنذیب، الفروع)

مؤلف علام فرماتے ہیں: اس مطلب پر دلالت کرنے والی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۵ میں) گزر چکی ہیں اور کچھ اس کے بعد (باب ۱۸ از قذف میں) آئیگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

## باب ۱۷

جو شخص اپنی بیوی سے کہے کہ میں نے تمہیں کنواری نہیں پایا۔ اس سے لعان ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ اس پر تعزیر جاری کی جائے گی۔

(اس باب میں کل چھ حدیثیں ہیں جن میں سے تین مکررات کو قلمزد کر کے باقی تین کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود زرارہ سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ مسئلہ پوچھا کہ اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو میرے پاس کنواری نہیں آئی ہے تو؟ فرمایا: یہ کچھ نہیں ہے۔ کیونکہ کنوار پن کبھی جماع کے بغیر بھی زائل ہو جاتا ہے۔

(التهذیب، الاستبصار، علل الشرائع، الفروع)

۲۔ ابوبصیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے تجھے کنواری نہیں پایا تو؟ فرمایا: اسے پیٹا جائے گا۔ (تعزیر جاری کی جائے گی)۔ عرض کیا: اگر پھر بھی کہے تو؟ فرمایا: پھر پیٹا جائے گا۔ اور امید ہے کہ اب باز آ جائے گا۔

(التهذیب، الاستبصار، الفروع)

۳۔ عبد اللہ بن سنان حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب کوئی شخص اپنی عورت سے کہے کہ میں نے تجھے کنواری نہیں پایا۔ اور اس کے پاس اس بات پر کوئی پینہ (دو گواہ) نہ ہوں تو اس پر حد جاری کی جائے گی اور پھر میاں بیوی کو اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے گا۔ (التهذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ اور دیگر علماء نے حد کو تعزیر پر محمول کیا ہے۔ اور بعض نے اسے اس صورت پر محمول کیا ہے کہ جب وہ زنا کی صراحت کرے مگر چشم دیدی کا دعویٰ نہ کرے۔

## باب ۱۸

جو شخص ملاعنہ کے بعد بھی عورت پر تہمت زنا لگائے اس پر حد قذف جاری کی جائے گی مگر دوبارہ ملاعنہ نہ ہوگا۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم عفی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ باسناد خود ابوبصیر سے روایت کرتے ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنی عورت پر تہمت زنا لگائی اور پھر دونوں نے ملاعنہ کیا مگر علیحدہ ہونے کے بعد پھر تہمت زنا لگائے۔ تو آیا اس پر حد جاری کی جائے گی؟ فرمایا: ہاں۔ (الفروع، التهذیب)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے (باب ۱۷ احکام اولاد میں) گزر چکی ہیں۔

## باب ۱۹

ملاعنہ کے وقت میاں بیوی کا ایک دوسرے سے دور کھڑا ہونا مستحب ہے اور اس صورت کا حکم کہ جب عورت چھ ماہ سے پہلے بچے کو جنم دے۔

(اس باب میں صرف ایک حدیث ہے جس کا ترجمہ حاضر ہے)۔ (احقر مترجم غنی عنہ)

۱۔ حضرت شیخ طوسی علیہ الرحمہ باسناد خود زریق سے اور وہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں فرمایا: جب دو آدمی ملاعنہ کریں۔ تو وہ باہم دور کھڑے ہوں۔ کیونکہ یہ ایک ایسی مجلس ہے جس سے فرشتے نفرت کرتے ہیں پھر یہ دعا پڑھیں: **اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لَہُمَا الْیَّ مَسَاغًا وَاجْعَلْہَا بَرَّاسٍ مِّنْ یَّکَایِدِ دِیْنِکَ وَ یَضَادِ وَلِیْکَ وَ یَسْعٰی فِی الْاَرْضِ فِسَادًا**۔ (المجالس والاجنار)

مؤلف علام فرماتے ہیں کہ اس قسم کی کچھ حدیثیں اس سے پہلے گزر چکی ہیں جو غیر مستحق پر لعن طعن کرنے اور بُرے لوگوں کی مجالس و محافل میں شرکت کرنے کی ممانعت پر دلالت کرتی ہیں اور دوسرے حکم پر دلالت کرنے والی حدیثیں اس سے پہلے احکام اولاد (باب ۱۷) اور اقل و اکثر مدت حمل پر دلالت کرنے والی حدیثیں وہاں گزر چکی ہیں۔

وسائل الشیعہ جلد ۱۵ کا ترجمہ مسائل الشریعہ ختم ہوا۔

والحمد لله رب العالمین و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ الطاہرین

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ

۱۱ مارچ ۱۹۹۹ء بمطابق ۲۲ ذی القعدہ ۱۴۱۹ھ۔

